

عینار سیکھ



عینار و پیری کتابوں کے نام: جہانگیر کتب خانہ لاہور



جہد حقوق بحق بیشتر نہیں

ہنا نرزم سیکھے

مصنف

نیاز محمد ایم۔ ۱۔ ۷

ہر قسم کی کتابیں - ناول - ادبی - جاسوسی
قرآن مجید طے کرنے کا واحد مرکز

جہانگیر بک پبلشرز
اردو بازار لاہور

کتاب	پنپٹرم گائیڈ
کتابت	غلا فیل
طباعت	پنجاب آرٹ پریس
اشاعت	جبلگیرک ڈپو
قیمت	
تعداد	ایک ہزار

مرچو

پیش نکتہ :

پنپٹرم مس مریم اور اسی قسم کے الفاظ آپ اکثر مجمع ہندوں سے سنتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ ایک بچے کو زمین پر لٹا دیا گیا ہے۔ اُس کے اوپر کپڑا ڈال دیا گیا ہے اور وہ عامل کے اوٹ سپانگس والوں کا جواب دے رہا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ پنپٹرم اور مس مریم کی سب سے بڑی تزیین یہی ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا۔

پنپٹرم اور مس مریم دو اہم سائنس ہیں۔ ان کا اپنا مقام ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ان کا اپنا معیار ہے۔

۱۔ یہ سائنس تھیں اور سماجی خدمت کرتی ہیں۔

۲۔ مریموں کو شفا بخشتی ہیں۔

۳۔ اخلاقی اصلاح کرتی ہیں۔

۴۔ بچی اور کندہ ہنر کو جلا بخشتی ہیں۔

۵۔ دنیا کے ستارے ہوئے افراد کا سہارا ہیں۔

یہ کتاب اس خیال سے تحریر کی گئی ہے کہ بازاری اور عام طور پر غلط اور فرضی باتوں کی بجائے اس سائنس کو اپنے اصلی روپ میں پیش کیا جائے تاکہ وہ پڑھنے والے لوگوں کو جو فرضی اور غلط باتوں سے مایوس ہو جاتے ہیں اور ان کا اعتبار اس سائنس سے اٹھ جاتا ہے۔ انہیں ایک حقیقی اور عیاری کتاب مل جائے مشہور ماہر پنپٹرم سے چند الفاظ ہیں۔ پنپٹرم کی مابیت یوں بیان کی ہے

جمالیہ مجس اقبال روڈ نزد سینی چک، راولپنڈی

۱۔ علم استفراق یا تنویم حقیقی معانی میں کوئی مصنوعی حالت نہیں ہوتی چند خوش قسمت لوگوں میں ولایت شدہ ہوتی ہے۔ باقی افراد میں بیشازم کی مدد سے لائی جاسکتی ہے۔

۲۔ معمول ہمیشہ کے لیے عامل کا فرمانبردار نہیں بن جاتا۔ اُس کی شخصیت میں کوئی فرق نہیں آ جاتا۔ اس عمل سے اُس کی شخصیت کو کوئی ذہنی یا جسمانی نقصان نہیں پہنچتا۔ عامل کوئی چیز جسم میں ٹھونسنا نہیں۔ بلکہ وہ قوتوں کو اجاگر میں مدد دیتا ہے۔

ایک معمول خود مشورہ کی بنیاد پر ایسی ہی حالت طاری کر سکتے ہیں۔

۳۔ اگر آپ کو ناصدہ پر جاننا ہو تو آپ تبدیل عمل کر جانے کی بجائے کوئی تیز سواری سے لیس گئے تاکہ بعد منزل پر پہنچ جائیں۔ عمل بیشازم اس تیز رو سواری سے بنتے ہیں۔ بلکہ کوئی وفد بیشازم عام الف ن کو اس منزل پہنچا دیتا ہے۔ حوران کے خواب و خیال میں بھی زندگی۔

۴۔ بیشازم کا عمل انسان میں بندہ کو راری پیدا کرتا ہے۔ اُسے اقتدار سے آشنا کرتا ہے۔ اُسے سبھا دیتا ہے۔ اس دور میں دیئے گئے مفید مشورے معمول کو نئی زندگی بخشتے ہیں۔ اور ایک نیا انسان بنا دیتے ہیں۔ حوصلہ مند۔ شجاع۔ دلیر اور خوش باش۔

۵۔ بیشازم۔ ذہنی ہائی جین کا ایک حصہ ہے۔ اس لیے اسے مندرجہ ذیل مدد میں استعمال کرنا چاہیے۔

۱۔ تلبیس

ب۔ اخلاقی

ج۔ ذہنی جلاوٹ کے لیے

یہ عادات بد کو الٹیڑھ پھینکتا ہے اور اچھی عادات کو شخصیت کا حصہ بنا دیتا ہے۔

۶۔ ہر بچہ میں ذہانت چھپی ہے۔ ظاہر طور پر بھی سے بچی بچوں میں ذہانت کا مادہ موجود ہوتا ہے۔ بیشازم اس خفیہ صلاحیت کو اجاگر کرنے اور باہر لانے کا ذریعہ ہے۔

یہی وہ مہنات تھے جن کی بنا پر کتاب تحریر کی گئی ہے۔

کوشش کی گئی ہے۔ کہ انگریزی کی ہر اصطلاح کا اہل اذہن لغت البدل پیش کیا جائے۔ لیکن جہاں پر کوشش ممکن رہی وہاں انگریزی اصطلاح لکھ کر اردو میں اُس کے معانی اچھی طرح لکھا دیئے گئے ہیں۔

بیشازم ایک سائنس ہے۔ اس لیے جدید علمی کام کا تذکرہ ہے۔ وہاں تمام اقدامات الگ الگ بیان کیئے گئے ہیں۔ جس طرح طبیعات اور کیمیا کے تجربوں میں الگ الگ اقدامات تحریر کیئے جاتے ہیں۔

امید ہے ناظرین اس کتاب کو مصلیاری بہت مفید۔ دل چسپ اور عملی پائیں گے۔

مرچو

الدین بن ریح

سہل باب ابتدایہ

تقسیم:

ہیناٹرم، یونانی زبان کے ایک لفظ سے مشتق ہے جس کے معانی ہیں، "منید"۔ سائنس کی دنیا میں ہیناٹرم کا لفظ پہل بار شہسور سرجن ڈاکٹر بریڈ نے ۲۹ جون ۱۹۲۲ء کو استعمال کیا۔ انہوں نے برٹش میڈیکل میوسو ایشن ہانڈ بک کے ساتھ ایک مقالہ پیشا جس کا عنوان تھا: زخموں کے امداد میں اعلیٰ منید کا عمل مقام۔ اس مقالہ میں لفظ ہیناٹرم کو اس مخصوص منید کے لیے استعمال کیا گیا جو ہیناٹرم اپنے معمول پر عامی طور پر طاری کرتے ہیں۔

ڈاکٹر بریڈ کی توجہ ایک ادھنسن کی طرف منیدوں کی لگائی۔ یہ صاحب فرانسیسی تھے۔ ان کا نام لافوشین تھا۔ وہ ۱۸۲۸ء میں کم ویش ان خطوط پر کام کر رہے تھے۔ جو ڈاکٹر بریڈ سے چنداں مختلف نہیں۔ ڈاکٹر بریڈ اور لافوشین نے ایک معمول پر مشترکہ طور پر عمل کرنا چاہا لیکن ان کے طریق کار میں کچھ فرق تھا۔ اس لیے انہیں کا خیال نہ ہوئی۔ چند سال

مرچو

بعد ڈاکٹر بریڈ کے خیالات میں تبدیلی آئی شروع ہوئی۔ ان کے خیال میں اس عمل کا نام ہیناٹرم منیدوں نہ تھا۔

اب انہوں نے ایک اور لفظ مولوڈی ازم تجویز کیا۔ لیکن یہ لفظ زیادہ دیر نہ چل سکا۔ اور ہیناٹرم ہی مشہور ہو گیا۔

آج ایک اور لفظ سٹریٹم کا بھی مشہور ہے۔ باہرین کی رائے میں ہیناٹرم اور سٹریٹم دونوں ایک ہی عمل کے مختلف نام ہیں۔ یہ لفظ اس سائنس کو فرانسیسی آئین میں ۱۸۱۵ء سے ملا۔ ان کا خیال تھا کہ قدرت نے ان کے جسم میں ایسا اعلیٰ عصباتی قوت رکھ دیا ہے۔ جو دوسروں کے زخموں کے امداد میں مدد کر سکتی ہے۔

وہ ایک فرانسیسی تھا۔ اس نے جب عوام اور خواص کے سامنے ۱۸۴۸ء میں اپنی قوت کا مظاہرہ کیا تو لوگ دنگ رہ گئے۔ لیکن فرانسیسی اکیڈمی آف سائنس اس قوت کو رکھنے کے لیے ایک انکار کی کیشن سمجھا دیا۔ جس نے مناسب ہوچھ کے بعد ۱۸۵۸ء میں فیصلہ دیا کہ آئین میں اس قوت کوئی قوت نہیں اور ان کی بعد سے جو غم جلد منسل ہو جاتے ہیں۔ وہ محض اتفاق ہے۔

آج ہیناٹرم اور سٹریٹم ایک ہی فن کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ہیناٹرم کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔ زمانہ قبل از تاریخ میں تاریخ میں اس فن کے باہرین اور سلاج موجود تھے جو لفظ ہیناٹرم کے نام سے واقف تھے۔ لیکن شعوری بلکہ بعض اوقات غیر شعوری طور پر اس کا استعمال کرتے ہیں۔

مصر میں سرگزیم ہی دینا میں استعمال کیا جاتا تھا۔ مشہور مدفن سیلینڈر
زخم طراز ہے۔ کمرہ صراحی بعض مریضوں کے سوزش شدہ اور دم والے
حصوں کو چھو کر یا ان پر ہاتھ پھر کر چند دفعوں میں تندیت کر دیا کرتے تھے
دور جاتا رہتا تھا۔ دم دور ہو جاتا اور دوسرے کراہتا ہوا مریض اچھا بھلا
ہو جاتا۔

یونان کی تہذیب پرانی ہے بعض یونانی طبیب قبل از مسیح میں دعوائے کرتے
تھے کہ ان کے ہاتھوں میں مقناطیسی قوت موجود تھی۔ وہ مریض کے پوزیشن
شدہ حصوں کو لیتے۔ اس دوران میں مریض ذہنی طور پر طبیب کی روحانی اور
مقناطیسی قوت میں مرعوب ہوتا تھا۔ دم دور ہو جاتا اور دوا ہوا مریض
نہنہ لگتا۔ وہ شفا یاب ہو جاتا۔

یونان میں ایک غارتھا جو جوتو دہری اور پلوٹو دہری کی قوتوں کا مظہر
سمجھا جاتا تھا۔ ہمسار لوگ اس غاریں جاتے اور بیماری سے اس کا شفع طلب
کرتے۔ اس وقت مریضوں پر عقیدت اور احترام کا ذہنی احساس غاری ہو جاتا
وہ بیماری کے الفاظ کو پلوٹو دہری کے احکام تسلیم کرنے اور مرض کا احساس کھو
بیٹھے یا دوسرے الفاظ میں اپنے آپ کو تندیت محسوس کرنے لگتے۔

رومیوں کی تہذیب بھی بہت پرانی ہے۔ ان میں ایک حکیم اسطیاپیرس
کا ذکر ملتا ہے جو خواب کے ذریعے مریضوں کا علاج کرتا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے
چرہ و چھو کو چھرتا۔ انہیں ملتا اور دہاتا جس سے دوا کا احساس جاتا رہتا
یا دور دور ہو جاتا۔ جسٹین شہید جو ایک مورخ بھی تھے انہوں نے ایک دہری

سائنس نامی کا ذکر کیا ہے۔ جو انی خطوط پر مریضوں کا علاج کرتی تھی۔
بھارت اور پاکستان میں بھی زمانہ قبل از مسیح میں اس قوت کے بل بوتے
پر نہ صرف مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا۔ بلکہ برس کے بیماری اپنی برس کا
انظام بھی کرتے تھے یہاں چھوٹے کے علاوہ دہری کی رکھڑ کی ایک ٹپکی مریض
یا خواہش مند کو دی جاتی تھی۔ جسے مریض پانی کے ساتھ نگل لیتے تھے اور
بھلے چکے ہو جاتے تھے۔

چین میں بھی سرگزیم یا ہینا ٹرم کے ذریعے امراض کا علاج کیا جاتا تھا
طبیب مریض پر خواب کی ہی حالت غاری کر دیتے تھے۔ پھر ان کے سوزش شدہ
اور تومر حصوں کو لیتے اور چھوتے۔ جب مریض اس علامتی نیند سے بیدار
ہوتا تو اس کا ذم دور ہو جاتا یا دوا کا احساس نہ رہتا تھا۔

اسلامی ممالک میں اولیاء اکرام سے رجوع کیا جاتا تھا اور ان سے معجزات
اور کرامات کے ذریعے اپنی تکلیف کا علاوہ مانگا جاتا تھا۔ لیکن اولیاء اکرام کے
علاوہ بعض لوگ ایسے بھی موجود تھے جو ہینا ٹرم اور سرگزیم کو اپناتے اور
لوگوں کی تکلیف دہ کرنے کی کوشش کرتے۔

ہینا ٹرم اور سرگزیم طبیبوں کے علاوہ بعض دوسرے لوگوں نے بھی اپنا یا
بھارت اور پاکستان میں ریاض کمال کو پینچا بنیاد دہری اس کا ذکر تو دلگ
سچا نگیری میں

ایک ماتحت اس کیس کی تفصیلات کی ترتیب میں سہا سہا تھا۔ اُس نے ایک ہندوستانی سے بارہ گانٹھا وہ گنتا ہے کہ قسطنطنیہ کی تاریکی میں دکھایا گیا۔ اس کے علاوہ کسی دوائی کا دواں بھی پیدا کیا جا رہا تھا۔ جو نبی رس فضا میں پھینکا گیا۔ اُس نے دوسروں کے نگاہوں سے چھپا کر رس بازی کر اور گرتے ہوئے اعضاء کی تصاویر کیسے سے لینی شروع کیں دوسرے دن اُس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب دیکھا۔ فوٹو گرافوں میں رس کی مسمولی سی گیر کے علاوہ کچھ بھی موجود تھا۔

زاردکس کا بدنام شہر اسپوٹن بھی بننا شروع اور سس مریزم کا ماہر تھا۔ اُس کی بڑی بڑی آنکھوں میں ہلاکی کشش تھی۔ خوبصورت عورتیں اُن لگا ہوں کی تاب نہ لاسکتی تھیں اور اپنے جسم کو اُس کے سپرد کرتیں۔ زار دس کا اکثر لڑکا اور ولی عہد بھی ہیپا ریٹا۔ اسپوٹن اُس کے جسم پر ہاتھ پھیرتا اور وہ تندرست ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ولی عہد کی ناک زخمی ہو گئی۔ خون بہنا شروع ہوا اس وقت کے تمام ڈاکٹر حاضر آئے لیکن خون روکنے کا نام نہ لیتا تھا۔ ولی عہد کی جان کے لئے پڑ گئے۔ لیکن اسپوٹن نے سر اور ناک پر ہاتھ پھیرا۔ خون رگ گیا۔ اور ولی عہد اچھا بھلا ہو گیا ناظرین کی توجہ اب اُن لڑکی سانس مانوں کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ جن کا ذکر دوسرے صفحہ کے عنوان تحت کیا گیا ہے۔

سس کا خیال تھا کہ اُس میں زخموں کو مندل کرنے کی قوت موجود تھی اس نے اس کا نام حیوانی مقناطیسی قوت، یا جسمانی مقناطیسی قوت رکھا

منا ہے۔ جب ایک فائدہ نے دربار جہانگیری میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا شہنشاہ جہانگیر اس دور فنون کی بہت سی تفصیلات کھینچے تھے۔ جو ایک سے ایک بڑھ کر حیران کن تھیں۔ وہ رقم طراز ہیں کہ ایک رس دربار میں لایا گیا اور اس کا ایک سہرا میں پھینکا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کل رس عموداً کھڑا ہو گیا۔ ایک بازی گر توار اور ڈھال سے مسلح اس پر چڑھ گیا اور سے پر جا کر غائب ہو گیا اب اس قسم کی آوازیں آنے لگیں جیسے دو سپاہیوں میں جنگ ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ بازی گر کے اعضاء کی زمین پر گر گئے۔ بازی گر کی بوی میں کرتی ہوئی آئی۔ اعضاء اٹھنے کیے اور چاروں کھڑے ہو گئے۔ درباریوں کو افسوس ہوا لیکن دوسرے لمحہ وہ حیران ہو گئے جب بازی گر بھلا چکا اتر آیا اور کہا کہ وہ اعضاء تو اُس کے جسم سے تھے۔ درباری پہلے ہی حیران تھے۔ اب اس نے اپنی بوی کا تقاضا شروع کر دیا۔ درباریوں نے اُسے بتایا کہ اُس کا بوی تو فتنش ہو کر وہ سمیت حل ہو چکی۔ لیکن بازی گر نے یہ دعوے کر کے تمام دربار کو غم و غصہ میں ڈال دیا کہ شہنشاہ وقت نے اُس کی بوی خوالی درباریوں نے توار میں نیاموں سے ڈھال میں۔ لیکن شہنشاہ نے یہ کہہ کر مدد دیا کہ پھر اپنی بوی کے غم میں ڈھال ہے اور بوی تباہی بک رہا ہے لیکن بازی گر اپنی بات پر پھر تھا۔ اور شہنشاہ کے تحت کی طرف بڑھنے لگا دو گوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب اُس کی زندہ بوی شہنشاہ کے تحت کے نیچے علی

لاڑ کو کا بوسے زمانہ تک یکھیل بنگال میں دکھایا جاتا ہے۔ کلانیو کا

مس مرکے بعد ۱۶۴۹ء میں سکاٹ لینڈ کے ایک فرد ولیم میکول نے اپنی خطوط پر اپنی نظر پیش کیا۔

ایک اور صاحب جنہیں عام طور پر راکس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ہیناٹرم اور مس مریم کی قوت کو مقناطیت کے نام سے بتایا گیا ہے۔ اور اپنی نظریات کا دعوے کیا۔ جو مس مرنے میں کی ہیں۔ برن ریشیک نے اپنے نظر پر کا نام اوڈل رکھا۔ ہشتہ میں دو امریکن لیکچر ایڈوں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ یہ قوت مقناطیس کی بجائے حیاتیاتی برقی ہے۔ جب معالجہ اپنے ہاتھ مریض کے جسم پر پھیرتے ہیں۔ تو ان کے جسم میں برقی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے خیال میں ہیناٹرم کے ساتھ ساتھ برقی رو میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

ڈاکٹر بریڈ کا خیال تھا کہ معمول میں آغاز کار اس پر نظریں گاڑنے سے ہوتا ہے اور عامل کا نظریں گاڑنے کا عمل زیادہ کردار ادا کرتا ہے لیکن کچھ مدت بعد اپنے نظریہ میں تبدیلی پیدا کر لی۔ اب ان کا یہ خیال تھا کہ عامل کی طرف متوجہ نہیں ہی سب کچھ ہے۔

اس کتاب میں نجشن کا لفظ بار بار استعمال ہو گا۔ چونکہ انگریزی کتب میں یہ لفظ بار بار آتا ہے اور ہیناٹرم کے وہ ماہرین حورف اردو سے آشنا نہ ہوتے ہیں۔ لفظ سمجھنا ہی استعمال کرتے ہیں۔ لہذا اس لفظ کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسکو اسی طرح اپنائیں ہی بہتر ہے۔ جس طرح انگریزی کے ہمت سے الفاظ اردو کا حصہ بنائے گئے

ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا ترجمہ مشعورہ کیا گیا ہے۔
ڈاکٹر بریڈ کے خیالات اور نظریات کو کچھ لوگ ایک ڈاکٹر نے تسلیم کیا اور اپنا یا۔ انہوں نے کہا کہ معمول کا ذہن کسی چیز سے متاثر نہیں ہوتا انہوں نے ایک اور لاطینی لفظ سچو و لزم استعمال کیا۔ جس کا مطلب تھا۔ میری مرضی کے مطابق حالت۔

ڈاکٹر بریڈ کے بعد جنہوں نے اس میدان میں قدم رکھا انہوں نے ایک اور سمت کو شش کی۔ وہ سنسنے اور چہرے کی سیوں کو تھکا مانتا۔

پیرس کا ڈاکٹر سیارکوٹ جو باہر لاضی اعصاب تھا۔ وہ مریضوں پر قوت آزماتا تھا۔ وہ اچانک بھی کی رونق شعاعیں تاریکی میں میٹھے ہوئے مریض پر ڈالتا۔

ڈاکٹر اوڈن لی بالٹ اور پروفیسر بائی پولاسٹ برنیم نے اپنی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں دی

مقناطیس طب کوئی اہم نظام نہیں بلکہ یہ محض تیسلس اور صفوفہ پر مبنی ہے۔ ہیناٹرم کے ذریعہ ایک تیسلس اور صفوفہ کو معمول کے دماغ میں اس طرح بٹھا دیا جاتا ہے کہ تیش مان لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔

ان دونوں حضرات کے خیالات کو سنسی سکول کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

ان حضرات کے بعد اہل کاؤ کے نام بہت شہور ہے۔ یہ سبلا ماہر ہیناٹرم

تھا جس نے انفرادی معمول کو بخش دینے پر مہارت اختیار کرنے کے بعد مجموعی طور پر بہت سے افراد کو بخش دینا اختیار کیا۔ وقت نے تباہیا کو بخش کر یہ طریقہ کافی حد تک کامیاب رہا۔ گوشت ہم معمول متاثر نہ ہوئے تاہم اکثر معمول متاثر ہوئے اور خواب کی دنیا میں بچ گئے۔

برخیزند انفرادی واقعات تاریخ میں گملاشتہ گئے۔ تاہم انفرادی واقعات کا مجموعہ تو تاریخ کا باب ضرور بنتے ہیں۔ اس لیے راقم الحروف دو واقعات کو زیرِ قلم لاتا ہے۔

۱۹۳۶ء میں راقم کا ایک عزیز گروں میں پتھری مرنے اور یہ زندہ ہونے میں مبتلا تھا۔ اسے سرائے محمد شفیع نال وہلی سلم ٹوٹل میں چھوٹل میں رکھا گیا تھا۔ مریض درد سے نہ حال رہتا تھا۔ ڈاکٹر اُسے مارفین کا ٹیکہ لگا کر نیم بد ہوشی یا مکمل بد ہوشی کی حالت میں رکھتے تھے۔ جوہی مارفین کا اثر دور ہوتا۔ مریض درد کے مارے کرا نہ لگتا۔ ان دنوں مسرزم اور ہسپتال میں ایک عامل عجائب گھر کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کیا کرتا تھا۔

میرے ایک عامل کو ڈانگی پر بٹھا کر سرائے میں لے آئے۔ جوہی ہانگ سرائے میں داخل ہوا مریض کا درد بتا رہا۔ عامل نے مریض کا معائنہ کیا۔ اُسے چھاتی کے بل لٹا دیا اور اپنے انگوٹھے سے گروں والی جگہ کو دبا دیا۔ وہ انگوٹھے کو دبا رہا۔ اور انگوٹھے کو حرکت دیتے ہوئے ریڑھ کی ہڈی کو چھوا۔ شانوں تک پہنچا۔ بازو تک لایا۔ خستہ کراہت

انگوٹھے تک پہنچ گیا۔ جس نے مریض کے انگوٹھے کو دبا دیا۔ اور اُس کے نیچے سفید کاغذ رکھ دیا۔ پرب انگوٹھے سے نکل کر کاغذ پر جاگری۔ عامل اندام پائیس ٹیکر زخمت ہوا۔ کاغذ پر کچھ نہ تھا اور سریش کی درد عود کرائی تھی۔

اسی دنوں ٹریڈ منیج سہیوال میں ایک پر صاحب نے جلد کا امتحان نیم اندھے انداز میں ان کے پاس جاتے۔ وہ مختلف اشیا پر ہاتھ لگا کر ان سے پوچھتے کہ یہ کیا ہے شفا و زخمت قسم کھڑا۔ سب کو دیکھ کر اندھے بتا دیتے لیکن جوہی پر صاحب سے درد ہوتے تو یہ اثر جاتا رہتا اور وہ از سر نو اندھے ہو جاتے ہیں۔

امریکہ میں ہسپتال میں طب کی دنیا سے نکل کر قانون کی دنیا میں داخل ہو چکا ہے جو اسے تسلیم نہیں کیا گیا اور نہ کسی مہتمم اور گواہ کو بطور معمول متاثر کر کے بیان یا گواہی دینے کی اجازت دی گئی ہے قانون وقت ایسے بیان اور گواہی کی راہ میں حامل ہے۔ انہیں معمول کے طور پر سزا دے کر انہیں گزشتہ واقعات یاد کرانے جاتے ہیں۔ گویا عدالت کے باہر رہتا ہے تاہم ہسپتال میں کچھ نہ کچھ اثر بہ لانا پڑتا ہے۔

باب دوسرا (۲)

ہناٹرم کے متعلق غلط

ہناٹرم اوس مرزقم سانیس فن میں لیکن شکل یہ پیش آئی ہے کہ بعض غلط فہموں اور غلط انداز اثر پھر کی بنا پر یہ فن غلط باتھوں میں چلا گیا جس سے نہ صرف فن کی تزیل ہوئی بلکہ فن کار اور عامل کا درجہ سوسائٹی میں گرنے لگا۔ غلط قسم کے عاموں سے غلط باتیں معاشرہ میں پہنچیں جس سے فن کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ پیشتر اس کے کہ اس کے اس فن کو پیش کیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تادمین کے دل و دماغ سے غلط باتیں دور کر دی جائیں۔

سانپ اور برید

عام کتب میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ سانپ بالخصوص ناگ اپنی انکھیں بریدوں اور مینڈک پر گاڑ دیتا ہے۔ وہ بچا رسے سانپ کی گڑھی لگا ہوں کی تاب نہیں لاسکتے وہ بے خود ہو جاتے ہیں۔ درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھے ہوئے پرندے نیم بے ہوشی کی حالت میں گر جاتے ہیں۔ اور ناگ انہیں لقمہ بنا دیتا ہے۔ سانپ دیکھتے ہی مینڈک ٹرانا بند کر دیتے ہیں۔

مرچو

دوسرے جاتے ہیں اور سانپ انہیں شرب کر جاتا ہے۔ مارن ہناٹرم کی لڑے میں سانپوں میں بریدوں کو کھڑکرنے کی کوئی قوت نہیں ہوتی۔ دراصل پرندے محض خوف سے بے بس ہو جاتے ہیں۔

شیر اور چھوٹے جانور وغیرہ اپنی جگہ سہم جاتے ہیں یا

شیر کا سامنا ہوتے ہی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے۔ مندرجہ بالا مثال کی طرح یہاں بھی ہناٹرم یا سمریزم کا فرما میں۔ بلکہ جان کا خوف ہرنوں اور بکروں میں ایسی حالت پیدا کرتا ہے۔ حالانکہ شکایت کی کئی کتب میں اس صورت حال کو ہناٹرم سے تعبیر کیا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل دونوں باتیں ملی اور کبوتر کی مثال سے ملی اور کبوتر اعلیٰ برجاتی ہیں اور جو لوگ ان حالتوں میں ہناٹرم کو درمیان میں لاتے ہیں۔ انہیں ان کا جواب مل جاتا ہے۔ ملی کی آمد کو محسوس کرتے ہی کبوتر اپنی انکھیں بند کر دیتے ہیں۔ اگر ملی کی انکھوں میں قوت تسخیر ہوئی تو کبوتر اس وقت مسخر ہوتا جب اس کی انکھیں کھلی ہوتیں۔ لیکن یہاں تو شیروں ہی سے کبوتر انکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور جو واقعات پیش آتے ہیں۔ یا کبوتر کی جو حالت ہوتی ہے وہ ہناٹرم سے نہیں ہوتی۔ کبوتر پر نیم منیدھاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ڈر اور خوف کا مارا اور سہما ہوا پرندہ ہوتا ہے۔ جس کے اعصاب جواب دے جاتے ہیں۔

عالموں کی طرف جانوروں کو منحرف کرنا کی عاٹیں

مس مریض بعض کتب میں یہ بتایا گیا ہے کہ عالم بعض جانوروں کو منحرف کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض عالم یہ دعوے کرتے ہیں کہ انہوں نے بعض جانوروں کو منحرف کیا۔ عام طور پر میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کسی سرکش گھوڑے کو تھک کر دنیا اپال سے تار کرنا اور چکار سے قابو میں لے آنا یا شرم یا مس مریض کا عمل ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ ماہرین شرم مسٹر لادس اور ڈن کا قول ہے کہ یہ تمام دعوے غلط ہیں۔ عالم سرکش جانوروں کو منحرف کر سکتے ہیں۔ قدرتی نیند یا شرم نہیں ہے۔ قدرتی نیند کو ہم مندرجہ قدرتی نیند ذیل اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ مکمل نیند : یہ وہ نیند ہے جو دن سب کا کر کے ایتھنا کاٹ کے بعد رات یا دن کے بعد آتی ہے۔ اس دوران میں انسان معمول نہیں ہوتا۔ وہ صرف خواب دیکھ سکتا ہے۔ لیکن کسی عالم کی بھین پر عمل نہیں کر سکتا اور نہ ہی عام آواز کے ذریعہ بیدار ہوتا ہے۔ وہ ان خود کو روٹ لیتا ہے لیکن بیدار ہونے کے بعد سے کوئی بھی بھول جاتی ہیں۔ اکثر خواب بھی یاد نہیں رہتے۔ وہ بڑبڑاتا ہے۔ لیکن عالم بیداری میں ان الفاظ کو یاد نہیں رکھ سکتا۔

ب۔ نیم نیند : اس دوران میں انسان پر نیم نیند یا نیم بے ہوشی کی حالت طاری رہتی ہے۔ وہ قدرے دیکھ سکتا ہے۔ سوال کا جواب دے سکتا ہے

بلکہ نیند میں چلتا پھرتا بھی ہے۔ لیکن جب اسے پکڑ کر ڈال دیا جائے تو بیداری پر یہ جواب نہیں دے سکتا کہ وہ نیم نیند کی حالت میں چلتا رہا ہے۔ اس دوران میں وہ کبھی عالم کے احکام کے تحت جواب نہیں دیتا یا مشکل سوالات کا حل نہیں بتاتا۔

ج۔ عالم بیداری کی نیند : کئی لوگوں میں عالم بیداری کی نیند بھی ہوتی جاتی ہے۔ ایسے لوگ سامنے بیٹھے ہیں۔ باتیں کرتے ہیں۔ لیکن انہیں کبھی باتیں بھول جاتی ہیں۔ مثلاً کسی دوست اور جگہ کا نام۔ ایسے فرد کو اگر کوئی بھین دی جائے۔ تو حالت میں مزید اضافہ نہیں ہوتا۔

بہتر یہ ہے کہ مکمل نیند اور ہنس شرم کی حالت کا کچھ جائزہ لیا جائے۔ نیند کی تین اقسام میں سے ایک نیند اور ہنس شرم میں ایک فرق ضرور ہے۔ نیند میں خواب نظر آتے ہیں۔ لیکن بیداری کے بعد ان کا یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ ہنس شرم میں بھی معمولی اپنی حالت کی بیداری میں نہیں بتا سکتا۔

بعض ماہرین حالت تسخیر کو نیند سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔

لفظ نیند اور ایک غلط فہمی : حالت استغراق میں بڑی مماثلت اور درجہ سے کبھی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن دونوں مختلف ہیں۔ اس ضمن میں مماثلت کی غلط فہمی بعض

د۔ اکثر عالم نیند کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور معمول کو نیند کی بھین دیتے ہیں

ب اکثر عامل تسخیر کی حالت کو سمجھ نہیں پاتے۔ اُن کا معمول تسخیر کی حالت میں ہوتا ہے۔ لیکن وہ اسے سو یا سو اسی سمجھتے ہیں۔ اور خود غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس حالت تسخیر کو نہ صرف غنیمت سے تعبیر کرتے ہیں بلکہ غنیمت ہی کہتے ہیں۔

ج

معمول حالت استغراق میں ہوتا ہے۔ لیکن عامل اُسے یہ سمجھ دیتا چلا جاتا ہے کہ تم سوچو کہ جو بعض اسے یقین کر پاتی ہیں۔
د مکمل نیند کے خواب اکثر یاد نہیں رہتے۔ لیکن حالت استغراق کے بعد معمول کچھ نہ کچھ یاد رکھنے پر قادر ہوتا ہے۔
د مکمل یقین لوگ

آپ نے زندگی کے کئی شعبوں میں مکمل یقین لوگ دیکھے ہوں گے کہ وہ امتحان میں متحمس انہیں اپنے پسند کے جواب اٹھوا سکتا ہے کسی عدالت میں ایسے لوگ جوں جوں چار کیے بغیر وہی بیان دیتے ہیں جو عدالت کا منشا ہوتا ہے۔ کسی تفتیش کے دوران ایسے لوگوں سے اپنی مرضی کا بیان لیا جاسکتا ہے۔

یہ ہیناٹرم نہیں ہے۔ بلکہ اسے فرد متعلقہ کی دماغی کمزوری کہا جاسکتا ہے۔ یا اسے مکمل یقین کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ اپنی کوئی رائے نہیں ہوتی۔

تجربین نے اکثر ناہولوں میں پڑھا ہوگا کہ کسی پولیس فائرنگ گراہ یا ملزم

کو غور سے دیکھا اور اُسے ہیناٹرم کے ذریعہ تسخیر کر لیا۔ یا عدالت میں ملزم بیچ کی تیز نگاہوں کی تاب نہ لاسکا اور سرخ اگل دیا۔ ایسی آراء وہ لوگ دیتے ہیں۔ جنہیں اس فن کی اہمیت معلوم نہیں ہوتی۔

ہیناٹرم اتنے لوگوں کو تفتیشی افسر راج کے ذریعے تسخیر نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے مکمل یقین لوگوں کو آہستہ آہستہ طبعی حالت پر لاسکتا ہے۔ انہیں مدد دے سکتا ہے۔ کہ وہ خود اعتمادی سے نارمل انسان بنیں اور سپر اعتماد سے بیان دیں۔ خوف و ہراس ان سے نکل جاتا ہے۔

د اصل یہ غلط فہمی اس لیے پیدا ہوتی ہے کہ لوگ اس معمول کی زندگی کے جیسے حصوں اور عادات و اطوار سے واقف نہیں ہوتے۔ د اصل وہ لوگ شروع ہی سے مکمل یقین اور دوسروں کی رائے پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔

اگر زندگی میں انہیں جیسے دیکھ لیا جائے۔ ان کی عادات سے اشتنا کی جائے تو سب سے پہلے ان کی برعکس کو مان لینا ہیناٹرم کا کمال نہ سمجھا جائے۔ ایسے افراد بچاؤ سے تو عام افراد کے احتکام کے مایع ہوتے ہیں۔

حالت بے خودی۔

بعض لوگ بے خودی کی حالت میں رہتے ہیں۔

یہ ایک طریق کار بلکہ نظام ہے۔ اسے ہیناٹرم یا کمترین مزید کا اثر

مرچو

قرار نہیں دیا جاسکتا۔ نہ پناہ شرم ایسے افراد کی مدد کرتا ہے۔

عمل تسخیر یا زواجر۔ یہ پناہ شرم، مس مریض اور مقناطیت اور مراقبہ کی راہیں موجود ہیں۔ راقم الحروف یہ نہیں کہہ سکتا کہ عمل تسخیر، تصوف اور مراقبہ سے مماثلت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اسلام مندوب بالا مقام کو اس راہ سے بہت ارفیع و اعلیٰ سمجھتا ہے۔ تاہم عمل تسخیر جو اس دور میں زواجر کے نام سے مشہور ہے۔ اسکی راہ کچھ تصوف اور مراقبہ کی راہ سے ملتی جلتی کہی جاسکتی ہے۔

عمل تسخیر کے عامل بنیادی خواص۔ ایک عام دنیا و اتریم کا نہیں کر سکتا۔ اس میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہونی لازم ہیں۔

- ۱۔ خوش خور اور نیک طبع ہو۔
- ۲۔ چوری۔ ڈاکہ، زنی اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرے
- ۳۔ زنا نہ کرے۔

۴۔ بڑوں کا ادب کرے

- ۵۔ خدا اور رسول کو بزرگ و برتر متہمسید کرے۔ رسول کے پے گزرے ہوئے انبیاء کو مانے اور اولیاء کو برحق اور صاحب کرامات و کشف تسلیم کرے۔

۶۔ تصوف اور مراقبہ کا قائل ہو۔

۷۔ دنیا کو فانی سمجھتا ہو۔ حلال و حرام کی تمیز کرے۔ حلال مال دولت کو ذریعہ بود و باش سمجھتا ہو۔ اور دنیا کے انبار لگانے کا قائل نہ ہو۔

۸۔ لباس پاک و صاف رکھتا ہو۔ اور جسم اور روح دونوں کی پاکیزگی کا قائل ہو۔

۹۔ باقاعدگی سے نماز گزار ہو۔

اس کے بعد وہ دنیا دار کا ہے۔ اگر مگر ایک کمرہ میں عبادت گزار رہی کرے۔ جسمانی ازیت سے۔ مراقبہ میں بیٹھنے اور خدا کو یاد کر کے آہستہ آہستہ اس کے جسم میں تبدیلی پیدا ہوگی۔ وہ ازیت اور تکلیف کا شوگر موبانے گا۔ اب اس کی روحانی جلد کا وقت آئے گا۔ وہ اپنی تمام تر وجہات اللہ تعالیٰ کی طرف مرکوز کر دے

اسلام ایسے وقت میں وظائف اور کیش کی یقین کرتا ہے۔ لیکن باہرین زواجر جسم کو ازیت دینے، سانس روکنے اور بعض خدا کی طرف لو لگنے سے آگے نہیں بڑھتے

بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے اور کرتے ہیں کہ ان مقناطیت نامے ہتھوں یا جسم کے کسی اور حصہ میں مقناطیس قوت موجود ہے اور کہ وہ اپنی قوت کو جسمانی ذرائع یا کئی اور ذرائع سے معمول ایک بنیاد کر سکتے ہیں۔ وہ معمول پر وجد یا تو نیم طاری کر سکتے ہیں۔ آئندہ اجواب میں ان تمام کا جائزہ لیا جائے گا۔

تیسرا باب

ہیئتِ مریضہ کے متعلق قدیم خیالات

مس مریضہ کے تحت یہ تحریر کیا گیا ہے کہ انھوں نے اس مرنے والے ایجاد کیا۔ اس سے تبس بھی کچھ لوگ موجود تھے۔ وہ اس قوت کو مختلف نام دیتے تھے مثلاً۔

و مقناطیس قوت

ب روحانی قوت

جب مس مریضہ کا دراج ہوا تھا۔ تو ماہرین مس مریضہ نے اس کے متعلق نظریات پیش کرنے شروع کیے جن کا مقصد یہ تھا ہرگز ناٹھا۔ کہ ہیئتِ مریضہ یا مس مریضہ نام کی قوت کی بنیاد کیا ہے۔ ہر چند یہ بحث نظریاتی ہے اور اس پر مقرر کتاب اسکی تحمل نہیں کر سکتی۔ تاہم قدیم ماہرین نے جو نظریات پیش کیے ان کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کی قوتیں اہم قوتیں تصور موجود ہے۔ جو قوتوں کا سرچشمہ ہے۔ تمام قوتیں اس میں مضمر ہیں۔ ہندو مذہب اس قوت کو مختلف دیوتاؤں اور دیوتاؤں کے ذریعہ نازل کرنے پر نفاذ دیتا ہے۔ گو عام ہندو اور

اور اس بلند و بالا سستی میں نیم بند ہستیاں اور سبھی میں اور ان اپنا فیضان ان ہستیوں سے لیتا ہے

ہیئتِ مریضہ نے بھی اللہ کے ساتھ کسی نہ کسی شکل میں حضرت علیؑ اور حضرت مریمؑ کو منسلک کر دیا ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی قوتوں پر ایمان کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان اپنی قوتیں براہِ راست واحد لا شریک سے حاصل کرتا ہے۔

تمام ادیان اور مذاہب میں روح کا تصور بھی موجود ہے۔ اسلام روح میں اپنی تصوف نے اس سسکو پر بڑی گہرائی تک نظر ڈالی ہے اور روح کو دیکھنے اور سحر کرنے پر روشنی ڈالی ہے۔

مس مریضہ بھی تسخیرِ روح کا دوسرا نام ہے۔ اور ہیئتِ مریضہ بھی جسم سے الگ اور مادہ۔ صرف روح سے ہم کلام ہونے کا نام ہے۔ اس ضمن میں مختلف ذہنیت نے روح کو سحر کرنے کے مختلف نام دیے ہیں۔

گیان ۔ ہندوت اور بھوت

علم الروح ۔ ہیئتِ مریضہ

تصور ۔ اسلام

معرفت ۔ اسلام

علم غیب ۔ اسلام اور بعض دوسرے مذاہب

مس مریضہ { ڈاکٹر بٹا اور ڈاکٹر مس سحر کو نامے والے ہیئتِ مریضہ

مقابلہ قوت ڈاکٹر بریڈ ڈاکٹر مس مراد دوسرے
جھاتی برق بعض لوگ

کشف { اظہار کلام اور بزرگان دین سے مافوق الفطرت عادت مرزد
کرامات { ہوتی تھیں ہرگز کشف و کرامات اس دائرہ سے خارج
نہیں تاہم بعد موازنہ انہیں درج کیا جاتا ہے۔

برمانڈ۔ بعض ماننے والے

کن فیکونی۔ ایک طبقہ ایسا ہے جو کہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے
روح میں یہ قوت رکھ دی ہے کہ وہ جب چاہیں یہ کہہ دیں کن فیکون
اور وہ کام ہو جاتا ہے

اسلام صرف بزرگان کے لیے بعض لوگ کچھ دعائیں
بشارت! پڑھ کر سوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نواب میں انہیں کچھ
اشارہ دیتا ہے۔

سند و مذہب میں اُن لوگوں کی زندگی کا نام ہے جو دنیاوی
جوگ لذتوں سے منور ہوتے ہیں۔ اور اپنی لوہی دیوتاؤں یا
اللہ سے لگاتے ہیں۔ انہیں جو کچھ حاصل ہوتا ہے اُسے گیان کہتے ہیں۔

اسلام میں بشارت کے ساتھ عرفان کا تصور بھی موجود ہے۔
عرفان جب سے پیدا ہوا اور مس مریم کا بول بولایا ہے۔ اس راہ پر
بت کچھ کام ہوتا ہے۔ اور بعض نئی راہیں تجویز کی جا رہی ہیں اور لگتی ہیں۔

نوازم (2015M) ہم سحریات یا سحر روح کہہ سکتے ہیں۔ عملی طور
پر یہ مس مریم سے بت ادیچا ہے۔ کیونکہ اس کا ہر اور عالم روحانی طور
پر بت بلند ہوتا ہے

قوت خیال (THOUGHT FORCE) دیتے ہیں کہ بعض طباع میں ایسی روحانی
تعدادی یا خیالی قوت موجود ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیالات دوسروں سے منور
لیتے ہیں۔ یا یہ کہ اگر روح کو اس قدر زور دیا جائے کہ وہ خیالی دھڑلے
کے لیے باعث تالیق ہوتا ہے۔

MIND بعض لوگوں میں ایسی قوت موجود ہوتی
فہمی مطالعہ (READING) ہے۔ یا پیدا کی جاسکتی ہے کہ
دوران گفتگو وہ اپنے مد مقابل کے دل خیالات کو پڑھنے میں کامیاب ہو
جاتے ہیں۔

یہ قوت بھی بعض لوگوں میں ہے یہ قوت موجود ہوتی ہے
قیامت شناسی! یا پیدا کی جاسکتی ہے کہ دوران گفتگو وہ اپنے مد
مقابل کے دل خیالات کو پڑھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ مد مقابل
کے چہرے ہرے سے اُسکے خیالات اور جذبات کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

یہ ایسی قوت ہے جس میں فرد متعلقہ کا دل آئینہ کی طرح
روشن ضمیری صاف ہوتا ہے۔ اور مد مقابل کے خیالات۔ قیاسات
کا عکس اُس میں پڑتا ہے۔ اور اس طرح یہ فرد دوسرے کو اچھی طرح سمجھتا

بلکہ بعض اُن چیزوں کو دیکھ لیتا ہے۔ جو دوسروں کی نگاہوں سے اوجھل ہوتی ہیں اگر ہم ہم کو تین تیرے تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ مادہ

۲۔ روح

۳۔ عقل

بعض حکماء نے صرف دو چیزیں بتائی ہیں۔ مادہ اور روح۔ لیکن زیادہ تر حکماء نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ عقل بذاتِ خود ایک قوت ہے اور دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور مختلف صورتیں پیدا کرتی ہے۔ مثلاً آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض صاحبِ عقل لوگوں سے ایسے واقعات سرزد ہوتے ہیں کہ عام لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔ یہاں ہم عقل کا صرف وہ حصہ میں گئے جب عقل دماغ کو اس طرح متاثر کرتی ہے کہ دماغ تسخیر ہو جاتا ہے اور وہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جسے ہم ہپناٹزم یا سمریزم کہہ سکتے ہیں۔ چونکہ ابھی اس سریزم کا لفظ براہِ راست اس باب میں استعمال نہیں کیا گیا۔ اس لیے دماغ کی ایسی حالت کو ہم معرفت کا نام دیتے ہیں یہ تین حالتیں ہوتی ہیں۔

اس صورت میں انسان کے حواس درست ہوتے
اولیٰ معرفت: میں جنہں ہم نارمل کہہ سکتے ہیں۔ وہ خواب دیکھتا ہے
یہ حالت نیند سے ملتی جلتی ہے۔ دوسرا لفظ آپ ردیاء استعمال کر سکتے
ہیں۔

اوسط معرفت: اس میں حواس درست نہیں کیے جاسکتے۔ بلکہ اُن پر دماغ کا
پر غلبہ ہوتا ہے۔ انسان آسانی سے جگایا نہیں جاسکتا۔ اسے عالم تصور یا
مراقبہ کہتے ہیں اور حواس یک جا ہو جاتے ہیں۔

یہ آخری مقام ہے یہاں روح دماغ کے تحت نہیں ہوتی
اعلیٰ معرفت: اور انسان علامہ مرحوم کے اِن الفاظ کا منظر بن جاتا
ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دل کے پاس رہے۔ پاس بان عقل لیکن کبھی کبھی اسے تنہا
بھی چھوڑ دے۔ اس میں عقل الگ رہ جاتی ہے۔ اب سکون ہے روح
اور دماغ کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔

یہ عشق کی آخری منزل ہے۔ اس میں انسان عقل کے زیرِ کر عالمِ ادراک
میں بس رہ جاتا ہے۔ اب یہ اپنی روح سے کام لے سکتا ہے اسے
دیکھ سکتا ہے۔ اور روح کی گہرائیوں تک کوئی پردہ اُس کے سامنے
نہیں رہتا۔

سمریزم اور ہپناٹزم ان تینوں حالتوں
میں سمریزم اور ہپناٹزم: اس قدم رکھنے کا نام ہے۔ لیکن یہ انسانی
کوشش ہوتی ہے۔ اس میں کسی معجزہ یا کرامات کو دخل نہیں ہے معجزات
انبیاء کا وعدہ اور کرامات اولیاء کرام کا حصہ ہے۔ اس لیے حطرح انسانی
کوششوں کی دوسرے میدانوں میں ایک حد ہوتی ہے۔ اس طرح اس
سمریزم اور ہپناٹزم کی ایک حد ہے۔ اوپر تین حالتوں کا ذکر کیا گیا ہے
بہت سے ماہر قوص میں حالت تک پہنچ جاتے ہیں اور چند ایک دوسری

میں قدم رکھتے ہیں۔ تیسری حالت ان کی کوشش سے باہر ہے
 بعض عامل تصور اور مراقبہ کے ذریعے خود اس منزل
 خود اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ ان پر پہلی دو صورتیں طاری
 ہو جاتی ہیں۔ وہ حالت رویا میں خواب دیکھتے ہیں۔ اور خواب سے
 خارجی ماحول کی وہ بہت سی چیزیں نظر آتی ہیں۔ خود دوسروں کو معلوم
 نہیں ہوتیں۔ اس صورت میں عامل خود معمول کی شکل اختیار کرتا ہے۔
 ان دونوں منزلوں سے عامل گزر جائے تو وہ ایک نیا فرد ہوتا
 ہے۔ اُس میں رویا کی حالت طاری کرنے کا مکمل ہوتا ہے۔ اُس میں تشق
 اور دشواری بے نیازی آجاتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر سمجھتا
 ہے۔

قدیم یونانی فلسفہ میں اس سائنس کو صرف دھوکے کی سائنس
 حاصل کلام کہا جاتا ہے اس میں جسم کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اُس کی کوششیں
 جسمانی حدود سے ماوراء ہوتی ہیں۔ وہ ایسے اپنی روح کو عقل کے پار سے
 آزاد کرتا ہے۔ خواہ چند نشوونو یا ایک گھنٹہ کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ جب
 وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اُس کی زندگی میں چند دفعہ ایسے بھی آتے
 ہیں۔ جن میں اُس کی روح وہی روح کر سکتی ہے۔ جسے ہم بشارت
 گمان، جوگ، عرفان، اور کشف وغیرہ کی منزل پر لے جاتا ہے تو وہ دائرہ
 کار میں عام افراد تک پڑ جاتا ہے۔ اور اپنی قوت سے جسے آپ متغافل
 یا کوئی اور نام دے لیں۔ وہ دوسروں کو تسخیر کرتا ہے۔

وہ اُن پر پہلی دو حالتیں پیدا کرتا ہے۔ اور ان سے معمول سے زبرد
 وہ کچھ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ جو پہلی دو حالتوں کے بغیر تپانے کے
 قابل نہ تھا۔
 ان کوششوں میں نہ تو عامل کی جسمانی قوت کو دخل ہوتا ہے
 اور نہ ہی معمول کے جسمانی کوششوں کو۔ یہ روح کا رشتہ روح سے
 ہوتا ہے۔

اس لیے قدیم یونانی علم میں اپنی توہم صرف روحانی حدود
 تک رکھتے تھے جسم ان کی کوششوں سے باہر ہوتا تھا۔

دو رنگ آرٹ

یہ ٹیکٹل انڈسٹری کی ایک جانب دوسرے کتاب ہے جس پر اسے چھپ
 موصفات پر مشتمل ہے اور اس کے کو ایسا میٹیا بن کر کم آمد حاصل ہوتی ہے۔ اسی
 ای۔ اے کی محنت شائد کا نتیجہ ہے انٹرنیٹ کی مارٹن ٹیکٹل ایڈورس کا وسیع مطالعہ
 کرنے کے بعد اس کو مکمل کیا۔ اسے بہترین ترین مدد
 جو اسے ایک ٹیپو نوٹنگ بازاری کارکن ہے

چوتھا باب

نئے خیالات جسمانی اور روحانی نظریا ادغام

میں نے پہلے دو ابواب میں تحریر کیا ہے کہ ہیناٹزم ایک سائنس ہے۔ سائنس کو دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ طبیعیاتی جسمانی وغیرہ

۲۔ روحانی اور سوشل سائنس

طبیعیاتی سائنسوں کو بھیجے۔ سائنس دان مادہ پر انین رکھتے ہیں اسی رائے میں بنیادی مادہ ایٹم ہے۔ درمیان میں ایک مرکزہ ہے جسے پروٹون کہتے ہیں اور اس کے گرد الیکٹران گھومتے ہیں۔ وہ الیکٹران کی جنبش کو تبدیل کر کے ایٹم سے تاباں لایا جاسکتا ہے۔ ایٹم کو بدل سکتا ہے اور اگر اہل کیمیا کی بات نہیں تو وہ اپنی طریقوں سے پارے کو سونا بنا سکتے ہیں۔

ماہرین طبیعیات ہمیں بتاتے ہیں کہ روشنی سات رنگوں سے مل کر بنی ہے اور کہ کچھ چیزوں میں مختلف رنگ جذب کرنے کا ملک ہوتا ہے۔ ایک چیز سورج کیوں نظر آتی ہے۔ اس لیے کہ اس میں سورج رنگ کے سوا باقی رنگ جذب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

اب آنکھوں اور بصارت کو لیجیے ہمیں سائنس دان بتاتے ہیں کہ تمام آنکھوں میں ہر ایک رنگ دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ کئی لوگ زرد رنگ نہیں دیکھ سکتے۔ کئی لوگوں میں سورج رنگ دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ انہیں کھر بلاؤں کہتے ہیں۔ اور یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ رنگ دیکھنے والوں لوگوں میں رنگ کی جس ہوتی ہے۔

اس کے برعکس برہمنوں کو بھیجے۔ انہیں سائنس طبعی سے دور کا رشتہ سمجھیں۔ یہ صرف روح کے قائل ہیں۔ صرف روح، روح کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اسے محض قیاس سمجھتے ہیں۔

خود مبانیوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو صرف روح کے قائل ہیں شاید مذہبی بنیاد اور سس منظر میں ایسے نظریات قائم کر لیں ان میں مسز ایڈی میں جو روح پر یقین رکھتی ہیں۔ روح کے علاوہ جو کچھ ہے وہم کہے۔ قیاس ہے۔ آپ سمجھان ہو گئے۔ ان کی رائے میں مذہب ذیل جسمانی وجود محض دھام اور قیاس ہیں۔

۱۔ رسولیان

۲۔ سوزش

۳۔ المرہن جند

۴۔ ریڑھ کی ہڈیوں اور دوسری ہڈیوں میں ٹیڑھان
ان کی رائے میں موت کا کوئی وجود نہ تھا۔ موت اور اس کی تفصیلات
سبھی ایک خواب قیاس اور دھام سے زائد کچھ نہ تھیں۔

مشہور ماہر سائنس سٹر لاکس اور فین کا قول ہے۔
و طبعی اور جسمانی حدود رنگ ہیں۔

ب روحانی اور قیاسی حدود رنگ ہیں۔

ج طبعی اور جسمانی کے ساتھ ساتھ روحانی اور قیاسی حدود شامل ہوتی ہیں
د روحانی اور قیاسی اور طبعی اور جسمانی وجوہات پر مبنی ہوتے ہیں۔

فرض کیجئے کہ آپ کے دماغ میں یہ آکے کہ انہی رنگ اور باتوں ذرا
فاصلے پر رکھے جائیں یا نامہد پر ہوتے تو بہتر تھا۔ تو اس جگہ تک پہنچنے کے
یہ رنگ کو کچھ کوشش کرنی پڑے گی۔ عضلات اپنا کام کریں گے
لیکن ان میں اعصابی روئیں بھی شامل ہونگی۔ یعنی وہی صورت حال
و طبعی روحانی + روحانی۔ قیاسی۔ حقیقت حال

روحانی اور قیاسی خیالات نے اعصاب میں ایک خواہش پیدا کر
میاں تک کہ اعصاب نے اور دماغ نے گوشت کے عضلات کو حکم دیا کہ
عضلات جنبش کریں اور رنگ نامہد پر رکھ دی جائے۔ ماہرین فزیالوجی
اور نفسیات انہی خطوط پر سوچتے ہیں۔

روحانی طرز سکول کے لوگ اپنی رائے منوانے کے لیے موسیقی اور
اس کے اثرات کا احوال دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی ایسی طبعی
یا جسمانی شق شامل ہے۔ سٹر لاکس اور فین اپنا جواب اسی سوال سے
نکالتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

و۔ موسیقی کی روئیں اندہنی کان کی جھیلیوں میں ارتعاش پیدا کرتی ہیں

ب۔ یہ ارتعاش آواز پیدا کرتی ہے۔

ج۔ دماغ یہ آواز سناتا ہے۔

د۔ اگر کلاہ کی جھیلیاں اور برصے دست نہ ہوں یا خراب ہو چکے
ہوں تو رستی کی روئیں روح کو کیا کریں گی۔ اور روح پر کسی طرح
اثر انداز ہو سکی۔

یعنی پھر وہی فلسفہ

طبعی جسمانی + روحانی قیاسی۔ حقیقت حال

اب پھر روحانی اور قیاسی واسے سکول کی طرف آئیں۔ اُن کا فرمان ہے
کہ جذبات قریب نہیں ہیں۔ یہ سراسر روحانی اور قیاسی ہیں اور اثر انداز ہوتے ہیں
سٹر لاکس اور فین کا خیال ہے۔

۱ جذبات صرف روح سے پیدا نہیں ہوتے

ب جذبات جسم کی طبعی اور غیر طبعی تبدیلیوں کی بناء پر پیدا ہوتے ہیں مثلاً
جس میں تبدیلیوں سے شہوانی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ خون کی نالیوں میں
ٹنگی آنے سے ملد پر شیر کی علامات اور دماغی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ نوجوان
وہیکوں میں بعض غدد کے فعل غلط ہوجائیں۔ تو سسرانہ کی علامات پیدا ہوتی
ہیں۔ روحانی اور قیاسی نظریہ کو کوئی شبہ شرم کے الفاظ باطل سمجھاتے ہیں
میں خوف زدہ نہیں ہوں۔ میری نبض محسوس کیجیے۔

یہ ٹخنہ روحانی۔ قیاسی اور طبعی روحانی کا متفا سٹر لاکس اور فین نے
یہی نتیجہ نکالا ہے کہ اصلیت تب ہی قائم ہو سکتی ہے۔ جب ان دونوں چیزوں

کو ایک جا رکھا جائے۔
سٹرکس اذین نے اپنی بات منوانے کے لیے ایک اور طرز استعمال
اختیار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صرف روحانی اور ذہنی نظریہ اپنی جگہ محسوس
ہوتا تو مندرجہ ذیل ادبیات کے اثرات سے روحانی اور ذہنی اثرات
کیوں بدل جاتے۔

و کلود فرام۔ مقررہ وقت تک دماغ کی قوتیں ملبہ روحانی میں
مرضی کی تمام حیات کام نہیں کرتیں۔ وہ دیکھ نہیں سکتا۔ اُسے
چیزیں قورہ محسوس نہیں کرتا۔ وہ سونگھ نہیں سکتا اور اسکی روح جسم
سے الگ کر لی راہ اختیار نہیں کر سکتی۔

ب۔ شہاب۔ جسم کی تبدیلیوں کے علاوہ بے ہوشی پیدا کرتی ہے۔
ج۔ مینگ۔ ذہنی پرگندگی پیدا کرتی ہے اور جسمانی بھی
د۔ ایل۔ ایس۔ ڈی۔ جیانی اور روحانی دونوں طریقوں سے متاثر
کرتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ دماغ میں طبعی تبدیلیاں پہلے آتی ہیں اور روحانی
بعد میں

جسم میں نیکو کر لیجیے۔ پہلے طبعی تبدیلی دماغ میں آتی ہے۔ دماغ کو
فردت سے کم خون پہنچا ہے۔ دماغ پہلے متاثر ہوتا ہے اور پھر جسمانی
تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

گویا۔ نیند۔ خواب۔ صرف ذہنی اور روحانی کوششوں سے پیدا
نہیں ہوتے۔ بلکہ طبعی تبدیلیوں کی طرح منہ منت ہیں۔

قدیم ماہرین ہنر شرم ذہن اور روح کو دماغ سے الگ قرار دیتے ہیں
لیکن دیکھئے کہ کوئی چیز (مثلاً دوائی) دماغ کو متاثر کرتی ہے اور ذہن
اور عقل بھی متاثر ہوتے بنائیں رہتی اور پھر صرف دماغ ہی نہیں انسان
بلکہ ایک جسم اور سیکر کے متاثر ہوتا ہے۔ تو ذہن بھی متاثر ہوتا
ہے۔ عقل متاثر ہوتی ہے۔

اس ضمن میں نئے ماہرین جو روح اور جسم کا ادغامی تصور پیش
کرتے ہیں وہ یہ نشان دیتے ہیں کہ عقل کے لحاظ سے یکے کے مختلف
لوگوں میں درجہ ذہانت کا فرق ہوتا ہے۔ انسانوں کی مختلف نسوں
اور پسوں کے درمیان درجہ ذہانت کا فرق ہوتا ہے

جانوروں کی اتناہم کے مطابق ہوتی ہے۔ مثلاً کتے مریٹوں سے
بہتر زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ گھوڑے مریٹوں سے ذہین ہوتے ہیں۔
نئے ماہرین ایک اور نشان دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک انسان
کے دیکھنے کے عمل کو سمجھیے۔ اسکی درجہ سمجھیں۔ وہ مختلف زاویوں
سے ایک ہی منظر کو دیکھتی ہیں۔ ظاہر ہے الگ الگ آنکھوں سے منظر کے
الگ حصے نظر آئیں گے۔ لیکن دونوں آنکھوں کی وجہ سے منظر ایک ہی نظر
آتا ہے۔ کیونکہ شعور نے دونوں مناظر کو ایک جا کر یکساں کر لیا ہے
وہ قلم اور پردہ کی مثال دیتے ہیں۔ سینما فلم کا ایک منظر اتنی تصویر
دیکر بے آگاہ ہے کہ شعور اس عصبانی عمل کو یاد نہیں رکھ سکتا جس نے تصویر

وقفہ پر فہم برودہ پر دیکھیں۔ اس کی اطلاع دماغ کو دی۔ پس پردہ پر جو کچھ نظر آتا ہے۔ وہ عملی پھرتی تصویر ہوتی ہے۔
 ماہرین نو کے خیال میں شعور یہ ہے کہ عمل اعصاب کے شعور کیا ہے۔ کچھ کرکڑ کر دیا جاتا ہے۔ ان کے خیال میں ہمیں جو خیالات آتے ہیں۔ جو خواب و خیالات آتے ہیں۔ جو خواب ہم دیکھتے ہیں۔ عالم دیا نہیں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے۔ اس کی بنیاد وہ عمل میں جو اعصاب میں زیر عمل ہوتے ہیں۔ دیر ہر کہ ایک پھر جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا دماغ خیالات اور نظریات کی آماجگاہ نہیں ہوتا۔ دیر ہر کہ اس کے اعصاب میں ایسے عمل جاری نہیں ہوتے۔ جن کی بنیاد برودہ خیالات پیدا ہوں دیر سے معانی میں اعصاب ابھی اس قابل نہیں ہوتے۔ چھو اس کے اعصاب میں صلاحیت ہوتی ہے کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے۔ اعصاب میں عمل جاری ہوں اور خیالات پیدا ہوں۔ عمل مندرجہ ذیل درجہ کی بنیاد پر جاری ہوتا ہے۔

- ۱۔ میر دلی تحریک
- ۲۔ اندول دلی تحریک

۳۔ اعصاب کے اندر بر شدہ تاثرات کا اثر

در اصل حقیقت یہ ہے کہ اعصاب اور دماغ کسی کام میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس کا شعور نہیں ہوتا۔ اور اس کے نتائج بعد میں معلوم ہوتے ہیں۔ دورانِ تعلیم ہمارے خیالات کا تصور تاثرات کی شکل میں اعصاب

میں سکڑ ہوتا رہتا ہے۔ اب اعصاب اور دماغ کسی کام میں مصروف رہتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس کا ہم کوئی خبر نہیں اور کام میں مصروف رہتا ہے۔ مثلاً سچا، سچنا، کھٹنا، چھٹنا، آلات موسیقی پر شوق فرمانی، سائیکل، جھانڈنا، تیرنا۔ اس وقت دماغ لاپرواہی اور تفریق ترین مسائل کی گتھیاں سمجھانے وقت کھل کر مایوس۔ کرنے میں مصروف رہتا ہے۔
 اس طرح کا کوئی غیر شعوری دماغ کاری کہہ سکتے ہیں انگریزی

میں ہے
 UNCONSCIOUS CEREBRATION
 کہتے ہیں۔

نئے ماہرین ہنر میں اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھتے ہیں۔ ان کے خیال میں دماغ کے اندر انتخاب کرنے اور ایجاد کرنے کی طاقت از خود موجود ہے۔ اور اس طاقت کا نذر کو علم نہیں ہوتا۔ اگر یہ قوت موجود نہ ہوتی تو
 ۱۔ افراد اپنے خیالات کو منتخب نہ کر سکتے
 ۲۔ خیالات کو ترتیب نہ دے سکتے

۳۔ ایجاد کا مادہ نہ ہوتا
 ۴۔ لاپرواہی اور سخت قسم کے مسائل حل نہ ہوتے

کئی دماغ اس طرح ہوتا ہے کہ نہ شعور ایک فیصد کرتا ہے۔ لیکن بعد ہی شعور میلان میں آتا ہے۔ اور اس فیصد کو ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے اگر فیصلے شعور ہی کرتا ہے کسی اور جگہ ہوتے تو اب نہ ہوتا۔ اس سکڑ پر مختلف ماہرین میں دل چسپ تبادلہ خیالات ہوتا ہے۔ صرف شعور ہی کافی نہیں ہے ہمیں جہانی

شعور اور پرشوری حالتوں میں تیز کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اور ہر فرد جس سے واسطہ پڑے اس کا تجزیہ کرنا لازم ہوگا۔ شعور اگر کوئی اہم چیز ہے تو اسے بچے میں اس وقت ہرنا چاہیے۔

جب وہ ابھی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ بلکہ مردہ میں بھی موت سے چند ساعت بعد تک ہوتا ہے۔ شعور میرے کئے تاثرات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بلکہ میرے کئے تاثرات، آثار چڑھاؤ اور تبدیلیاں شعور کی منظر ہوتی ہیں۔

ماہرین نے اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالی ہے۔ وہ مثال دیتے ہیں کہ دوا فرار کے خیالات میں کوئی فرق نہیں شعور ایک سا ہے۔ لیکن وہ اپنے خیالات کی ترجمانی کے لیے جو الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ان میں فرق نمایاں ہوتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ اپنے خیالات کی ترجمانی کے لیے مختلف الفاظ و اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان کے خیالات میں یکسانیت ہوتی ہے۔

کچھ ماہرین نے شعور اور ذہن کو ایک ہی معانی میں استعمال کیا ہے اور وہ باقی اعصابی عمل کو جہاں کارکردگی کے تحت مختلف عمل تباہے ہیں۔ مشہور ذہن ذہن (Mind) ایک مندرجہ ذیل الفاظ میں تشریح کرتے ہیں۔ میری رائے میں ذہن مختلف دماغی اور اعصابی تجربات کا مرکب ہے۔ اس ضمن میں فرد کو ان تجربات کا علم ہوتا ہے اور کسی دوسری شکل میں ان تجربات کا ریکارڈ جسم کے اندر ہوتا ہے۔

یعنی تجربات کی یاد وغیرہ۔ اس قسم کا ریکارڈ موجودہ اور مستقبل کے اعمال پر اثر انداز ہوتا ہے۔

شعور کو ایک ایسے سفید پردہ سے تشبہ دی جا سکتی ہے۔ جس پر دو یسجک لاکشٹنس سے تصاویر ڈالی جا رہی ہوں۔ لیکن یہ لاکشٹنس دو مختلف اطراف میں رکھی ہوں۔ ایک کشائیں شعوری طور پر داخل ہوتی ہے۔ اور فرد کو ان کا علم ہوتا ہے۔ اور دوسری ایک ایسے ذہن کے ذریعے جن کا علم اس فرد کو نہیں ہوتا۔

اس بحث کے بعد یہ چیز ظاہر ہے۔

۱۔ کہ خیالات۔ جذبات۔ بشعور ایک اہم نظام نہیں ہے۔ وہ جسمانی اعضا سے وابستہ ہے۔ منسلک ہے۔ اس کے ذریعے اپنی جگہ قائم کرتا ہے۔ تاہم وہ جسمانی نہیں ہے۔ طبعی نہیں ہے۔

۲۔ یہ صاف اظہار ہے کہ جسمانی اور دماغی دوا اہم چیزیں نہیں ہیں۔

۳۔ اس طرح جدید ماہرین نے جو راہ اختیار کی ہے۔ وہ قدیم ماہرین نے بالکل مختلف ہے۔ قدیم ماہرین روح۔ عقل اور جسم کو ایک شمار کرتے ہیں۔ روح۔ عقل جسم کے اہم کام کرتی ہیں اور جسمانی تبدیلی عقل اور روح میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔

پروفیسر سرائے کیتھ کے مندرجہ ذیل الفاظ نے نظریہ کی ترجمانی کرتے ہیں۔

میں کی ایسے فروکش نہیں جانتا جس نے پے در پے رمانہ اور اسکی صلاحیتوں
عقل اور روح کے متعلق پوچھا ہو اور پھر ایسے نظریہ پر چپک
گیا ہو کہ عقل روح الگ ہیں اور جسم الگ ۔
پھر ایسا لکھ کر پڑھنے والے ان خیالات کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان
فرمایا ہے ۔

روح اور جسم ایک ایسی اکائی ہے ۔ جس کے دو حصے ہوں ان خیالات
کو ایک اور منزل پر پہنچائیں تو یوں کہا جاسکتا ہے ۔ کہ اس دنیا کے
افراد دو چیزوں سے مل کر بنے ہیں ۔ ایک جسمانی اور دوسرا فوسفی یا نفسیاتی
حصہ ہیں لیکن اکائی ایک ہی ۔ یہ دو الگ نہیں ہو سکتے ۔

حاصل کلام ؛ جدید ماہرین نے پائیزم اور سبریزم علم بشریہ میں
سے واقف ہیں ۔ وہ جسمانی نظام سے آگاہ ہیں ۔ وہ دماغ کی بناوٹ ،
اعصاب کی کارکردگی اور ان کے باقی جسم سے رشتہ کو بخوبی جانتے ہیں
انہوں نے قدیم ماہرین کے اس نظریہ کو پرکھا ہے کہ روح اور عقل جسم
کی حد بندیوں سے آزاد ہے ۔ روح اور جسم الگ ہیں اور کہ جسم خواہ کیسا ہی
دہر صرف روح کو الگ سمجھ کر جاسکتا ہے ۔

نئے ماہرین نے اس نظریہ میں تبدیلی کی ہے ۔ ان کی رائے میں دماغ
خیالات ۔ فہم کی آماج گاہ ہے ۔ اعصاب از خود کام نہیں کرتے بلکہ جسمانی
تبدیلیاں بھی اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہیں ۔ ان کا اثر اعصاب پر نہ صرف

عارضی ہوتا ہے ۔ بلکہ زمانہ حال و مستقبل میں بھی ایسے اعصاب سے کار
فرمایاں سرزد ہوتی ہیں ۔ اگر جسم میں کچھ تبدیلی ہوتی ہے ۔ تو اعصاب
کا اثر انداز ہونا لازمی ہے ۔

اس طریق کار کو دیکھ کر وہ دماغی تاثر کہتے ہیں ۔ دوسرا طریق کار
غیر شعوری دماغی کار کا ہے ۔ جس میں دماغ اور اعصاب از خود مصروف
رہتے ہیں ۔ جب جسم کوئی طبعی کام کرنے میں مصروف ہوتا ہے تو دماغ
اور اعصاب کسی اور شیے پر کام کر رہے ہوتے ہیں ۔ اسے غیر شعوری دماغ
کار کہتے ہیں ۔ ایسے مسائل حل کیے جاتے ہیں ۔ جن کا تعلق اس وقت
کے جسمانی کام سے نہیں ہوتا ۔ یہ ضروری نہیں کہ ان مسائل کا حل دماغ
فوری طور پر پیش کر دے ۔ بالعموم یہ ہوتا ہے کہ جسم اور ہاتھ پاؤں کسی
خارجی کام مثلاً کھینا ۔ کھانا ۔ سیکھنا ۔ چلانا میں مصروف رہتے ہیں ۔
اور دماغ کسی ایسے مسئلہ کو حل کرتا ہے ۔ جو اس سے قبل آتا تھا ۔ یہ
حل کسی خواب کے ذریعہ ۔ اعضا دسمن کرنے کے دوران ۔ نیند کے دوران
مراقبہ کے دوران دماغ پیش کر دیتا ہے ۔

گویا شعور کوئی الگ چیز نہیں البتہ
جسمانی نظام ، شعور ، مشاہدہ

یا

جسم ، شعور ، حقیقت ۔

ماخوال باب سپاٹرم کے نظریا اور اصول

قدیم ماہرین کے خیالات : قدیم ماہرین نے سپاٹرم اور سمرزم کے اصول بیان کیے ہیں۔ ان کی رائے میں ایک بڑی قوت کے ایک چھوٹی قوت یا چیز پر اثر انداز ہوتی ہے۔ خواہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً زمین سورج اور اجرام فلکی سے قدامت میں چھوٹی ہے۔ اور بہت فاصلہ پر ہے۔ پھر بھی سورج اور دوسرے اجرام فلکی مثلاً ستارے اور سیارے مریخ، زہرہ، زحل زمین اور ان کے کمینوں کے اوپر اثر ڈالتے ہیں۔ یہاں یہ چیز یاد رہے کہ صرف اثر ڈالنا کافی نہیں اور اثر لینے کے قابل ہونا چاہیئے۔

نبض لوگوں کی آواز اور طرز تقریر میں اثر کرتا ہے۔ وہ اپنے مخاطب اور حاضرین پر اپنی آواز کے بل بوتے پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ واعظ نبض البیان مقرر، مضمون، مطلب اکثر عوام کو سحر کر دیتے ہیں۔ اور حاضرین اس طرح ساکت ہو جاتے ہیں۔ جسطرح دنیا کی باقی چیزیں بلکہ اپنی موجودگی کا انہیں احساس نہ ہو۔

حیوان دوسرے جانوروں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ شکایات کی کتب میں متعدد جگہ تحریر کیا کہ شیر جب ہرن، گائے، ایل، بکری اور بھیڑ وغیرہ پر نظر ڈالتا ہے۔ تو ایسے جانور زہنی اور جسمانی طور پر ساکت ہو جاتے ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور شیر کا تر فوالہ بن جاتے ہیں۔ چھوٹے ہرنوں کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ وہ شیر کی نظروں کی تاب نہیں لاسکتے اور از خود حمل کر شیشاہ جنگل کی خدمت میں پہنچ جاتے ہیں۔ زنئے ماہرین اسے صرف خوف گردانتے ہیں۔

افریقہ میں ایک قسم کا سانپ ہوتا ہے۔ وہ جب پرندوں پر نگاہ ڈالتا ہے۔ تو پرندے دنگتوں کی شہینوں سے زمین پر گر پڑتے ہیں سانپ انہیں کھاتا ہے۔ زنئے ماہرین اسے بھی خوف گردانتے ہیں۔

خندوں میں سادھو اور جوگی اپنی تیز ادراک کی لگاؤ سے فوجان و عورتوں کو بے بس کر دیتے ہیں۔ اور صرف گھڑ کا تین مال ان کے سپرد کر دیتی ہے۔ بلکہ اپنے جسم کو بھی ان کے حوالے کر دیتی ہیں۔

اس قسم کے لوگوں کی طرف سے گئی اور ملتے بھی اختیار کیے جاتے ہیں جن سے عوام تساہر ہوتے ہیں۔ ان کی ملازمی پوری ہوتی ہے۔ وہ مطمئن ہو جاتے ہیں۔ تکالیف دود ہو جاتی ہیں۔

چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ دعا

۲۔ عمل

۲ تہذیب اور مذہب

۳ جنت

۵ منتظر

۶ راکھ کی پیشگی

یہ سب اثر ڈالنے کا طریقہ ہے۔ اور نظریاتی فرق نہیں۔ روح ایک ہی ہے۔ کہ ایک حوصلہ مند فرد کی روح ایک کم حوصلہ اور کم ذہنی قوت والے فرد پر اثر انداز ہو جاتی تھی۔ وہ ذہنی طور پر مغرب اور ماضی ہو جاتا ہے۔

بعض بزرگ حکیم اور سادہ دلوں کی کچھ اور طریقے استعمال کرتے ہیں

۱۔ لات مارنا - کہ بعض تندرست ہو جاتا ہے

۲۔ تھوک دینا - حاجت مند کی آرزو پوری ہو جاتی ہے

۳۔ ڈنڈے مارنا - عوام ڈنڈے کھانے کے بعد اپنی تکالیف میں مبتلا ہو کر محسوس کرتے ہیں۔

کسی بزرگ سے ڈنڈے کی مار کھانا ایک بات ہے۔ واقعہ طور پر نے ضلع ساہیوال کے ایک شہر بزرگ کی حلقہ پر سلاخ عوام کے دواؤں ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔ وہ حاضرین جو بڑوں کی تعداد میں ہوتے ہیں یہ دانستہ شہر لوگ پیدا کرتے ہیں۔ اس پر لوہے کی سلاخیں لگاتے ہیں کہ یہ ڈنڈے چلاتے ہیں۔ اور ڈنڈا پڑتا ہے۔ اور ڈنڈے کھانے والے فرد بزرگ کا نام بلند دوازے چکا رہتا ہے۔ اور یوں سمجھا ہے کہ اس کی جلد تکالیف مند

ہو گئیں ہیں۔

قدیم ماہرین ان واقعات اور ان سے ملنے جلتے واقعات کو ہنٹرم کے دائرے میں لاتے ہیں۔ اور ان کا نظریہ یہ ہے کہ ہنٹرم کے منصوبہ طریقے اب کوئی اختیار کیے جاتے ہوں۔ لیکن ہنٹرم کے واقعات ہنٹرم کے منظر میں۔ ان میں ہنٹرم کسی ذہنی شکل میں موجود ہے۔ اور اتنی بڑی تفصیلات اور عمل نے اس نظر کو سید کیا ہے۔ جو آج مختلف کتب میں ہنٹرم اور سمریزم کے نام سے پیش کیا جاتا ہے۔

مرحوم

جدید ماہرین کے خیالات؛ جدید ماہرین ہنٹرم میں سٹراوس اورٹن کو بلند مقام حاصل ہے۔ انہوں نے ہنٹرم کیا ہے کہ عنوان سے اس پر بڑا اثر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ ناظرین کی اطلاع کے لیے ہم اس کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں۔ تھامس کارلائل نے فریڈرک اعظم کی سوانح عمری لکھتے وقت ایک جگہ تحریر کیا ہے کہ غیر معمولی ذہن فرد ہے۔ جس میں کسی کام کرنے اور تکلیف اٹھانے کی سب سے پہلے استعداد ہو۔ ڈی نیل نے غامدہ نے ان کا انٹرویو کیا اور سوال کیا کہ آیا غیر معمولی ذہن فرد اس کو دیکھیں گے۔ جو میل بھی کرے اور تکلیف بھی نہ اٹھائے۔

شہرستانیوں دان نوٹس سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے اتنی دریاہیں

کمزور ہو گئیں۔ ان کا جواب صرف ایک لفظ تھا۔ ارادہ یا منصوبہ۔ ان دنوں انگریزی کا لفظ جس کا ترجمہ ارادہ کیا گیا ہے۔ ایک نکتہ پر ذہن کو مرکوز کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

شہرِ فلاسفر جان لاک نے ایک جگہ لکھا ہے۔

میں صرف محسوس کروں گا اگر کوئی فرد مجھے خیالات کی پریشانیوں اور شبہ کے ہوتی راہوں کا حل بنا دے۔ جو فرد بھی ایسا کرے گا۔ وہ نئی نوع انسان کی بڑی خدمت کرے گا۔ اور وہ لوگ جو مختلف خیالات کی قبولیت میں جھینٹے رہتے ہیں۔ انہیں راستہ بنا دے گا۔

شہرِ ریاست دن جینن ڈیروٹلی کے والد جو شہرِ فلاسفر تھے

ایک جگہ یوں رقم طراز ہیں

پیدائش پر سے اس نے اس بات کوئی شک نہ کیا یا مضمون میں گزرا غیر معمولی ذہین لوگوں نے اپنے تجربات اور خیالات ہم تک پہنچانے کا کوشش کی لیکن نیڈایشن انگلینڈ میں تھے۔

ایک دن جو مربوط معلومات کا مالک ہے۔ اگر اسے ذرا تحریک دی جائے تو انہی علم بخوبی ہم تک پہنچا سکتا ہے۔ ابھی تک افواہ میں بہت کچھ موجود ہے۔ لیکن وہ اس طرح محفوظ ہے جس طرح بجلی کی تاروں یا تیل کے خوردبین کو رڑ کے خول چڑھا کر محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ ہر کتاب ہے۔ کہ یہ خیالات تحریک کے ذریعہ دہاں سے نکالنے جائیں اور پھر ہم انہیں عملی تجرباتی میدان میں لے آئیں۔

آج ہم جس فرد کو غیر معمولی ذہین کہتے ہیں۔ اس کے لیے انگریزی کا لفظ GENIUS استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایک نیکون لفظ ہے جس سے یوں ان کے قدر اس بات پر بیان کیے گئے ہیں۔ کہ ہر فرد پر کسی جن بصورت یا کسی ایسی ہمتی کا سایہ ہوتا ہے۔ اور اس کی حرکات و سکنات کا ہم اور مروج ہمارا اس کے اثر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو یوں دماغ گزرا یہ کہا جائے گا کہ اس فرد کا سایہ غیر معمولی ذہین ہے۔ یا غیر معمولی ذہانت کا حامل ہے۔ اس کے بعد سایہ کا لفظ بھی ختم ہو گیا اور غیر معمولی ذہانت کے مالک کو GENIUS کہنے لگے۔ تمام غیر معمولی ذہین لوگوں پر یہ بات صادق آتی ہے۔

ایک مشہور مصنف مسٹر جون کورٹ کا قول ہے۔

جب آپ کسی موضوع پر غور کرتے ہیں۔ تو سلاہ قدم مضیق تقدیر پڑتا ہے لیکن بات میں ختم نہیں ہوتی۔ پھر آپ کے اندر ایک غیر محسوس قوت سر اٹھاتی ہے۔ ایک قوت عظیم، ایک مزیت سی محسوس ہوتی ہے کہ تعریف مکمل کی جائے یہی قوت آپ کے قلم کی رہنمائی بھی کرتی ہے۔ یہ قوت اتنی عظیم ہوتی ہے۔ کہ جب کتاب مکمل ہوتی ہے تو آپ خود حیران رہ جاتے ہیں۔ آپ خود محسوس کرتے ہیں کہ آپ کے اندر کوئی عظیم قوت چھپا ہوتی ہے۔ آپ کو اس کی خبر نہ تھی۔

کتاب میں پیش کردہ خیالات کب آئے۔ یہ تو ذہنی عمل کی پیداوار تھی اور ہم اس سے بے خبر تھے۔ یہ خیالات کیوں آئے۔ وہ یہ کہہ کر پلے جھڑپیشن دود میں خیالات کا تاشا بندھا رہا۔ دماغ اس طرف معروف رہا آپ اس سے بے خبر تھے۔ کتاب کہنے کے دوران دوسری سیدایشن یا تحریک اور خیالات

باہر آگئے۔ آپ کے تلم سے ہوتے ہوئے صفوحہ طاس پر منتقل ہو گئے۔ مسٹر لارنس
اور شین کے خیالات میں دورانِ معروف کار رہا۔ خیالات کا تانا بانا بتا رہا آپ
اپنے کام میں مصروف تھے۔ کوئی جسمانی کام تھا۔ جب تحریک ہوئی تو دورانِ
میں محوئے فکر خیالات اُبل پڑے۔

کئی دفعہ اب بھی پتہ ہے کہ ذہنِ فرد بوجھ جائے مسٹر لارڈ ویلنسی ہما
وہ شخصیت تھی۔ وہ ایک آرٹسٹ، آئینہ اور سانسِ دل تھا۔ اُسے ایک
سینئر پیکر کہا گیا۔ لیکن وہ خیالات سے کوڑا تھا اور ادھر ادھر گھومنے
کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔

ایسے فرد کا علاج سینا ٹرم میں براؤن مصلحہ کہلاتا ہے۔ اس کے ذریعہ
خیالات کو شعور میں لایا جاسکتا ہے۔

بعض لوگ سمجھتی ہوئی چیزوں کو شعور میں لانے کے لیے مختلف طریقے
اختیار کرتے تھے۔ فلاسفر سس میڈیسن جب کسی نکتہ کو حل کرنے میں ناکام
رہتے تھے تو کمر کی کسے پاس چلے جاتے اور سامنے والے مکان کی چھت کی ٹائلیں
گستاخ کر دیتے۔

مشہور مقرر ڈوسٹ نے میڈیسن کی تدریسی اور تحتِ شعور خیالات
کو تحریک دینے کے لیے سمندیں ایک گوشہ بنایا۔ ایک یونانی فلاسفر سے سخت
وسپاک کی خاطر اپنے آپ کو افغا کر ڈالا۔ تاکہ اپنے منتخب شاگردوں پر
غور و خوض کر سکیں

میل برانگی۔ ہا بسس اکادمی دوسرے فلاسفوں سوانح پر اور غور و خوض

کی خاطر اپنے مصلحہ کے کردار کی دیواروں کو سیاہ رنگ کا پالش کر دیتا اور
کھڑکیوں و دروازے بند کر کے انہیں تاریک بنا دیتا۔ اس طرح انہیں دوسری
دنیا سے کٹ جانے کا موقع ملتا تھا اور میڈیسن کو جلاعتی تھی۔

برطانیہ کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر شربان سٹوڈل مل تھے۔ وہ کسی دلیل
کے لیے مناسب الفاظ نہ پاتے تو ذہنِ منٹ خاموش ہو کر سوز و سحر
کی دنیا میں ڈوب جاتے۔ پارلیمنٹ کے دوسرے ممبر اس پر احتجاج نہ کرنے

کیونکہ چیئرمنٹ بعد انہیں ایک اچھوتی دلیل ملتی۔
مشہور سافو نواز اپنے دوستوں کو کہا کرتے تھے کہ جب میں بیان دیتا ہوں
محققین مندرکتیا ہوں۔ اس گہرائی تک پہنچ جاتا ہوں کہ
میرے کانوں میں ایک دھن کی آواز آتی ہے۔ اب میرے ہاتھ وہی دھن
بجائے لگتے ہیں۔

مشہور سانسِ دل فیوژن کے متعلق اسکے ایک دوست نے بتایا کہ
بعض اوقات مسر سوانح خاموش ہو جاتے۔ وہ ٹکر کی گراہیوں میں یوں ڈوب
جاتے جیسے وہ عمارت کر رہے ہوں۔

غور و فکر کی گراہیوں میں اکابر کس قدر ڈوبتے تھے۔ اسکے متعلق تاریخی
شہادتیں موجود ہیں۔

مشہور سیکر فلاسفر سقراط کو افواج نے دیکھا کہ ایک وہ ایک دن
اور رات ایک جگہ بلا حرکت کیے کھڑا رہا اور اسکی نگاہیں ایک جگہ مرکوز
تھیں۔ سقراط کو کوئی مسکند پیش ہوتا تو پیچھے نہ ہٹتا۔ جب اُسے سخت سے

سخت سہل مش کرتے تو وہ خود دوش اور تیندھیں بھول جاتا۔ اس سے میڈائش کو تھریک ملتی اور یہ صورت حال اس وقت تک قائم رہتی جب تک ان سرواڑوں کا محل نکلتا ہے۔ یا اُسے شہر سانس دن ارشش میڈیشن اپنے تالاب میں نہاتے وقت میڈیشن میں مصروف تھا۔ اس دلدن میں اُسے شہر زمان قانون ارشیدس محسوس ہوا۔ وہ میڈائش میں اتنا متفرق تھا کہ کپڑے پہنے بنا رہنے ہی نکل بھاگا۔ اور پکارتا جاتا تھا۔

میں نے پایا... میں نے پایا

اُس کی زندگی میں میڈیشن کا ایک موقع اور واجب اُسے ایک ایسا زخم آیا جو جان بے اثبات ہوا لیکن وہ اُسے محسوس نہ کر سکا۔ آپ نے لطافت میں ایک پرنسپل صاحب کا قصہ عام پڑھا ہوگا وہ صاحب ایک شام گھر اُسے تو اپنی چھتری بستر پر رکھ دی اور خود ایک کونے میں رات بھر کھڑے رہے۔

شہر بھارتی سیاست دان مڑی مذہبی ہی اس بھر کے شہنشاہ تھے۔ وہ ایک دن خاموشی کا روزہ رکھتے تھے اور اکثر کسی بڑے سے بڑے فرد سے ملاقات نہ کرتے۔ وہ بھی ایک مسئلے لینے عالم استغراق میں ڈوبے رہتے تھے کہ انہیں بدشمن نظر آتی۔

آپ غیر معمولی ذہین افراد کا ایسی حالت کو ذہنی غیر حاضری کہہ سکتے ہیں ذہین فرد خواہ کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو جب تک وہ اپنے خیالات ایک مسئلہ

پانکتر پر مرکوز نہ کرے اُسے کامیابی نہیں ہوتی۔

میاں ایک اور مسئلہ کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عیسوی دہانت یا گل پن کی طرف سید قدم ہوتا ہے۔ ایسے افراد کے لیے سرفرینڈز کوٹ کا تو فیصلہ کیا جاتا ہے۔ فرینڈز ہونے سے بچاؤ ہی اور اعصاب کی سانس میں کمال حاصل کیا تھا اور شہنشاہ جارج چھم کے علاج خصوصی تھے وہ رقم طراز ہیں۔

یہ قول غلط ہے کہ جو افراد مرگیا یا یا گل پن کی شکل میں غیر متوازی و نامی صورت حال بنا رہیں کرتے وہ غیر معمولی ذہین نہیں ہوتے۔

جب آپ کسی فرد کے کرکٹر کا خور سے سلاہ کر کے ہیں تو آپ کو معلوم ہوتا کہ پوری کوشش کی گئی ہے کہ اہم کوفوں پر پردہ ڈارے۔ اور زندگی کے ایسے گوشے بے نقاب نہ ہوں۔ بالخصوص یہ ان افراد کا خاصہ ہے جو میڈیشن کے وقت بڑے یا اہم افراد تھے۔ یا وہ انچا زندگی میں جلد اہم افراد بن گئے۔

اس مسئلہ کی خصوصیات ان افراد میں بہت زیادہ ہوتی ہیں جو بالاک ہوتے ہیں۔ بھی اور کم عقل مند افراد میں یہ نشانیان کم ہوتی ہیں ایک ذہین فرد روایات پر گارنٹ نہیں ہوتا۔ وہ عام افراد سے آگے شخصیت کا حامل ہوتا ہے۔ اگر ہم کہیں کہہ دیں کہ کھلونوں میں ایک حقیقی فرد ہوتا ہے۔ تو درست ہے۔

اب ہم جہانی۔ بیانی اور روحانی مسئلہ کو دیکھیں گے جیسوٹ میں ایک قول ہے۔

آپ جس چیز کو بعد اہل کامل کرنا چاہیں۔ اس کا اہنگل سے غور کریں۔
یہ تازن یا اصول بہت دستور میں کار فرما ہے۔ اور ایک عملی استعمال کشادہ
اور فراخ ہے۔

مشال کے طور پر آپ پانوں کی کارکردگی پر غور کریں۔ ایک کم استعداد کا
ہاگ اپنے شاگردوں کو حکم دے کر چھوڑ دیتا ہے کہ وہ اپنی انگلیوں سے شق
کریں۔ وہ یہ حکم دیتے وقت کبھی ذہن میں نہیں لاتا کہ اس حکم کی اس وقت تعمیل نہیں
ہو سکتی جب عضلات کا سکہ نہ بھی شاگردوں کے بس میں نہ ہو۔ یا عضلات
غلط طور پر سکریں۔

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ صبح قسم کے ماہرین نے کیا کیا۔ اور وہ کیا
طریق کار استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنے شاگرد کو کہتے ہیں۔

آپ اپنی کلائی اور انگلیوں کے عضلات کو ذرا آرام دیں۔ اس دوران
میں آپ کو کچھ پانوں کی چابریں پر پڑنی رہے۔

اب اپنے ہاتھ اور پچھلی کو اس صورت میں رکھیں۔ اور شاگردوں کو
ہدایت کریں کہ وہ صرف انگلیاں اٹھائیں۔ اور پانوں پر جائیں۔ اس طرح شاگرد
دہا کس رہ جائیں گے۔ جس سے انہیں دل چسپی ہوگی۔

وہ صرف اُن طریق ہائے کار کو بعد اپنائیں گے۔ جو صحیح ہوگی اور اگر
یہ طریق کار اختیار نہ کیا جاتا تو ضرر حاصل نہ ہوتا۔

فن کار تصدیق کے ساتھ کہ وہ پیش ہی کچھ پیش آتا ہے۔ جسکی قوت بے
بہا ہوتی ہے۔ اور جو اپنے عمل کے دوران ماہر پانوں کو نواز کی طرح عمل کرتا ہے

مرجو

اور آغاز کار سے بیشتر اس کے عضلات سکون کی حالت میں ہوتے ہیں۔
لاؤس اور ذہن کا گناہ ہے کہ عام فرد اس سے کہیں حالت در ہے جتنا
وہ اپنے آپ تصور کرتا ہے۔ نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ ذہنی اور دماغی طور پر بھی
نہیں کتاب میں اب تک غیر معمولی ذہن فرد اور عام فرد کا مقابلہ کیا گیا
ہے۔

بہت شرم کا تصور موجودہ دور میں ذہنی قوت کا راز اس میں مضمر ہے کہ
ساتھ ہی ساتھ مختلف مزاج بھی پیدا کیا جائے۔ ایک غیر معمولی ذہن فرد کو اس پر
حکام حاصل ہوتا ہے۔ غیر ذہن فرد کو اس کا سکہ نہیں ہوتا۔ اس کی ذہنی صلاحیت مختلف
اطراف میں بکھری ہوتی ہیں۔ وہ انہیں ایک جابائیں کر سکتا۔ اس لیے اس کا ذہن
ترقی یافتہ نہیں ہوتا۔ غیر معمولی ذہن فرد میں اس قسم کی قوتیں ترقی یافتہ ہوتی ہیں
مگر اکثر اوقات اسے خود علم نہیں ہوتا۔ اور نہیں بتا سکتا کہ کیوں اب ہوا ہے
اس لیے ذہن فرد توجہ اور قصداً انتہا نہیں دیتے۔

بہت شرم کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ ذہن افراد کے لیے فرد کی مصلحت ہے
یہ ایک تعلیمی ضرورت ہے۔ یہ ایک ایسا طریق کار ہے جس کی وجہ سے جسمانی و دماغی
اور روحانی ترقی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ عمل تو نیم یا عمل استغراق کی شکل
میں مختلف افراد کی جسمانی، دماغی اور روحانی زندگی کو جاسکتی
ہے۔ یہ توازن ذہن فرد اور توازن ذہن کی پیدائش میں مدد دیتا ہے
بہت شرم یا عمل تو نیم یا عمل استغراق کہہ لیجئے۔ ایک آرٹ بلکہ ایک سائنس

جس سے آپ کسی فرد کی وجہ کو ایک جگہ مرکوز کر دینے کی تربیت دے سکتے ہیں اور عمل تخریم اور عمل استفراق کو بعد فرد میں ایک یا مزاج پیدا ہوتا ہے۔ جو اسکی عام کیفیت اور مزاج سے الگ ہوتا ہے۔

آئندہ ابواب میں جب ہم عمل تخریم یا عمل استفراق طاری کرنے کے طریق کار بیان کریں گے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ وہ چند اشکال کام میں ہے اس میں کسی فن کاری کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اور نہ ہی کسی خاص رخ پر مبالغہ لازم آتا ہے۔ مثلاً لاکس اورینٹل ٹو ایک لیڈری کیا خوب کہا تھا۔ ہیناٹرم طاری کر لینا چند اشکال میں ہے۔ لیکن طاری ہونے کے بعد یہ کیفیت ایک بڑی طاقت بن جاتی ہے۔

ہیناٹرم کی صورت حال بھی دوسری سائنسوں سے مماثلت رکھتی ہے دائرہ میں کسی سائنس کو بھیجے۔ عمل سادہ ہے۔ لیکن جب آپ نتائج دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔ سائنس کی کسی شے کو بھیجے۔ آپ تجربہ کرتے ہیں۔ مگر مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر پاتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے عمل میں کس نقص نہ گیا۔ اس لیے تمام سائنسوں میں یہ ایسا بس فردی ہے کہ آپ جس سلسلہ کو میں اس آغاز سے مطالعہ کریں۔ خواہ آخریں اس کی صورت کتنی ہی سادہ کیوں نہ ہو۔ پھر آپ سلسلہ وار ذہنی دیا نتوں کو پڑھتے بنائیں۔ اس دوران میں جو تجربات ہوتے اور جو نتائج نکلے اور جو نظریات قائم کیے گئے۔ ان کا مطالعہ کریں مگر اس مقام تک پہنچ جائیں۔ جہاں آپ موجود ہیں۔ پھر آپ سے کوئی خلقی سرزد نہ ہوگی۔

مثلاً لاکس اورینٹل بتاتے ہیں کہ انہوں نے سترہ سو سے قبل ہیناٹرم کی تاریخ اور مختلف تجربات کا مطالعہ کیا۔ پھر ایک مرکز بنی تاکہ حاصل نکالا نتائج پر وہ خود حیران ہو گئے۔

سائنس کو بھیجے کا بنیادی طریقہ یہ ہے کہ ان کا بار بار تجربات کریں مگر انہیں اس عمل پر عبور ہو جائے۔ گو اس میں کلام نہیں کہ تمام طبباء ایک جیسی صلاحیت کے نہیں ہوتے۔

ہم نے اس باب میں موجودہ دور کے ہیناٹرم پر سیر حاصل بحث کی ہے اب ناظرین بتائیں کہ آپ کوئی مائٹر عقل یا جی آپ کسے ذہن کی کیفیت بتا سکتا ہے۔ جواب لفظاً نہ ہوگا۔ اس طرح ایک دیہاتی عقل کا آدمی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ایک ذہنی فرد میڈیٹیشن کسے دوران کس ذہنی بندی پر کام کر رہا ہوگا۔ تو ایک نجی اور دوسرا نہ دوجے کے فرد کی بات سمجھی۔ ہر ایک عام فرد کی ذہنی حالت بتاتے ہیں آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ آپ کی ذہنی صلاحیت ہر وقت ایک جیسی نہیں رہتی۔ آپ اب محسوس کریں گے آپ کی ذہنی وقت ذہنی طور پر بند ہوتے ہیں۔ اور کبھی وقت اب بھی موتا ہے۔ کہ آپ کا دماغ دوسری طرح کام نہیں کرتا۔ آپ اچھے سے ذہنی بالغ ہونے کے باوجود کسی وقت ذہنی غمی کے قریب تر ہوتے ہیں۔ ہیناٹرم کو بھیجئے۔ اسے بیان کرنا بھی اس طرح ہے۔

و۔ آپ الفاظ کی سبھار کرتے ہیں۔

ب۔ آپ کم الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

لیکن ہینا ٹرم ایک ایسی سائنس ہے جو زیادہ الفاظ سے سمجھائی نہیں جاسکتی۔ اور اکثر کم الفاظ بھی صحیح مفہام دے جاتے ہیں۔ گویا دماغ اس وقت کم الفاظ سے استفادہ کئے قابل ہوتے ہیں۔

مشہور ماہر ہینا ٹرم سے کسی نے پوچھا کہ ہینا ٹرم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الفاظ کا بڑا سے بڑا ذخیرہ بھی اس کو بیان کرنے سے قاصر رہے گا۔ لیکن اگر مخاطب معمول بن جائے۔ تو ایسے فرد کے لیے چند الفاظ ہی کافی ہیں۔ گویا یہ ایک ایسی سائنس ہے جو زیادہ تر عملی ہے۔ عمل ایسا ہے جو الفاظ کا بہین منت نہیں۔ عمل نہیں وہ گرائی اور دست ہے جو صرف مزید عمل کی محتاج ہے۔ اور الفاظ کی دست کی طالب نہیں رہتی ہے۔

ایک ماہر ہینا ٹرم سے پوچھا گیا کہ ہینا ٹرم کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ذہن فرد کو وہ ذہنی حالت جس میں وہ تباہ کر سکے۔ اور خود بھی تباہ ہو سکے ایک ماہر نفسیات جو ماہر ہینا ٹرم بھی تھے سے پوچھا گیا کہ ہینا ٹرم کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ذہنی مطالعہ کا نام ہے جو دو طرح سے کیا جاتا ہے

۱۔ حقیقت پسندانہ

۲۔ تباہی شہ طور پر

حاصل کلام

جدید ہینا ٹرم ایک سائنس ہے۔ ایک فن ہے۔ وہ ذہن فرد کے ذہن کا مطالعہ اور مشق کرنا ہے۔ لیکن یشتن اپنی تمام دستوں کے باوجود جسم اور

جسمانی نظام کی رہن منت ہے۔

ہینا ٹرم کی سائنس اور اس کی ماہیت کو بیان کرنے کے لیے بہت سے الفاظ بھی کم ہیں۔ لیکن اگر پہلا اکر کرنے والا فرد عملی طور پر بطور عامل یا معمول اس منزل سے گزر جائے۔ یعنی چند ماہر عملی مشق کر سکے۔ تو اسے زیادہ الفاظ کی ضرورت نہیں۔ چند الفاظ اس کی تفصیلات سے زیادہ ہوتے ہیں۔

جہانگیر کی درزی خانہ

یہ کتاب خاص طور پر نئے نئے ڈیزائنوں کے ساتھ ہر قسم کے لباس جوں سے لے کر بزرگوں تک صحیح پائش وغیرہ بذوق حیات اور حریت اس طرح درج کیے گئے ہیں۔ کہ ان کی کتاہ کی مدد سے آپ سب کام کر سکیں۔ خاص طور پر سکول کی بچوں اور شریفیت تورات کیلئے بہترین ثابت ہوگا۔ قیمت تین روپے۔
علاوہ مزید محصول ڈاک

جہانگیر کتب ڈپو۔ نوکٹا بازار لاہور

حصہ باب

سجشن آلو سمجشن مشورہ دینا خود اندازی

ایک مشہور کیرٹھیک ریڈی کے متعلق بنایا جاتا ہے کہ جب اس سے ولین اور کسی بیعتا ش فرود کار ادا کرنا ہوتا ہے تو وہ چند لوگوں کو بلاتا اور ان میں ہدایت کرتا کہ وہ اسے جسمانی تکلیف ہمہ پیمائیں۔ اگر ہم اس واقعہ پر غور کریں تو اسکی مماثلت ایک اور قسم کے افراد کے رویہ سے ہوتی ہے۔ یہ افراد اگر کسی سانچہ پر بننے کے موڈ میں ہوں تو اپنے جسم میں پن اور بوئیں گاڑنے لگتے ہیں۔ یعنی تکلیف سے دوچار ہونے لگتے ہیں۔ جس سے ان کا وہ موڈ جو انہیں جسمانی کے قریب لے رہا تھا ختم ہو جاتا ہے۔ ایک مشہور لاکھ ستر شین تھی۔ وہ سیچ کی ادا کارہ تھی۔ جب وہ کسی دین عورت کا کردار ادا کرتی تو کبھی ختم ہونے کے بعد سب سے پہلے وہ لباس اتارتی جو اس کردار کے لیے ضروری خیال کر کے پہنا گیا تھا۔ پھر وہ عام صاحب عزت عورت کا لباس پہنتی اور چند ساعتوں کے لیے الگ تنگ لیٹ جاتی تاکہ بدکار عورت کے نکالے اور خیالات ذہن سے نکل جائیں۔

سٹر مشہور اردنگ اپنی زندگی کے پے دور میں ایک بدکردار ادا کار تھا

ایک دفعہ لارڈ مشینی سن کے تحریر کردہ ڈراما میں تھامس بیٹس کا کردار ادا کرنا پڑا۔ کردار شرافت کا منظر تھا۔ صرف اسی کردار کو بار بار ادا کرنے سے مشہور اردنگ کی دنیا بدل گئی۔ اور وہ ایک بیعتا ش ادا کار کی بجائے معاشرے کا شریف مکن بن گیا۔ اور اس کا خطاب پایا۔

آپ کسی روایت کی محفل میں بیٹھے ہیں۔ اور ایک دھن ایسی بجائی جا رہی ہے جس نے آپ کے ذہن کو مسحور کر دیا ہے۔ آپ دنیا سے دور اسی میں محو ہو چکے ہیں۔ ایسے وقت میں تصورے ٹاٹے پر نیز ہونا شروع کر دیتے ہیں یا ڈھول پٹینے لگتے ہیں۔ تو وہ دھن خود بخود آپ کے ذہن سے نکل جائے گی۔

آپ جب بھی کسی نئے کو کہیں گے کرات کی تاریکی میں اگر وہ کسی قبرستان کے پاس سے گزرے تو یہ کہیں گے کہ سبھی جاتا ہوا نکل جائے یا کوئی گانا گنگنا تا جائے۔ عرب میں افواج جب ایک دوسرے کے خلاف تھیں تو قبیلوں کے بھائی اپنے قبیلے کی بھاری کے قتلے اونچی آواز میں بولنے لگتے تھے۔ تاکہ مخالف قبیلہ کی طرح سن سکے۔

یہ تمام واقعات آلو سمجشن ہیں۔

آلو سمجشن کی تعریف: اگر کوئی فرد اپنی مرضی سے دماغ میں ایسی تصاویر اور واقعات لے آئے کہ خود اس کا دماغ متاثر ہو تو یہ عمل خود ایوانی، یا آلو سمجشن ہوگا۔ اس سے اکثر دماغی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں۔ بلکہ کئی مرتبہ جسمانی تبدیلیاں بھی

آٹومبشن کی تاریخ - آٹومبشن ایک قدیم فن ہے۔ قدیم نہیں بلکہ ہم اسے قبل تاریخ کے زمانہ میں موجود مان سکتے ہیں۔ ایک خیال کے مطابق ہندو اس فن کے بانی تھے۔ انہوں نے اپنی کو اپنی روح اور آتما کو متحرک کرنے کے لیے استعمال کیا۔ اور کئی طریقے استعمال کیے۔ ان میں لوگ کا عمل چھو میں آیا۔

لوگ کی مختلف مشقیں ایجاد کی گئیں۔ ان میں کچھ نظام تنفس کے متعلق تھیں اور کچھ دوسرے نظاموں کے متعلق ان کے خیالات کے مطابق ہوا کسی چیز کا نام نہیں اور یہ تصور کہ جسم کو ہوا کی حرارت ہے۔ کوئی مقام نہیں رکھتا۔ وہ ہوا کو پُران "کا نام دیتے ہیں۔

ان کا ایمان ہے کہ دنیا کے تمام اجسام بالآخر پُران بن جاتے ہیں یوگیوں اور دوسروں نے ایسی مشقیں کیں اور

ابھی تک کرتے ہیں۔ جن کا تعلق نظام تنفس کو تکلیف دینا۔ نظام اعصاب پر دباؤ ڈالنا۔ عضلات کو سزا دینا ہے۔ دینا اس نظام یوگ کو عام طور پر تسلیم نہیں کرتا اور اس کے متعلق کسی قسم کے قصے گھڑتی ہے۔ لیکن ایک چیز قلم ہے کہ نظام یوگ بہت بڑی کوشش اور عمل ہے آٹومبشن کا۔

آٹومبشن کا عمل صرف ہندوستان تک محدود نہیں رہا۔ اور تجارت کے دوسرے ممالک میں پھیل گیا۔ یہ فن چالٹریا سے ہوتا ہے۔

یعنی عساق، شام اور مصر تک پہنچ گیا۔ مصر میں فرعونوں نے اسکی سرپرستی کی۔ مصر سے یہ فن یونان پہنچا۔ تاہم پھر حیران ہوں گے۔ کہ اس فن کو مشہور سائنس نیا خدمت اور دوسرے فلاسفر اپنے شاگردوں

کو پڑھاتے تھے۔

یونان سے یہ فن، روم اور اٹلی میں پہنچا۔ وہاں صاحب مسلم اور صاحب کمال لوگوں نے اسے اپنایا۔ ہندو مت میں لکھا ہے کہ اٹلی میں ایک فرد جس کا نام رسی ٹوٹس تھا۔ اپنے آپ میں بے ہوش پیدا کر لیتا تھا۔ اور اسی حالت میں ایک وقفے تک پڑا رہتا۔ کارڈانس کا خیال تھا کہ اس میں روحانی رجحان تھا۔

یہ صرف ماضی کا تذکرہ ہی نہیں۔ آٹومبشن کو زمانہ بعض قریب میں بھی استعمال کیا گیا۔ ڈاکٹر کوٹے ڈی لیگر بونے جو فرانسیسی فوج میں مشہور (رحمن تھے۔ ۱۸۸۹ء میں بنائے گئے تھے بین الاقوامی کانگریس میں ایک معروضہ کیا۔ جس میں آٹومبشن کا طریقہ کار اور فوائد بیان کیے۔

۱۹۲۱ء سے آٹومبشن کا لفظ وسیع تر سکانی میں استعمال ہوا ہے پروڈیئرک دوگال نے ہنڈلر کے عوامی مظاہروں میں فن کی اس شق کا استعمال کیا۔ مشر لاہریس اورٹین پروڈیئرک سے پریس میں ۱۹۲۲ء میں ہے۔

مسٹر اورٹین - تم ہنڈلر سے عمل کرتے ہو اور اس کا نام بھی دیتے ہو میری طرف دیکھو میں ہنڈلر سے عمل کرتا ہوں۔ مگر اس کا نام نہیں دیتا۔ بہتر یہی ہے کہ ہنڈلر سے عمل کرتے وقت اس کا نام نہ لیا جائے۔

پروڈیئرک کو اپنے انفرادی آٹومبشن کی بجائے وسیع تر آٹومبشن کا طریقہ کار اختیار کیا۔

ساتواں باب (۱۷) کیا ہینٹرم مجرموں کا نتیجہ ہے

۱۹۳۴ء میں ماسکو میں بوشریک لینن کی پرمقدمات چلائے گئے تو مغربی ممالک کے اخبارات میں عجیب و غریب کہانیاں شائع ہوئیں۔ یہ لکھا گیا کہ مجرموں کو عدالت کے سامنے حاضر کرنے سے قبل ہینٹرم کے ذریعے عمل توڑیم کر دیا جاتا تھا۔ اور وہ عدالت کے سامنے توڑیم ہی بے خودی کی حالت میں بیان دیتے تھے۔ انہی دنوں ڈیلی ٹیلی گراف کے ناخبر نے مشہور ماہر ہینٹرم مسٹر لاکس اورٹین نے اسکے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے اپنے بیان میں کہا "میں نے گزشتہ ستائیس سالوں میں تیس ہزار افراد ہینٹرم کا عمل کیا ہے۔ میں صاف الفاظ میں کہہ سکتا ہوں کہ ہینٹرم کے ذریعے مجرموں سے جرم منوایا نہیں جاسکتا یا لوگوں کو جرم کرنے پر آمادہ نہیں کیا جاسکتا۔ میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس کے اثر سے کئی مرتبہ بے گناہ مسز اپا گئے اور صرف مجرموں کو سیدھا جلا جاسکا۔

عام طور پر دیکھو اس بات کا سہارا دیتے ہیں کہ مجرموں یا گواہ ہینٹرم کے زیر اثر تھے۔ یا کئی مرتبہ عدالت بھی ڈیپلیم کرتی ہے۔ کوئی عزم عالم استغراق میں ہے۔

کسٹنس کی ایک عدالت نے ایک مبینہ قاتل کو اس بنا پر ہاکر دیا کہ وہ عالم استغراق میں ہونے کی وجہ سے ایسے بیانات دے رہا تھا۔ جو اسے مجرم ٹھہراتے تھے۔ بستر گرگ پر اس فزوں نے بتایا کہ اُسے کب سے عالم میں نہیں بیٹھا تھا۔ اور کہ اس مقدمہ کے دوران اُس نے محض اپنی جان بچانے کے لیے یہ نسا گھڑ لیا تھا۔

دراصل اس قسم کی غلط فہمیاں بعض نادلوں، ڈراموں اور فلموں نے پیدا کی ہیں جن میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ بعض دہشاش اور بدکردار لوگ جن کی قوت ارادی بہت مضبوط تھی۔

انہوں نے مشریف مگر گزور انہوں کو تسخیر کر دیا اور ان سے جرائم کروائے۔ عام طور پر یہ بتایا جاتا ہے کہ بدکردار مگر قوت ارادی مالک کسی خوبصورت کنواری لڑکی کے دل میں چھپ گیا۔ اور وہ لڑکی جرائم میں اُس کی مدد کرنے لگی اور مجرم کی ایجنٹ بن گئی۔ میں اس ضمن میں ایک بات تحریر کرتا ہوں کہ اس قسم کی یادہ کوئی کرنے والے حقیقی ماہر ہینٹرم نہیں ہوتے۔

مسٹر لاکس اورٹین کے خیال میں ہینٹرم اس قابل نہیں کہ کسی مجرم سے راز اگلے۔ انہوں نے تو بیان تک لکھا ہے کہ ایک لڑکے کو چوری کی عادت تھی۔ وہ اُن کے پاس لایا گیا۔ تو یہی بے خودی کے دوران یہ اُس کے چوری کے خلاف یقین کرتے رہے کہ چوری کی عادت نہیں ہے۔ لیکن جو بی سپر اس عمل سے باہر آیا۔ اُس نے مسٹر لاکس اورٹین کا تال چرائیا۔ گو یہ

شال ہر وقت درست ثابت نہیں ہوتی۔ ہینا ٹرم بڑے بھول کو راہ درست پر لانے کا ہتھیار ہے۔ البتہ ان کے خیال میں عالم بے خودی ٹکے دوران گذر سے ہوئے اور بھولے ہوئے واقعات یاد رکھتے ہیں۔ ہسٹریکس اورٹن کا ایک دوست ڈاکٹر فوربس دوسو تھا۔ ڈاکٹر ہینا ٹرم تھا۔ لیکن کئی مقتدرات میں مانور ہونے کی وجہ سے قید خانہ میں بند تھا۔ حکومت قیدیوں سے راز اٹھوانے کے لیے جیل خانہ میں اس کی مدد لیتی تھی۔ اپنی دونوں ایک خوبصورت جوان لڑکی قید خانہ میں لائی گئی۔

اس پر الزام یہ تھا کہ اس نے اپنی ماں کو خوراک میں سنگھیا کھلادیا تھا تاکہ اس کی امی ہزار ڈالر رقم پر قبضہ کرے۔ ہر شخص لڑکی کو مجرم سمجھتا تھا خود لڑکی بھی بے گناہ تھی۔ ڈاکٹر فوربس نے اس پر عمل توہم کیا۔ لڑکی کی یادیں خود آئیں۔ لڑکی نے واقعات پوری طرح بتا دیے۔ وہ مجرم نہ تھی۔ ڈاکٹر فوربس کی رپورٹ پر لڑکی کو چھوڑ دیا گیا۔ ہسٹریکس اورٹن کہتے ہیں کہ اکثر ان کے پاس لوگ دودھ پیتے تھے کہ آتے ہیں۔

و۔ انہیں اپنے پر اعتماد کرنے کے قابل بنایا جائے۔

ب۔ آن میں قوت لاری کو اس قدر ترقی دی جائے اور وہ دوسروں پر

چھا جائیں

ہسٹریکس اورٹن کہتے ہیں کہ پہلے مشق درست ہے لیکن دوسری شکل بلکہ ان خطوط پر مدد کرنا ہی غلط ہے۔

ہینا ٹرم اور ہسٹن کو باہم غلط طعنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سبب ان کی نفسیاتی مکتہ نظر سے ایک کوشش ہے اپنے آپ پر یا دوسرے پر اثر انداز ہونے کی یہ عمل توہم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ تجسّس عمل توہم سے علیحدہ بھی دی جاسکتی ہے۔ یہ سارے خیالات و اعمال کو متاثر کرتی ہے۔ لیکن تجسّس بھی اسی فرد پر کارگر ہوگی جس کو عامل پر اعتماد ہو۔ دوسرے فرد پر جو عامل بریقین میں رکھتا۔ اس کی رائے کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

ہینا ٹرم ایک ایسا عمل ہے۔ جس میں کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی معمول یہ سمجھے کہ عمل توہم کے دوران اس سے کوئی قابل اعتراض باتیں سر نہ سونگی۔ تو وہ شاید اس طرف کچھ جھک بھی جائے گو اس کا اندازہ بہت ہی کم ہوگا۔

لوگوں سے اصیت اٹھوانے کے لیے کچھ دواؤں بھی استعمال ہوتی ہیں

۱۔ ادیپن EVIPAN

۲۔ سکوپولامین SCOPOLAMINE

۳۔ سوڈیم امیٹال SODIUM AMYTAL

ان واقعات کو ایک عورت اڈوکی دوا استعمال کرتی تھی۔ لیکن اس نے بعد میں اپنی رائے بدل دی۔ اس کے خیال میں حقیقت عمل توہم سے آتی تھی اور ہینا ٹرم کو دوائی کا نام دے کر صرف رنگ دار پانی ہی پلا دیا جاتا تو وہ اصیت سہیجی بنا دیتا۔

افریقہ اور دوسرے غیر ترقی یافتہ ملکوں کی بات کیجیے۔ یہ بچوں کا فائدہ کیا ہے۔ جن کی طرح لوگوں میں داخل ہوتا تھا۔ اور جن زوہ فرد کسی طرح کل حقیقت بتاتا تھا۔ اور ایسے بیان بھی دے ڈالتا جس سے اس کی شہرت، عزت، وقار اور دولت کو نقصان نہ پہنچتا ہے۔ زائد دسلی میں جن زوہ افراد کو کہا جاتا تھا کہ وہ لائیکل مسائل کا حل بتائیں آج مغرب میں ہینا ٹرم سے یہ توقع رکھی جاتی ہے۔

روکسی قوم نہیب بر اقطاع نہ رکھنے کے باوجود پرے درجے کی دیم پرست اور ضعیف العقائد کہنے، اسکی وجہ شاید یہ ہے کہ عمر سے تک ہینا ٹرم بطور طریق علاج جاری رہا ہے۔

حبیب بالشریک یثیدوں پر مقتدا تھے تو بزرگوں، فاضلوں اور فیکروں میں کانام پھوس ہوئی۔ اس سے اچھے اچھے دماغ تشاشر ہوئے سپر ٹرم کیوں تشاشر نہ ہوتے۔ اور ان میں سے اکثر اپنا جرم کوئی تسلیم نہ کرتے۔

سپر دوسری بات یہ تھی کہ دسویں ٹرموں کو بڑے دلدار سے تک جیل خانہ کی تنگ ڈھاریک کو کھڑکیوں میں رکھا گیا۔ اس دوران میں انہیں یا تو کڑی جسمانی سزا دی گئی۔ یا انہیں رہا کر دینے کے جھوٹے وعدے کیئے گئے۔ اور غفلتیں دی گئیں۔ اس طرح ٹرموں نے ان کے جرموں کو تسلیم کرایا گیا۔

کیا یہ ایک ہینا ٹرم تھا۔ غلط۔ یہ تمام کہانیاں جو مغربی ملکوں کے لٹریٹ

میں جھپٹاؤں سے زیادہ دھیس۔ اور بات کہیں ثابت نہیں ہوتی کہ اتنے بڑے مقدمات میں ہینا ٹرم کو استدلال کر کے حکومت بے گناہ افراد کو جرم تسلیم کرنے پر آمادہ نہ کر لیا اور وہ سزا پا گئے۔ اس طرح اس امر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ بعض بد کردار لوگ جن کی قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے۔ کم قوت ارادی کے لوگوں و بالخصوص بھارتوں کے خلاف پر پذیر و ہینا ٹرم چھا جاتے ہیں۔ اور ان سے جرم کرواتے ہیں۔ البتہ خوف کی بات دوسری ہے۔

دراصل سارا فساد شہر زامل ترقی کا ہے۔ جس نے صرف ہینا ٹرم کے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی ہیں۔ بلکہ ہینا ٹرم کی ترقی کا راستہ روک دیا ہے۔ اگر ظاہری طور پر عمل تو نیم کے دوران معمول کوئی جرم سر انجام دیتا ہے۔ یا غلط کام کرتا ہے۔ تو یاد رکھیے اس پر اس وقت عمل تو نیم کا اثر نہیں رہا ہو۔

دوسری بات یہ بھی جاتی ہے۔ کہ کوئی مرتد معمولی عامل کی مرضی مطابق کام نہیں کرتا۔ یہ درست ہے۔ تو نیم صرف عامل کے احکام کی پیروی کا نام نہیں ہے بلکہ عمل تو نیم کے دوران معمولی کا ذہن عام حالت کے مقابلے میں زیادہ ترقی یافتہ ہوتا ہے۔

عمل تو نیم اور غریب کے عمل سے مجرموں میں اخلاقی ترقی کی حاجت ہے۔ اس کے علاوہ عمل تو نیم کے ذریعے بھولی ہوئی باتیں یاد کرائی جاسکتی ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ بھولی ہوئی باتوں میں کوئی ایسا جرم موجود ہو

سزا کے تحت ایک منہا دے

ایک بات صاف ہے کہ قوتِ ارادی کے مالک افراد سے اُن کے مرضی کے برخلاف اُن پر عمل تو نہیں کیا جاسکتا۔ اور اُن سے کوئی غلط کام نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ بڑے بڑے نعمتِ مجربوں کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

اٹھواں باب

ہیٹنٹرم اور مس مریزم کے مختلف ماہرین اور
اُن کے طریق کار

ہیٹنٹرم جہاں ایک سائنس ہے۔ وہاں ایک تحریک بھی ہے۔ کسی تحریک کے تعینات کا پتہ لگانا ہو۔ تو تحریک کے لیڈروں کے قول، بیانات، افکار اور اعلیٰ کا تجربہ کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے لکھا ہے۔ کہ ڈاکٹر ہریڈ ہیٹنٹرم کے امام ہیں۔ اور مس مریزم کے۔ لیکن یہ تحریک جب پروان چڑھی پہلی اور پھولی تو کئی ایسے صاحبِ فن اس تحریک میں شامل ہو گئے جو امام تو نہیں کہے جاسکتے۔ لیکن ان کا مقام اس تحریک میں ارفضائے اور اعلیٰ ہے۔ اس تحریک میں شامل افسانہ اور اُن کے طریق کار کا جائزہ لینے سے ہم اس فن کی تفصیلات کا کافی حد تک اندازہ کر سکیں گے۔

ڈاکٹر ہریڈ کا استفراق پیدا کرنا کا طریقہ

وہ چیز کے خلاف سے ماہر ڈاکٹر اور ہیٹنٹرم تھے۔ یعنی مریض کو عالمِ استفراق میں پہنچا کر اس کا علاج کرتے تھے۔ وہ مریض کو کرسی پر بٹھا دیتے اور سامنے

ورکشاپ گائیڈ

مصنف نیاز محمد رحیم دے
موصوفی۔ ساچن کی قمیص برصیت اور رنگ دین کی ڈھلائی۔ روشنی فورہنگ۔ دھاتوں کا امتحان عمل حرارت گیس کی بھٹیاں۔ سلیپ گینگ کا سیٹ خراو کے افزار و رنگ شین پینچ تراشی۔ ورسا سازی۔ خراو کاری، مورخ اور بھٹیاں ٹالنا اور دفنانے ڈالنے والی مشین کے متعلق مفصل بیان کی گیا ہے قیمت پانچ روپے
جہانگیر بک ڈپو۔ نوکھا بازار لاہور

اُنزکتی .

مریض کی آنکھوں کے سامنے رکھتے کہ آئینہ کا اثر ان کی آنکھوں پر پڑتا ہے۔ یہ وہ خود سامنے والی کمری بریچہ جاتے اور مریض کو دبات کرتے کہ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے۔ اپنی تمام تر توجہ ڈاکٹر صاحب آنکھوں کی طرف مبذول کر دے۔ اس طرح دونوں کی نظریں ملتے۔ وہ ماسخ سنٹ تک مریض کی آنکھوں کی دھلتے نظریں ملاتے۔ اب وہ اپنی دو انگلیاں اس طرح رکھتے کہ ان کا رخ مریض کی آنکھوں کی طرف ہوتا۔

مریض کو عام طور پر نیند آنے لگتی۔ بالخصوص کم عمر کے مریض جلد تسکین
برک عالم استغراق میں پہنچ جاتے۔۔۔۔۔ زیادہ عمر کے مریض زیادہ
دیر کے طالب ہوتے ہیں۔ اب وہ انی انگلیاں شایتے اور مریض
کو کہنے کو آئین پڑھنے کی مانند ہے اور غور آنکھیں نظروں میں نظریں ڈال رہے
آخر مریض عالم استغراق میں پہنچ جاتا۔

ڈاکٹر حسین عین کا طریقہ کار

انے بعد میں مینا ٹرم کے مشہور عامل تھے۔ ان کا شہر دودھ پور
 ایک نیچا مڑا تھا۔ پیشتر کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے اور ایڑی تھیک اور مینا ٹرم
 کی سائنس کا مشترک علاج کرتے تھے۔

وہ آئینہ کی بجائے ٹائلم میں مارجینی گھڑی استعمال کرتے تھے۔ وہ ایک میز پر آئینہ پر ایک گھڑی رکھ دیتے۔ گھڑی کی ٹھیک ٹھیک اس قابل ہوتی کہ

معمول اور فعال دونوں کو خوب سنائی دیتی۔ اب وہ معمول کو کرسی پر اس طرح بٹھاتے کہ معمول کی نظریں گھڑی پر گر گئی رہیں۔ وہ معمول کو ہدایت کرتے کہ اپنی نظریں گھڑی پر لگا ڈالے اور خود دونوں ہاتھوں سے معمول کی ہاک اور کینٹینوں کو سمیٹا لے۔ تھپانے اور بوں شور مچا دیتے۔

تمہارے ساتھ ٹھہری ہے۔ یہ ایک ایک کر رہی ہے۔ تم اس کی طرف
 وحیدان دو۔ اس میں کوئی کڑت ہے۔ جو تمہیں سلا دے گی۔ تم سو
 جاؤ گے۔ تم کوئی دے ہو۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔
 تم بیدار نہ ہو سکو گے۔ اچھا سو جاؤ۔

معمول سوچتا تھا۔ جسے وہ مظلوم غمیل کے بعد عالم بیداری میں آئے تھے۔

ڈوئیزی صاحب کا طویل طریقہ کار

اوپ نے مختلف ہارین کے طریقے پڑھے ہیں۔ لیکن ڈوئری صاحب کا طریقہ کار سب سے طویل ہے۔ اس میں بیٹن یا شدہ نہیں ہے۔ لیکن عمل طویل تر ہے۔ انہیں سوئی صد کا میاں یا ہوتی تھی۔ اگر آج کوئی عامل ڈوئری صاحب کے طریقہ کار کو اپنانا چاہے تو مندرجہ ذیل طریقہ پر عمل کرے گا۔

۱۔ عامل معمول کو کرسی پر بٹھا دے

۲۔ خود اُس کے بالمقابل کرسی پر اُس طرح بیٹھے کہ اس کے گھٹنے معمول کے گھٹنوں سے اور پاؤں پاؤں سے مل جائیں ۔

۳ عامل معمول سے کہے کہ باقی خیالات ذہن سے نکال دے اور عامل پر اعتماد کرے

۴ اب عامل معمول کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ اس طرح رکھے کہ ہتھیلیوں سے ہتھیلیاں اور انگلیاں ملتی رہیں۔ دو منٹ آپ کرے اور عامل معمول کی آنکھوں میں آنکھیں نکالے رکھے

۵ اب عامل اپنے ہاتھ چپڑا کر معمول کے سر پر رکھ دے۔ دو منٹ بعد شانوں پر لے آئے۔ دو منٹ بعد بازوؤں پر اور پھر ہاتھوں

۶ پانچ چھ بار اس طرح کرے۔

۷ آنکھ کے بعد ہاتھ سر پر لے جائے۔ گردن پر ہاتھ پھیرا ہوا۔ ریڑھ کی ہڈی اور نیچے تک پہنچا دے۔

۸ اب سر سے سینہ، پیٹ اور ناف تک ہاتھ پہنچائے۔

۹ اس عمل کو کئی بار کرے۔

۱۰ سر سے ہاتھ جسم کے نیچے لائے۔ پشت کی جانب بھی اور اگلی جانب بھی۔

معمول عالم استفراق میں پینچ جائے گا۔

مسٹر کو لکیون کا طریقہ کار

یہ طریقہ دراصل ڈونزی صاحب کے طریقہ کا اختصار ہے۔ اصول وہی ہے

لیکن غسل کو کافی حد تک مختصر کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کئی جگہ یہ تحریر کیا ہے۔ کہ وہ نیند کی فزیاوجی سے واقف ہیں۔ جب دماغ میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ تو تمدنی نیند کا آغاز ہوتا ہے۔ ان کا قول ہے کہ کیوں نہ اسی بنیاد پر استفراق کی علامت تعمیر کی جائے۔

اگر آج ان کا طریقہ کار اپنایا جائے تو عامل مندرجہ ذیل اقدامات کرے

۱ عامل معمول کو کرسی پر بٹھا دے

۲ خود اس کے سامنے بیٹھ جائے

۳ اس کی نظروں میں نظریں ڈال دے

۴ اب اپنے دونوں ہاتھ معمول کے سر پر رکھے

۵۔ ہاتھ اٹھا کر شانوں (بازوؤں) ہاتھ ٹانگوں کا بالائی حصہ اور گتھوں بلکہ پاؤں تک لائے۔

۶ اگر ساتھ ساتھ ہتھیلیاں ملتی رہیں۔

۷ بار بار اسی طرح جھائے دے۔ خواہ ہاتھ جسم سے چھوڑ سکیں لیکن رنچ ہی ہو۔

۸ کبھی صورت میں رنچ برعکس کرے

معمول بعد عالم استفراق میں پینچ جائے گا۔ اور غسل کے بعد اسے واپس لانا ہو گا۔

ڈاکٹر جے پیڈک صاحب کا طریق کار

یہ صاحب مس ریزیم کے علاوہ ایک ارد فن میں یتا تھے۔ جے ارد میں روشن خمیری کہا جاسکتا ہے۔ روشن خمیری ایک ایسا فن ہے۔ جس میں معمول دور دور کی باتیں بتا سکتا ہے۔ یہ پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے لیکن اپنے پیشہ کی بجائے روشن خمیری پیدا کرنے کے باعث مشہور ہوئے اگر اس دور میں کوئی عامل ان کی نقل کرے تو مندرجہ ذیل طور پر عمل کرے

- ۱۔ معمول کو کرسی پر بٹھائیں
- ۲۔ خود اس کے بال مقابل ارد خمی کرسی پر بیٹھیں
- ۳۔ معمول کے دونوں ہاتھوں کو بائیں ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیں
- ۴۔ دایاں ہاتھ معمول کی پیشانی پر رکھ دیں
- ۵۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور بالکل بانٹھ کر دیکھیں
- ۶۔ کم عمر معمول کو اس طرح عالم استفراق میں پہنچایا جاسکے گا۔
- ۷۔ زیادہ عمر کے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے دو آنکھیاں کریں اور اپنے سینے تک لائیں۔
- ۸۔ بار بار یہی عمل کریں

ڈاکٹر ڈاڈ کا طریقہ کار

یہ پنپاشرم اور مس ریزیم کی اعلیٰ درجے کے پیشہ کے لیے تھے۔ اور معمول کو عالم

استفراق میں پہنچا دیتے۔ ان کا پہلا طریقہ ڈاکٹر پیڈک صاحب بتاتے ہیں اس لیے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرے طریقے تو اگر کوئی عامل آج اپنانے تو اس کی رہنمائی مندرجہ ذیل الفاظ میں ملے گی۔

- ۱۔ معمول کو کرسی پر بٹھائیں
- ۲۔ خود اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ جائیں۔
- ۳۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے معمول کی ایک ہتھیلی دبائیں۔
- ۴۔ معمول کی نظروں میں نظریں گاڑ دیں اور بالکل بانٹھ کر دیکھیں
- ۵۔ دایاں ہاتھ کی دو انگلیاں معمول کی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور نفیہ اربعہ دور کریں۔
- ۶۔ سپر آنکھوں سے تم معمول کے سامنے پکڑ لگائیں
- ۷۔ دس منٹ تک معمول عالم استفراق میں پہنچ جائے گا۔ پھر اُسے عالم استفراق سے باہر لانا ہوگا۔

ڈاکٹر حبیب حسن کا طریقہ کار

یہ صاحب بھی پنپاشرم تھے اور اپنے مس ریزیم کے طریقہ کار کے علاوہ شروع میں خمیش بھی دیتے تھے۔ ان کا طریق کار عام بارہن پنپاشرم سے تقابلاً ہے جو عامل ان کا طریق کار اپنانا چاہیے۔ اس کی رہنمائی مندرجہ ذیل الفاظ میں کی جاتی ہے۔

- ۱۔ معمول کو آرام کرسی پر بٹھادیں۔

۲ عامل اُس کے سامنے کرسی پر بیٹھ جائے اور معمول سے کہے کردہ اس پر اقامت اور اپنی تمام تر توجہ اُن کی طرف مبذول کر دے

۳۔ اب وہ معمول کی نظروں میں نظری ڈال دو اور معمول کو ہدایت کریں کہ وہ آپ کی طرف غور سے دیکھے

۴ دل نشیں اور پُر تاثیر لہجہ میں باتیں کریں

۵ جھگڑے وہیں جو داغ سے شاذ اور سینہ کی طرف ہوں

۶ جب ذرا اثر شروع ہو تو مشورہ دیں

تم سونا چاہتے ہو۔ تمہاری آنکھوں میں غار سا محسوس ہوتا ہے تم نیند میں ڈوب جانا چاہتے ہو۔ بہتیں نیند آ رہی ہے سو جاؤ۔ سیٹی آؤ گے اور نیند میں میاں موجود ہوں۔ جیس کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

معمول کے مشکبیں بند کرتے ہی اُس کا کرسی کی پشت پر لگا دیں۔ اب وہ عالم استغراق میں ہے۔ اُسے عالم استغراق سے باہر بھی لانا ہوگا۔

ڈاکٹر جیس کا طریقہ کار۔

ڈاکٹر صاحب بشر کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ اُن کا دعوے تھا کہ اُن کے ہاتھوں میں ایسی قوت تھی جو مریضوں کے اندر منتقل کر دی ہاتھ تو مریض شفا یاب ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی قوت کو مریضوں کا مرض دور کرنے یا اُس میں کمی کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ لیکن اپنے ظاہری ٹھٹھا باٹھ

اور طریق کار میں عجیب شانِ عالی اور ہندی کا مظاہرہ کرتے جس سے عام مریض پیسے ہی مرعوب ہو جاتا۔ وہ انہیں عام افراد سے بلند اور زبردست شخصیت خیال کر کے مسح ہو جاتا۔

جو عامل اس طریقہ کو اپنانا چاہیں وہ پہلے تسلی کریں

۱۔ کیا عامل کی ظاہری شخصیت عام افراد سے بلند ہے۔ (یعنی قد و قامت،

رنگت، تعلیم، طریق، گفتار، رکھ رکھاؤ میں وہ ارفع و اعلیٰ ہے

۲ کیا اُن کے مطلب سے شانِ کمکت ٹپکتا ہے۔ اور سامانِ ظاہری اس کا مظہر ہے۔

۳ کیا اُن کی شہرت بے داغ ہے اور معاشرہ انہیں بلند مقام دیتا ہے۔ اگر عامل کو تسلی ہے تو مندرجہ ذیل قدم اٹھائے۔

۱ معمول کو کرسی پر بیٹھائے۔ بہتر ہے کہ یہ آرام کر رہی ہو۔

۲ خود سامنے بڑی قیمتی کرسی پر بیٹھے۔

۳ معمول کو یقین دلانے کے کُر اُس کے ہاتھوں میں ایک زبردست قوت موجود ہے۔ وہ عام افراد کے ہاتھ کپڑے کی طرح افراد کو نیند آجاتی ہے۔

قدرت نے یہ قوت فائدہ عوام کے لیے رکھی ہے۔ تاکہ میں اُن کو بیماریوں سے شفا یاب کر سکوں

۴ جب معمول ذرا مسح ہو جائے تو اُس کے ہاتھوں کو کپڑے کر دیا جائے۔ وہ مزید مسح ہو جائے گا۔ تو پھر جیس کوئی قوت میرے ہاتھوں سے تمہارے

نے انہیں بھی ایسی ہی خفیہ قوت سے نوازا ہے۔ جس کا انہیں پہلے احساس ہی نہ تھا۔ انہوں نے اپنا طبعی علاج بدل ڈالا اور اس قوت کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے لگے۔

اب وہ چین سے باہر گئے۔ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے عوام درگند قحطاً داخل۔ پروفیسر اور ڈاکٹر ان کے گرد اکٹھا ہو گئے۔ وہ ان کے عمل پر حیران تھے۔ پھر وہ فرانس چلے گئے۔ جہاں انہوں نے اپنے فن کو مظاہرہ کیا اور اپنی طاقت کا لوہا قحطاً اور فضا سے منوالیا۔ اس بات کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اور کمیشن کا تذکرہ بھی کر دیا گیا۔ آج کوئی عامل ایسی قوت کا دعوے نہیں کرتا۔ اس لیے ڈاکٹر انتھونی مس مرکا طریقہ کار تفصیلاً پیش نہیں کیا جاتا

مس مرینم کا پانی تیار کرنے کا طریقہ

اسی کتاب میں ایک جگہ تحریر ہے کہ ۱۹۵۹ء میں ایک فوجی افسر اپنے ہاتھوں میں شفا کی قوت کا دعوے کرتے تھے اور اپنا ہاتھ روز پانی کے ٹب میں ڈال دیتے۔ پانی کا ریب راجہ بانزارا ولینڈی میں رکھ دیا جاتا اور عوام اس سے مستفید ہوتے۔ ڈاکٹر لوئیس نے سب سے پہلے اس قسم کا پانی تیار کیا۔ یہاں ہم ایسا ہی پانی جسے مس مرینم کا پانی کہا جاتا ہے۔ بنانا کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں۔

۱۔ صرف وہی عامل پانی تیار کرے۔ جس کو اپنے فن۔ اور اپنی شہرت پر

ہاتھوں میں منتقل ہوئی جواب اثبات میں ملے گا۔

۵۔ اب معمول کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیں اور یہ مشورے دیں میری انگلیاں تمہاری انگلیوں میں پوسٹ ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔

اب تم انہیں علیحدہ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ میری قوت

تمہارے ہاتھوں کے ذریعے تمہارے جسم میں منتقل ہو رہی ہے

یہ کلام اور سردی کی قوت ہے۔ دنیا کی پریشانیاں دور کرتی

ہے۔ جیسے سینہ لاتی ہے۔ تم بھی سو جاؤ گے۔۔۔۔۔

..... تمہاری انگلیاں جو حمل ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔ تم

سونا جانتے ہو۔ سونا اب سو رہے ہو۔

معمول کی آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ وہ عالم استغراق میں پڑ جائے گا۔

جہاں سے اسے عالم بیلیدی میں لانا ہو گا۔

ڈاکٹر انتھونی مس مرکا طریقہ کار

ڈاکٹر صاحب پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ انہیں علم اودیا اور طبابت کی تعلیم کے بعد انہیں ڈاکٹری کی اول کلاس سند ملی۔ وہ کافی دیر ریٹائرس کرتے تھے۔ تھے کہ وہ ایک عیسائی سے متاثر ہوئے۔ جو یہ دعوے کرتا تھا کہ اسکے پاس روحانی قوت متعاطیں موجود ہے اور اسی طاقت کی بناء پر وہ علاج کرتا تھا۔

ڈاکٹر انتھونی اس سر نے اپنی قوت کا جائزہ لیا اور انہیں معلوم ہوا کہ قدرت

۱۔ اقلید ہو۔
۲۔ مسوں کی نفوذ کے سامنے سحر ہو جاتے ہوں اور عالم استغراق میں

پہنچ جاتے ہوں
۳۔ اُسے پانی اور پانی سے گئے والی بیماریوں کا علم ہو۔ اُسے صاف پانی
کی اہمیت اور اُسکی نفاست۔ صفائی اور پاکیزگی کا بخوبی علم ہو۔
۴۔ بایں ہاتھ میں صاف پانی کا گلاس لیں۔

۵۔ دائیں ہاتھ کی انگلیاں اُس پر رکھ دو۔ لیکن پورے پانی کو نہ چھو
سکیں۔

۶۔ خیال دل میں لاؤ کہ تمہاری قوت انگلیوں کے ذریعے پانی میں جا
رہا ہے۔

۷۔ مراقبہ کریں خود کو مشن دین کہ قوت پانی میں منتقل ہو رہی ہے۔

۸۔ ہمیں خود احساس ہو جائے گا کہ کافی قوت پانی میں جا چکی ہے۔
اِس پانی کو صاف بوتلوں میں بند کر لیں۔ اور گھر کے الگ سے
میں رکھیں۔ جہاں دعوایں ادا ہوتی ہو۔

۹۔ مہتر یہ کہے کہ اب کشید اس کام کے لیے استعمال کیا جائے اور جس
بوتل میں پانی سٹور کیا جائے۔ اُسے بار بار گرم پانی سے ابال لیا
جائے۔ اس طرح مس مریم داسے پانی میں جو اہم تردد شہ نہ پا
سکیں گے۔ اور پانی بڑی مدت تک مطلب میں بڑا رہے گا۔ اگر
مطلب میں ریفری جبریل ہو تو سب اچھا ہے۔ ایسا پانی اُس میں رکھا ہے

اس پانی کا استعمال ہسپتالزم اور مس مریم کے ذریعہ علاج کے ابواب میں
اُسے گا۔
اگر پانی سے مہتر کرنے لگے تو اسے پھینک دیا جائے اور دنیا تیار کیا جائے
عام قسم کے عامل تجربہ کار عاموں سے تیار کر رکھیں

صنعت و حرفت کے قیمتی راز

یہ صنعت کاروں اور کم سرمایہ داروں کی بھی بہت سی کتاب۔ اس میں خوشبو
دار پودے۔ تیل عطریات۔ بناسنی۔ لکھی۔ برتن جوڑنے کا مصالحہ
باضہ کی گولیاں۔ کھانڈ کی گولیاں۔ ہر قسم کی جی بنانے۔ بے شمار مہجن
خضاب۔ مٹھے۔ مجھڑاتیں۔ چہرہ کے لیے کریم اور ہر قسم کی سیاحیاں
بنانا۔ قیمتیں میں روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

جہاں گیر یک ڈپو۔ نو لکھا بازار لاہور

نواں باب

ہیاض کے ابتدائی تجربات

ہیاض ایک سائنس ہے جس طرح طبیعیات کیسا۔ فزیالوجی یا حیوانات کی سائنسوں میں سائنس دان اور سائنس دان کا ایک خاص حد تک میاری ہونا لازم ہے۔ اس طرح سائنس دان اور سائنس دان بھی میاری انسان ہونے لازم ہیں۔

عامل کی خوبیاں : عام میں مندرجہ ذیل خوبیاں اور صفات لازم ہیں۔

۱. طاقت دیر، جوان، صحت مند، پاک طبع اور نفیس رچان رکھتا ہو۔
۲. نیک طبع ہو۔ مدی سے گریز کرتے۔
۳. اپنے خیالات کو ایک نکتہ پر اکٹھا کر سکے۔
۴. سو فہم مند ہو۔ بزدل اور بے وقوف نہ ہو۔ بکڑ اور قوت ارادی کا مالک ہو۔
۵. طبع متوازن کا مالک ہو۔ گہرائی کے طبع نہ ہو اور شکل حالات میں صبر کا دامن نہ چھوڑے۔

۵ انسان جسم کی اناٹومی اور فزیالوجی جانتا ہو۔ بالخصوص سر اور کھوپڑی کے علم پر مبنی ہو۔

۶ کم گہرا نہ چاہیے۔ لیکن صحیح مقام پر صحیح بات کرنے کا سلیقہ رکھتا ہو۔

۷ خوش خلق ہو۔ لیکن مخاطب کو ایک تھرسے آگے نہ بڑھے دیں

۸ اپنے فن کے دوران اور اپنے مشن میں ایمان دارانہ رویہ رکھے دوسرے سے غلط فہمی استفادہ کی کوشش نہ کرے۔ اور

دوسرے اس کی سادھ پر اعتبار کریں۔ کج فہم نہ ہو۔

۹ صحت اور صفائی کا خیال رکھے۔ خوش پوش اور خوش خوراک ہو۔

۱۰ آواز میں شیرینی اور الفاظ میں سلامت اور اثر ہو۔

۱۱ اپنے فن کی تفصیلات کو اپنے دل کے اندر رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

معمول کی صفات : (۱) جوانی کی حدود میں قدم رکھ رہا ہو۔

۲ صحت مند ہو۔ خون کی پیدائش اس وقت زیادہ ہو۔

۳ ذرا سنجیدہ ہو۔ متوازن خیالات کا مالک ہو۔

۴ گھڑی میں تولد اور گھڑی میں ماشہ طبع نہ رکھے۔

۵ دوسروں کی طبع سے متاثر ہو سکتا ہو۔

۷ روحانی باتوں پر یقین رکھتا ہو۔ جوان، عورتیں اچھا معمول ثابت ہوتی ہیں۔

۸ دوسرے کے حکم پر کام کرنے کا عادی ہو۔

۹ غلیق اور بامروت ہو۔

۱۰ عامل سے متاثر ہو۔ اگر عامل کے احکام کی پیروی کر چکا ہو تو زیادہ بہتر معمول ثابت ہوگا۔ اسے عامل پر اعتقاد ہو۔

۱۱ اس کا ذہن بہت سی برائیاں کی آماجگاہ نہ ہو۔ کئی افسردہ اچھے معمول ثابت نہیں ہوتے۔ شکل

طویل یقین، صحنی اقدار پر یقین نہ رکھنے والا مٹ و صرم اور غصیل و آوارہ مند جو ذلیل طباع اچھا معمول ثابت ہوتی ہیں۔

جوان، گوری اور خوبصورت عورتیں۔ وہ عورتیں جو روحانیت پر یقین رکھتی ہوں۔ پیروں فقیروں کی فاکل ہوں۔ نیلی اکھوں والی عورتیں بہتر ہیں

باہوں والی عورتیں نازک جسم اور ملائم جلد والی مردوں میں جوان اور خوبصورت نیچے جو پیروں فقیروں سے جلد

متاثر ہو جاتے ہیں۔ روحانیت پر یقین رکھتے ہیں۔ پیروں فقیروں کا حکم مانتے ہیں۔ یادہ نیچے جو نئی چیز سے استفادہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ باریک باہوں اور نازک اور ملائم جلد والے

عورت بطور عامل

ہر چند پناشرم اندس مریم میں مرد عاملوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن عورت کے عامل ہونے میں کوئی باک نہیں ہے۔ صرف یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی شخصیت سے معمول کو متاثر کر سکے۔ بالخصوص جب معمول مرد ہو تو عورت عامل کو اپنے اور بہت اقتدار کرنا ہوگا۔

اُس میدان میں قدم رکھنے سے بہتر عامل یہ ہے عامل کا پہلا عمل اس کے لئے کہ اس میں مندرجہ بالا صفات موجود ہیں اگر موجود ہیں تو سانس کی اس دنیا میں قدم رکھتے وقت حصول روزگار کے کئی اور طریقے موجود ہیں۔ اس ملک میں عام طور پر آوارہ مساج گھر سے بھاگے ہوئے۔ زندگی میں ناکام، نیم خواندہ، بہت ترش رو اور کچھ پناشرم کو اپنا کریر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سانس یا فن کتنا ہی اچھے اور اچھے کیوں نہ ہو۔ اس کا معیار صرف وہی لوگ قائم رکھ سکتے ہیں جو خود معیار کے حامل ہوں۔ اس لیے لازم ہے کہ ایک خاص معیار کے حامل تو جوان اس سانس میں قدم رکھیں۔

نیکو کو پختہ کرنا: پناشرم کا بنیادی عمل ہے مندرجہ ذیل تشریح کے مطابق عمل کریں

۱۔ ایک بڑا آئینہ لیں اور ایک انگ کمرے میں رکھیں جس میں دوسروں کا

گزر نہ ہو۔
۲۔ اگر کمرہ ذرا تاریک ہو مگر آئینہ پر پوری روشنی پڑتی ہو تو بہتر ہے۔
۳۔ سب سے دن اس میں پانچ منٹ نظر جا کر دیکھیں اس دوران ہلکے
نچھکیں۔

۴۔ دوسرے دن میں پانچ منٹ اسی طور پر دیکھیں
۵۔ تیسرے دن میں عین غفل کریں۔

۶۔ چوتھے دن میں عین غفل کریں

۷۔ اگر پانچویں دن پانچ منٹ پر پوری طرح قادر ہو چکے ہوں تو
وقت بڑھا کر چھ منٹ کر دیں۔ ورنہ پھر منٹ دیکھیں۔

۸۔ ایک ہفتے میں پانچ منٹ کی مشق ہر فرد مکمل کر لیتا ہے۔

۹۔ اگلے بعد ایک منٹ روز بڑھایا جائے۔

۱۰۔ دوسرے ہفتے کے آخر میں پندرہ منٹ تک پہنچ جائے۔

۱۱۔ تیسرے ہفتے کے آخر میں بیس منٹ مکمل کر لے

۱۲۔ چوتھے ہفتے کے آخر میں پچیس منٹ تا اٹھائیس منٹ تک یہ عمل
جاری رکھا جائے۔

۱۳۔ ایک ماہ تک تیس منٹ مکمل کریں۔

آپنی مشق کریں کہ بیس منٹ تک آئینہ میں دیکھنے سے ہلکے نہ چھکیں
پڑے۔ آنکھوں پر زبرد نہ پڑے اور آنکھوں سے پانی جاری نہ ہو
اب آپ دوسروں کو دیکھیں گے تو اپنی نگاہ کا اثر ان پر ڈال سکیں گے

نگاہ میں آنا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ جس طرف دیکھیں گے۔ آپ کی نگاہ کا اثر
کام کر جائے گا۔ معمول کو تسخیر کرنے میں پختہ کار نگاہ بہت بڑی بنیاد ثابت
ہوتی ہے۔

مسٹر لارنس ورٹن کے ابتدائی تجربات: دوسری سامروں کی

طرح میں بھی مختلف ماہرین کا اپنا اپنا طریق کار ہے۔ اصولی طور پر مختلف طریق
کے طریق ہائے کار ایک جیسے ہوتے ہیں۔ لیکن تفصیلات میں قدرے فرق ہوتا
ہے۔ مسٹر لارنس ورٹن اپنے تجربات ابتدائی کا مندرجہ ذیل الفاظ میں
ذکر کرتے ہیں۔

پہلا تجربہ معمول کو کشتی کا احساس دلانا

میں اپنے معمول کو بدایت کن ہوں کہ اپنی پشت میری جانب کر کے کھڑا ہو جائے
اگر عورت ہو تو کھڑی ہو جائے۔ اور اپنی آنکھیں بند کرے۔ میں اب معمول کو سمجھتا ہوں
دیتا ہوں کہ وہ محسوس کرے کہ وہ ایک کشتی کے اندر کھڑا ہے کشتی پانی میں
ہے۔ اور وہ اُس سے بائیں ہتی ہے۔ اب کشتی چل پڑی ہے۔ اور گول چکر لگا رہی
ہے۔ خیال کیجیے کہ کشتی میں آپ موجود ہیں۔ اور کشتی پانی میں چکر لگا رہی
ہے۔ صاحب کشتی گھوم رہی ہے۔ اور آپ اُس میں موجود ہیں۔
چند منٹ کے اندر معمول کو کھڑا نہ لگتا ہے۔ اُسے سبھی مرض کی
علامات بھی آتی ہیں۔ اب میں اسے حکم دیتا ہوں کہ اپنی آنکھیں کھول لے

آپ اندازہ کریں کہ مجتن حركات وسكنات پر كس طرح اثر انداز ہوتی ہیں

دوسرا تجربہ بازوؤں کی قوت ختم کرنا

میں ایک ہوائی بندوق لیتا ہوں اور دیکھتا ہوں اسے اپنے بڑے ایک سرے سے ٹکا دیتا ہوں۔ اب میں اپنے معمولی کر مجتن دیتا ہوں کہ یوں محسوس کرے اس کے بازو بھی اس طرح رہی سے ٹکے ہوئے ہیں جس طرح بندوق اب دیکھتے ہیں اپنا ہاتھ بندوق کے نیچے رکھتا ہوں۔ مجھے اس کا وزن محسوس ہوتا ہے۔ اگر میں ہاتھ ہٹا لیتا ہوں تو بندوق گر پڑتی ہے۔ اگر میں اپنا ہاتھ ہٹاؤں تو بندوق نہیں رہتی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے بازوؤں کو بھی بندوق کی طرح محسوس کریں۔ ان پر زور نہ دیں۔

کیا آپ نے فیصلہ کر لیا ہے؟

اگر معمولی ثابت میں جواب دے تو میں اس کا ایک بازو اٹھاتا۔ عام طور پر معمول ہاتھ اٹھانے میں میری مدد کرتا ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ بازو کا وزن کم ہو گیا ہے۔ لیکن کمال یہ ہونا چاہیے کہ بازو بے جان محسوس ہو اب میں دوسرا قدم اٹھاتا ہوں۔ میں معمول کو مجتن دیتا ہوں کہ وہ میری مرضی کو سمجھے اور بازو اٹھانے اور گرانے کی خود سعی کرے۔ اس طرح معمول از خود بازو اس طرح اٹھاتا اور گرتا ہے کہ اس میں وزن نہیں ہوتا

تیسرا تجربہ معمول کو آگے گرنے کا عمل

معمول کو کھینچ کر انکھوں سے اپنے سامنے کھڑا کرتا ہوں۔ اور اس کی آنکھوں

میں آنکھیں کھڑ دیتا ہوں۔ دل میں بار بار کہتا ہوں۔ تمہیں وہی کچھ کرنا چاہیے

جو میں کہتا ہوں

دو تین منٹ آنکھیں مڑانے کے بعد دونوں ہاتھ معمول کی کپٹوں پر رکھ دیتا ہوں اور ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیتا ہوں۔ اس وقت بائیں ٹانگ آگے ہوتی ہے۔ ہاتھوں کو کپٹوں سے اٹھا کر آنکھوں کے سامنے لیتا ہوں اور پھر رکھ دیتا ہوں۔

اب میں آہستہ آہستہ ہاتھ ہٹا کر معمول سے کہتا ہوں۔ دیکھو تم میں آگے گرنے کی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ تم آگے گرنے ہو۔ تم آگے گرنا چاہتے ہو۔ تم گر دو گے تم اس سے باز نہیں رہنا چاہو۔ تو بازو رکھو گے۔ اب گرے۔ اب گرے مشورہ یہاں تک ختم ہو جائے گا۔ معمول میں گرنے کی خواہش ہوگی۔ دو آگے گرنے لگے گا۔ لیکن میں بھی چوکتا ہوں۔ میں اس وقت سے مشیت ہی اپنی بائیں ٹانگ چپے ہٹا دیتا ہوں اور جو نیچے معمول گرنے لگے اس سے ہاتھوں میں تمام لیتا ہوں

چوتھا تجربہ معمول کو پیچھے گرنے کا عمل

میں معمول کو ہٹا دیتا ہوں کہ اپنی پشت میری جانب کرے اور آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو جائے۔ پھر میں کہتا ہوں۔ چند منٹ میں تمہیں ایک نئی حیات و دلگاہی دل میں خیال لانا کہ میں بھی جانب گر رہا ہوں۔ سب کا کہ تم بھی یوں کرنا کہ مجھے خوش کرنے کے لیے پیچھے گر دو۔ اپنے ذہن میں خیالات کو نہ ٹکڑ کر دو۔ صرف تم ہیے خیالات اور شعور کی مخالفت نہ کر دو۔ جب تم گرنے لگو گے تو میں جہیں

تھام لوں گا اور تمہیں کوئی چوٹ نہیں آئے گی۔ اب تم اپنا سارا بچا اٹھاؤ۔ تمہاری آنکھیں بند ہو چکی ہیں۔

میں اپنی بائیں ٹانگ کو اگے بڑھا دیتا ہوں۔ اور دائیں ٹانگ کو معمول کے پیچھے رکھتا ہوں۔ اب میں ہاتھوں کی انگلیوں کو معمول کی گپٹوں پر رکھتا ہوں اور معمول سے کہتا ہوں

خیال کرو۔ تم مجھے کی جانب گر رہے ہو۔

میرے ہاتھ ابھی گپٹوں پر چوتے ہیں کہ میں کہتا ہوں

فرازا میں لاؤ۔ تم پیچھے گر رہے ہو۔

اب میں ہاتھ مجھے لاتا ہوں۔ تم پیچھے گر رہے ہو۔ تم گر رہے ہو۔

ہاتھ اٹھاتے ہی معمول روکھڑا ہوتا ہے۔ وہ کچھ مجھے گرتے گھٹتا ہے کہ اسے تھام لیا جاتا ہے۔ اگر تھاما نہ جائے تو گر پڑتا ہے۔ گرنے پر چوٹ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لیے میں اسے گرنے نہیں دیتا۔

اگر معمول نگرے تو کبھی معمول نے گرنے کے خطرے کو اپنے دل میں بٹھالیا اور اس طرح آپ کے مشورہ دل کے خلاف دیوار قائم کر لی تھی۔ ایسے معمول پر دوبارہ تجربہ کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ دل سے گرنے کا خطرہ دوسرے

پانچواں تجربہ ہاتھوں کو باندھنا

میں معمول کو ہدایت کرتا ہوں کہ سامنے آکر کھڑا ہو جائے۔ میں اسکی آنکھوں

میں آنکھیں ڈال دیتا ہوں۔ اور چند منٹ اسکی آنکھوں میں آنکھیں کاڑھے رکھتا ہوں۔ اس کے بعد اسے سشورہ دیتا ہوں کہ اپنا ہاتھ اگے بڑھائے اس کا بازو سپردھا ہو۔ اس میں غم نہ ہو۔ میں اپنا بازو اٹھائے بڑھاتا ہوں اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے کر کہتا ہوں۔

دیکھو میرے ہاتھوں میں یہ حالت ہے کہ گری گوند لگ گئی ہے۔ تم اگر چاہو بھی تو اپنا ہاتھ چھڑا نہیں سکتے۔ یہ بہت بڑی طرح بکڑ گیا ہے۔

اب میں کہتا ہوں دیکھو اپنے ہاتھ کو علیحدہ کر دیکھو۔ تم ناکام رہ گے۔ معمول ناکام رہتا ہے۔ تجربہ ختم کرنے سے بہتر میں کہتا ہوں دیکھو۔ تم ہاتھ علیحدہ کر سکو گے۔ لیکن جب تک میں تین تک گنتی مکمل کر لوں گا۔

ایک۔ دو تین۔

ہاتھ الگ ہو جائے

تجربہ کی ایک اور صورت یہ بھی ہے۔

میں اپنے دونوں ہاتھ لا دیتا ہوں۔ معمول بھی الپ ہکا کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دیکھو میرے اور تمہارے ہاتھ اس طرح چسپاں ہو گئے ہیں کہ گویا گوند لگ گئی ہو۔ میں انہیں علیحدہ نہیں کر سکتا لہٰذا تم کہتے ہو۔ معمول انہیں الگ کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

اب میں مشورہ دیتا ہوں کہ پرتین گھنٹے کے بعد ممکن ہو سکے گا۔ میں

گستاہوں۔ ایک۔ دو۔ تین۔ میرے ہاتھ علیحدہ ہو جائے ہیں اور معمول کبھی

چھٹا تجربہ غلط احساس پیدا کرنا

غلط تعداد میں مول انگلیوں میں انگلیوں کا ڈوبنا ہوں اور اسے
کسی پریشان دیتا ہوں۔ سچر دایت کتابوں کو اپنی انگلیوں بند کرے اور
ایک ہاتھ کی ہتھیلی اچھے بڑھارے۔ میں اپنی دو انگلیوں کو کلک اس حالت میں
ہتھیلی پر رکھ دیتا ہوں

اب ان انگلیوں کے درمیان کوئی گولی چیز مثلاً شیخے کا بنا پیرتا
ہوں اور حال سے پوچھتا ہوں۔ بٹے کتنے ہیں۔

دو مول جواب دیتا ہے۔

انگلیوں کو داب گنز

بنا ایک ہی ہے مول جواب دیتا ہے۔

ساتواں تجربہ گرمی کا احساس

اب میں مول کو حکم دیتا ہوں کہ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھ دے
جب یہ مکمل ہو جاتا ہے تو میں مول کو بتاتا ہوں کہ دیکھو میری انگلی
کتنی گرم ہوئے والی ہے۔ اب بن دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بند کر دیتا ہوں۔ صرف
ایک انگلی باقی رہتی ہے۔ میں ہتھیلی اور انگلی کو اسی حالت میں مول کی انگلیوں
کے ساتھ سے جاتا ہوں۔ اور مول انگلی پر انگلیوں کا ٹرے رکھتا ہے۔
دیکھو میری انگلی کی طرف۔

یہ گرم ہو رہی ہے۔

یہ گرم ہوا چاہتی ہے

یہ گرم ہو چکی ہے

میں ہتھیلی اور انگلی نیچے لاتا ہوں اور مول کی ہتھیلی چھتا ہوں۔ مول
رہک کر ہاتھ پیچھے کھینچ لیتا ہوں گویا گرم دیکھتے ہوئے ٹرے سے جل
گیا ہو۔

آٹھواں تجربہ درد و درد کرنے کا احساس

میں اب اسے ششہ دیتا ہوں کہ انگلی گرم ہونا معض عارضی کیفیت
تھی۔ اب انگلی میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو رہی کہ جو نہ صرف درد کا احساس
شادیج بلکہ درد کا درد مان بن جائے گی۔

دیکھو۔ تہا رہی انگلی گرم نہیں رہی

دو ہتھیلی سے درد دور کر دیجی

اسے ہتھیلی کی جلی ہوئی جگہ پر لگاؤ

درد دور ہو رہا ہے

درد کی بجائے خوشگوار کیفیت معلوم ہوتی ہے۔

اس طرح مول کا درد جاتا رہے گا۔ اور وہ لذت سی محسوس کرے

انگل ٹھنڈی کرنا

اب میں مشورہ دیتا ہوں کہ انگل ٹھنڈی ہو رہی ہے
انگل باقی جسم کے مقابلے میں بہت ٹھنڈی ہے۔

تم اس سے متنبہ ہو جاؤ
معمول محسوس کرتا ہے کہ انگل ٹھنڈی ہو گئی ہے۔

نوال تجربہ نبض میں تیزی پیدا کرنا

میں معمول سے کہتا ہوں کہ اپنی نبض محسوس کرے۔ سپر میں مشورہ

دیتا ہوں

اپنی نبض کی رفتار تیز ہو رہی ہے

وہ ۶۰ فی منٹ سے بڑھ رہی ہے۔

وہ کافی بڑھ چکی ہے

ذرا گن دیکھیں

معمول نبض گشتا ہے۔ نبض کی رفتار بڑھ چکی ہے۔ معمول گھبرا

ہے۔ لیکن میں اسے تسلیم دیتا ہوں

نبض میں کمی کرنا

اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دیتا ہوں۔ معمول میری طرف متوجہ ہے

میں مشورہ دیتا ہوں دیکھو.....

تیس روزہ فاری عارضی تھی

تم اچھے بچے ہو۔ صحت مند ہو

تمہاری نبض ۷۲ فی منٹ ہوئی چاہیے

تمہاری نبض اصل رفتار پر آ رہی ہے

اب وہ آچکی ہے..... نبض اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے

مسٹر لائوس اور میں ان کو ابتدائی تجربات کہتا ہے اور معمول کو عمل

تعمیم کے لیے تیار کرتا ہے۔ بیکہ معمول چپسل تنویم طاری ہو جاتا ہے

یہ تجربات ابتدائی ہیں۔ لیکن بڑے بڑے معمول کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔

تو دوسرے ماہرین بھی اسی طرح کے عمل کرتے ہیں۔ جن میں ابتدائی

مندرجہ ذیل ہیں۔

اعصاب کو معمول بنانا کا عمل

ایک فرد یا زیادہ افراد خواہ وہ نوجوان مرد ہوں یا عورتیں ان پر

عمل کیا جاتا ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ انہیں آرام کر سکیں پر بٹھا دیں۔ ان کی لپٹ کر سی سے لگی ہو اور

ٹانگیں زمین پر رکھی ہوں۔

۲۔ وہ عامل کی طرف متوجہ ہو جائیں

۳۔ اب ان کے سامنے تجربہ کی غرض و غایت بیان کریں اور کہیں تنویدی

دیریں وہ ایک نئی بات اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

- ۴ ان کو مشورہ دیں کہ اپنے ہاتھ زانوں پر رکھیں۔
 ۵ انہیں مشورہ دیں کہ اپنے ہاتھ سیدھے اور ٹٹے باری باری اٹھائیں
 اس طرح گرائیں جس طرح کوئی بے جان چیز گرتی ہے۔
 ۶ ان کی آنکھوں میں آنکھیں لگاڑے رکھیں اور ہر معمول چھ مرتبہ یہ عمل
 کرے۔

اب آپ ہر معمول کے پاس جائیں۔ ہاتھ بے جان چیز کی طرح نیچے
 گر پڑے گا۔
 اب عامل انہیں کہے کہ دیکھیں میں نے ہاتھوں کو بے جان کر دیا ہے
 اب حرف تمہارے ہاتھوں پر نہیں۔

تمہارے دماغ پر اثر کیا جائے گا۔

تمہارا دماغ تمہیں تن آسان اور آرام طلب بنادیا ہے۔

تمہارے ہاتھ کوئی بوٹی شاخ کی طرح گرتے ہیں۔

اب تم دماغی طور پر سو رہے ہو جیسے ہو۔

تم کو دماغی معمول ہو گیا ہے۔

اچھا بھلا انسان معمول بن گیا۔

مسٹر لارنس اورٹن کے تجربات اگر اس کیفیت کے بعد کیے جائیں تو
 بہتر ہیں۔ معمول کا دماغ معمول ہو چکا ہے۔ اور عامل کے ہر حکم پر چلتا ہے

آنکھیں بند کرنے کا عمل

معمول کی آنکھیں بند کرنے کا عمل بھی ابتدائی عمل کی صف میں آتا
 ہے۔ اگر مندرجہ بالا معمول معمول مل جائے تو بہت آسانی رہتی ہے۔ اس
 مہین میں مندرجہ ذیل طریق کار اختیار کریں۔

- ۱۔ جبوں کو کہیں کہ عامل کی آنکھوں میں آنکھیں لگاڑے
 ۲۔ نصف منٹ یہ صدمت قائم رہے۔ اس دوران میں عامل آنکھیں نہ
 جھپکے۔

۳۔ اب عامل اپنے ہاتھوں سے جبوں کی آنکھیں بند کر دے اور کہے
 ۴۔ ۱۔ اپنی توجہ میری طرف مبذول کر دو۔

ب۔ کوئی خیال دل میں نہ لاؤ۔

ج۔ میرے ہاتھ تمہاری آنکھوں پر ہیں

د میں انہیں بٹا دیتا ہوں

و میں انہیں بٹا رہا ہوں

س اب تم آنکھیں نہ کھول سکو گے۔

من تمہاری آنکھیں اس طرح بند ہو چکی ہیں کہ یہ کھل نہ سکیں گے۔

معمول آنکھیں نہیں کھول سکتا۔

پھر عامل معمول کو یقین دلائے کہ ہر مرحلہ عارضی تھا۔ یہ آنکھیں کھل

جائیں گی۔ جلد بہت جلد حرف تین تک شمار ہو گا۔

ایک
دو
تیناب انہیں کھولے
کھول بھی دیجئےمعمول انہیں کھول دیتا ہے۔
مندرجہ بالا تجربات ابتدائی ہیں

ریڈیو تکنیک

سٹی ایڈیٹرز دوسرے امتحانات کے لیے نہایت اعلیٰ کتاب
جس میں ہر قسم کے ریڈیو کی مرمت ان کے سرکٹ اور ان کے بنیادی اصولوں
کی پوری واقفیت کرانی گئی ہے۔ ساتھ ساتھ ہر ایک پرزے کی تصاویر
دے کر ہر ایک سفاین کو آسان طریقہ پر سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے
قیمت چھ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

جہانگیر بک ڈپو۔ نوکھا بازار لاہور

دسواں باب¹⁰

عمل پیناٹرم کا آغاز کرنا اور خاتمہ کرنا

ہم نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے کہ اس فن کو بطور سائنس ڈاکٹر
برڈ نے پیش کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تہی سکول نے اس
میں کچھ تبدیلیاں کیں۔ موجودہ فن ان دونوں کا مرکب ہے۔ گو اس باب
کے آخر ماہرین کے طریق ہائے کار ذکر بھی کیا جائے گا۔ جو صاحب ان
طریق کو آزمائیاں کریں۔ لیکن یہاں یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ اس
وقت مغربی ممالک میں فن بطور ایک مرکب کے رائج ہے۔

ہم اس کتاب میں ایک جگہ معمول کی خوبیاں بیان کر
پیناٹرم کا آغاز کرنا چکے ہیں۔ ساری خوبیاں ہر معمول میں نہیں ملتی
تاہم آپ ہوں کو پرکھ لیجئے۔ کامیابی کا دارمدار معمول میں بہت سی خوبیاں
ہوتے پر منحصر ہے۔
مندرجہ ذیل خطوط پر کام کریں۔

۱۔ معمول کو الگ کمرے میں بٹھائیں۔ ایک ایب اکرو جو قدرے تھار ایک
ساہو اور روشنی صرف ایک سمت سے آ رہی ہو۔ معمول کو کسی کرسی
پر بٹھادیں۔ آرام کرسی بہتر ہے۔ جس کے ساتھ وہ اپنی لپٹ لگا کر

- میٹھ جائے۔
۲. آنکھوں کے سامنے کوئی چیز رکھیں۔ ذرا آنکھوں سے ادبھی ہو۔ اب معمول کو کہیں کہ اسکو گھورتے اور گھورتا رہے۔
 ۳. معمول کی تپیاں پیسے تسکونی ہیں۔ لیکن آنکھوں کے عضلات تھک جاتے ہیں تو پھینکا شروع کر دیتی ہیں۔ اب نظر صاف نہیں رہتی بلکہ درے دھندلا سی جاتی ہے۔
 ۴. معمول جس توجہ سے اُس چیز کو گھورے گا۔ اتنی ہی کامیابی ہوگی۔
 ۵. معمول کو مشورہ دینا ایک فن ہے۔ اس میں کسی بھی اپنی ہی مضر ہوگی جتنی زیادتی صرف متوازن مشورہ کا اگر ہوتا ہے۔
 ۶. جب معمول اُس چیز کو گھورتے گھورتے تھکاوٹ محسوس کرے گا۔ تو وہ پیچھے ہٹ کر کسی کی پشت سے گٹنے کی کوشش کرے گا۔ اس مقام پر مشورہ کی ضرورت ہوگی۔
 ۷. جو عامل وقت سے پیشتر ہا مشورے اور محسن کا آغاز کرتے ہیں۔ عمل میں غلطی کر جاتے ہیں۔ اور اکثر ناکام رہتے ہیں۔
 ۸. مشورے کا اندازہ یہ ہونا چاہیے۔
 ۹. ماضی میں کیا پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے
 - ب۔ جو کچھ نہیں ہوا
 - ج۔ مستقبل میں دماغ کی مرضی کے مطابق کیا ہوگا۔
 - عامل کہے گا۔ ورجواریوں کہتا جائے گا۔

چو

- د۔ تہداری آنکھیں جو جھل ہو رہی ہیں۔
- ب۔ تہداری آنکھیں جو جھل ہو چکی ہیں۔
- ج۔ تہداری آنکھیں تھک چکی ہیں۔
- د۔ تم کو ناپا جتے ہو۔
- ع۔ تہداریے بازو تہداری محسوس ہوتے ہیں۔
- س۔ تہداری ٹانگیں تھکاوٹ سے جو جھل ہو چکی ہیں۔
- ص۔ بسنی تم تو اپنی آنکھیں کھلی نہیں رکھتے۔
- ط۔ تہداری آنکھیں بند سے بند ہو رہی ہیں۔ اتنا زور لگا کر آنکھیں کھول رکھنا مشکل ہے۔
- ظ۔ تم اپنی پشت کر کے کسی کے سہارے لگائے بیٹھے ہو۔ گویا سونے کی تیاری کر رہے ہو۔
- ع۔ اب تم دیکھ بھی نہیں سکتے۔ صرف میری آواز سن سکتے ہو۔
- ع۔ تمہیں نیند آ رہی ہے۔
- ف۔ تم سونے والے ہو۔
- ک۔ تم سو رہے ہو۔
- اب معمول کی آنکھیں بند ہو چکی ہوگی۔ کچھ لوگوں کی آنکھیں بند ہونے سے پیشتر ذرا لکپکتی ہیں۔
- معمول کی سامنے شروع میں قدرے تیز ہوتی ہے۔ لیکن آخر میں اپنی حالت پر آ جاتی ہے۔ اور وہ سکھ کا سانس لیتا ہے

جہاں آب معمول کی انگلیوں کی طرف دیکھ رہے ہو۔ کچھ تو یہ معمول کے سامنے
 لینے کے عمل پر بھی دیکھیے۔ سانس میں تیزی اس بات کی نظر رکھ کر آ یا معمول
 برآمد ہے۔ وہ جسمانی اور روحانی طور پر رازیت میں ہے۔ یہاں جھن اور شورہ
 میں تبدیلی کریں۔

۱۔ آپ پڑ سکون ہو جائیں گے
 ۲۔ آپ کی طبع میں خوش گوار تبدیلی آئے گی۔
 ۳۔ آپ پڑ سکون ہو رہے ہیں۔

ماہرین متضامیت کا طریقہ۔

ماہرین متضامیت صرف شوروں پر عمل کرتے تھے۔ بلکہ ہاتھوں کو بھی استعمال
 کرتے تھے۔ اب بھی بعض حامل یہ طریقہ استعمال کرتے ہیں۔

- ۱۔ معمول کو کڑی برخواستیں اور خود اس کے سامنے کھڑے ہو جائیں
- ۲۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو متضامیت کی طرف مڑیں
- ۳۔ معمول کے سامنے مڑے ہوئے ہاتھوں سے گھٹنوں کی طرف لے جائیں
 اس طرح کہ آپ کے ہاتھ معمول کو زچہ چھوئیں اور گھٹنوں تک جا کر انگلیاں
 سیدھی ہو جائیں اور پٹیلیاں الگ ہو جائیں
- ۴۔ اس دوران میں وہی شورے دیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔
- ۵۔ ہاتھ ہتھ معمول و جدا اور توڑیم کی دنیا میں بیچ جائے گا۔
 اگر آپ نے معمول کو جدا اور توڑیم سے واپس اصل حالت میں ڈال دیا تو ہاتھوں کا

درج اٹھا کر دیں اور گھٹنوں کے سر کی طرف لائیں اور کھول دیں۔ اسی طرح
 بار بار جھائے دیں اور مندرجہ ذیل شورہ دیتے جائیں۔

آپ ہینڈ کی دنیا میں بیچ گئے تھے۔
 آپ اب تبدیلی محسوس کر رہے ہیں۔

آپ بیدار ہو رہے ہیں۔
 آپ کی انگلیاں کھل رہی ہیں
 آپ کی انگلیاں کھلنے والی ہیں۔

آپ انگلیاں کھول دیئے
 اس کے ساتھ ہی معمول کی انگلیاں بیچ۔ سر پر تھوڑا سا ہاتھ پیسے معمول
 بیدار ہو جائے گا۔ اب کیجئے۔

آپ بیدار ہو چکے ہیں۔
 ادھر دیکھیے کھڑکی کی طرف

باہر روشنی ہے۔ ہوا چل رہی ہے۔ شورہ ہو رہا ہے۔

مشر لاوس اور اوشن بتاتے ہیں کہ وہ اپنے چند سالوں کے بچوں کو اسی
 عمل سے سلائے اور بیدار کرنے پر قادر ہو گئے تھے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ
 کہ جو ان مردوں اور عورتوں میں اول الذکر عمل سے دماغ میں خون کی کمی ہونے
 لگتی ہے۔ اور آخر الذکر عمل سے خون کی زیادتی

اہل مقناطیت کا دوسرا طریقہ

اس طریقہ کو انگریزی میں بیگیٹک سلیپ یا مقناطیس بند کھینچنے کی
۱ عامل معمول کو ایک آرام کرسی پر بٹھا دے۔ بہتر یہ ہے کہ کرسی کی پشت
تھیکدار ہو۔

۲ عامل اس کے سامنے دوسری کرسی دتیرفتی کرسی پر بیٹھ جائے
۳ اب عامل معمول کے ہاتھوں کو اس طرح پکڑے کہ معمول کے ہاتھ کو
عامل کی انگلیوں کے اوپر رکھیں۔

۴ عامل اپنی آنکھیں معمول کی آنکھوں میں گاڑ دے اور اس طرح مشورے
دے

میں نے تمہارے ہاتھوں کو اس لیے اپنے ہاتھوں میں لیا ہے کہ میری
مقناطیس قوت تمہارے ہاتھوں میں سلاکت کر جائے۔ مقناطیس قوت تمہارے
کبھی لوہے کے مقناطیس میں محسوس کی ہوگی۔ وہی قوت میرے ہاتھوں
میں ہے۔ جو تمہارے جسم میں داخل ہوگی۔ انہیں ایک دلکش سلسلہ
حاصل ہوگی۔ معمولی سی سنسنی محسوس ہوگی۔

۵ یہ ایک سرورخش قوت ہے جس سے تمہارے جسم میں اعضاء میں
اور باندھوں میں ڈھیلا پن پیدا ہوگا۔ تم کرسی کی پشت کے ساتھ لگ جاؤ گے
آرام محسوس کر دو گے۔

اب میری طرف دیکھو یہ قوت تمہارے ہاتھوں میں منتقل ہو رہی ہے تمہیں

سرور حاصل ہو رہا ہے۔

اب معمول پر کچھ تبدیلی نافذ ہو رہی ہے۔ معمول کے جسم میں ڈھیلا پن
شروع ہو جاتا ہے۔ عامل اس سے ناگوار اٹھائے۔ اس کی انگلیوں کو
اپنے ہاتھوں سے دبا کر اس کے اوپر مشورے دے

یہ قوت مقناطیس ہے۔ سرور بخش اور آرام دینے والی
تم پر یہ قوت چھا رہی ہے۔ تم اپنی پریشانیوں کو جھول کر آرام کی دنیا
میں داخل ہو رہے ہو۔

معمول کی آنکھیں جو جھول رہی ہیں۔ وہ سونا جاتا ہے۔ اس کا
سر کرسی کی پشت اور نیچے لگ جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔
معمول اب کھڑا ہو جائے۔ اور اگر نیند میں کچھ فرق ہے۔ تو جھارے دے
جن کا ذکر اس سے پیشتر کیا گیا ہے۔

اصل میں دونوں طریقوں میں زیادہ فرق نہیں ہے۔ بڑا فرق یہ ہے کہ
اہل پنپاٹرم صرف چھوٹے لیٹر جس کی تکمیل کے قابل ہیں اور اہل مقناطیس ایک
قوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو عامل کے جسم سے معمول کے جسم میں منتقل ہوتی ہے۔
معمول کو حاصل وجہ یا تفریم نے باہر لانے کا طریقہ دی ہے۔

مسس مرزیم کا طریقہ کار: ہم نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے
کہ پنپاٹرم اور مس مرزیم ایک ہی روح کے دو قالب ہیں۔ اب چونکہ نظر بات
سے قدم اگے بڑھا کر ہم مسس پنپاٹرم کی طرف پہنچ چکے ہیں۔ مسس مرزیم

کا فرق واضح کرتے ہیں۔
 مس مریزم مشوروں پر یقین نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ عامل کی قوت ارادی
 اسکی آنکھوں میں قوت تسخیر اور معمول میں ان قوتوں کی کمی پر سمجھتا ہے۔ وہی
 عمل جو ہنپنا شرم نے مشوروں اور مقناطیس ماہرین نے انگوٹھوں کے
 لمس اور دبائے سے کیا۔ اہل مس مریزم کا عامل اس طرح کرے گا۔
 وہ معمول کو ایک کرسی پر بٹھا دے گا۔ کمرہ جس میں یہ عمل کیا جائے گا
 فراتاریک اور شور و غل سے دور ہوگا۔ اب عامل اپنی آنکھیں معمول کی
 آنکھوں میں گاڑ دے گا۔ نگاہوں سے نگاہیں لڑیں گی۔ اور یہ عمل جاری
 رہے گا۔ اس دوران میں معمول کو صرف یہ ہدایت دی جائے گی کہ وہ اپنی آنکھیں
 عامل کی آنکھوں میں ڈالے رکھے اور دھرتو بھرتو پھیرے اور کوشش
 کرے کہ آنکھ نہ چپکے۔

کمزور علاج کے معمول صرف چند منٹ میں عارضی نیند کی دنیا میں چلے
 جاتے ہیں۔ عام معمول پر نصف گھنٹہ مخرج ہوتا ہے۔ سخت قسم کے معمول یا
 وہ مریض جو کبھی جسمانی یا روحانی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ دو گھنٹے لیتے ہیں
 وحید کی دنیا سے باہر لانے کا طریقہ یہ ہے کہ عامل معمول کے کافوں
 کے پاس زور سے تالی بجائے اور کہے تم مبدل ہو چکے ہو۔ میں تین تک
 گنتا ہوں۔ تم آنکھیں کھول دو۔

ایک
 دو تین

ہنپنا شرم۔ مقناطیسیت اور مس مریزم کا معمول فرق
 ہر چند کہ ہم اس کتاب میں من عمل طریقوں کا تذکرہ کر رہے ہیں تاہم
 تینوں سکول بخود دعوے کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ناظرین کے لیے باعث
 نول چسپی ہوگا۔

ماہرین مقناطیسیت کا قول: یہ قول ہر کس میں نہیں ہوتی۔ کچھ
 اس قوت کو لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ بہت کم عامل اس قوت کو حاصل کر سکتے
 ہیں۔ اس کے لیے بڑے ریاض کی ضرورت ہے۔ اس قسم کی قوت کا مالک
 ایک عظیم انسان ہوتا ہے۔ سب سے سب سے پیدا کر سکتا ہے۔ یہ باتیں ماہر ہنپنا شرم
 کے لبس کا درجہ نہیں ہیں۔

ماہرین مس مریزم کا دعوے: ہماری نظر میں قوت ہوتی ہے۔ ہم
 اپنی نگاہ کی قوت اور ارادی سے معمول کے حواس پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ ہم
 زیادہ الفاظ اور مشوروں کا سہارا نہیں لیتے۔ ہنپنا شرم تو ایک بے کار
 سی سخت کوشش ہے۔ اور اپنے غیر کو دوسروں پر مبتلا دے پھیلا دے
 سے ٹوٹنے والی کوشش ہے۔ مس مریزم میں قوت کم مخرج ہوتی ہے
 ہنپنا شرم میں ایک بڑی غامی یہ ہے کہ معمول اگر متاثر ہونے والی شخصیت
 ہے۔ ذہیر کہے۔ فرماؤ دار کہے۔ اور توبہ دیتا ہے۔ لیکن عامل سمجھتا ہے

اس کی کوشش اور شور سے بے ربط ہیں۔ تو مول کی طبع ناگوار ہوگی۔ اسکی شخصیت داغ دار ہونے کا اثر ہے۔

ماہرین ہنر کا قول: ہنر میں فیہ طبع طبع سے الگ ایک ایسی طوائف سانس ہے جس کے لیے ارفع اور اعلیٰ ان فنوں کی جستجو کی ضرورت نہیں کہ حرف وہی معل کر سکیں۔ ہنر میں کم وقت بیتا ہے۔

عملی طریقہ: یہ تو عوام کی داستان ہے۔ کہ ایک عامل کو بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اس میں سب سے بڑا عنصر معمول ہے۔ دوسرے ماحول۔ اس کا طریق کار اس لیے متعین نہیں رہ سکتا۔ ایک کامیاب عامل کے سامنے اپنا مقصد ہونا چاہیے۔ طریق کار میں معمولی تبدیلی معمول اور معمول کے مطابق کرنی چاہیے اور کسی ایک طرز کا بغیر کا فقیہ نہیں بننا چاہیے۔ بعض باتیں ہنر میں بہترین شکل اس میں عامل کو بڑی درجہ تک انکھیں گاڑ کر رکھنا یا نہیں جانا بلکہ۔

میاں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ جب آپ معمول کو باہر کی کھیں ہوا سے کرے میں لائیں تو اسے کہیں کو زیادہ سانس دے اپنی چھاتی کو جس حد تک ہو سکے۔ سکوڑے۔ ہندوستان کے لوگ کئی طریقوں سے سانس روکنے کا عمل کرتے ہیں۔ اور یہ عمل نیند میں عمدہ ہوتا ہے۔

بعض عامل ان انقلاب سے بڑھ کر معمول کو پوٹاشیم بروائیڈ پلانے

جو کھور و نام سنگھانے کا سہارا دیتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ یہ مس مریزم یا ہنر میں کی کونسی قسم ہے۔ اور اس سائنس کی کونسی قدرت ہے۔ ہم تجویز کہیں گے کہ عامل اپنی صلاحیتوں میں ناکام ہو کر ایسی ادبیات کا سہارا لیتا ہے۔ اس طریق کار کا سہارا لینے کی بجائے وہ اس فن کو زبردیہ روزگار کرتے ہیں۔

کھور و نام سنگھانے میں بہت سی غامضیاں ہیں۔ حرف ماہرین فکر طریقیہ کام کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد علی غلامی کا طریق کار: یہ طریق کار سب سے طریقوں سے مختلف ہے ڈاکٹر غلامی معمول کو سانس کی سی پر جھاتے تھے اور خود بخود قابل کر ہی پر بیٹھ جاتے اب وہ معمول کو کہتے کہ باہر باہر انکھیں کھولے اور بند کرے۔ وہ ان کی گھنٹی دل میں کرتے جاتے۔ کچھ دیر بعد معمول کی انکھیں بند ہونے لگیں اور وہ کیسے شور سے دیتا۔

تمہاری انکھیں تھک چکی ہیں۔ تم اب سو جاؤ گے۔ تم سونے والے ہو۔ تم سو رہے ہو۔

نیند کو جدید یا قویم میں تبدیل کرنے کا طریقہ

اس کتاب میں ہم نے عمل ہنر میں کے بعد حالت کو استغراق و جد یا قویم کے طور پر لکھا ہے۔ اس ضمن میں باقی کتب یا ماہرین کی جو بھی رائے ہو سٹر

لاکس ادیس کی اپنی رائے ہے۔ اور وہ اصلی نیند کو وجد یا توہیم میں منتقل کر دیتے تھے۔ عامل کا رہنمائی کے لیے طریق کار مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ سوتے ہوئے معمول کے پاس کرسی پر بیٹھ جائے۔

۲۔ اُس کے سر اور پیشانی پر آہستہ سے ہاتھ پھیریں۔

۳۔ کئی دفعہ معمول کی چہت رکھائی جائے۔

۴۔ اب کھڑے ہو کر کمرے کی آواز میں یہ شورے دیں۔

۵۔ تم کتنی سرور و خوش نیند میں سو رہے ہو۔

۶۔ اب تم اب بیدار ہو جاؤ گے۔

۷۔ تم بیدار ہونے لگے ہو۔

۸۔ تم بیدار ہونا چاہتے ہو۔

اس وقت معمول نیند سے عالم توہیم یا وجد میں پہنچ جائے گا۔ اور عامل کے سوالات کے جوابات دے گا۔ عجل کے بعد اُسے عالم بیداری میں لانا ہوگا۔

ڈاکٹر مسنٹ کا طریق کار

ڈاکٹر مسنٹ نے ۱۸۹۲ء میں ان خطوط پر کام شروع کیا۔ وہ شاید اس قدر ترقی یافتہ نہ تھے۔ اس لیے وہ معمول کو مکمل نیند کے عالم میں نہ لیتے تھے۔ بلکہ اُس وقت لیتے تھے جب معمول نیند سے بیدار ہونے کو کر دیش لے رہا ہو۔ اس وقت وہ شورے اور جھن دینے لگتے۔ معمول حالتِ توہیم میں آجاتا

جس کے بعد اُس سے وہی کام لیا جاتا جو معمول سے

گیارہواں باب

ہینا شرم اور س مرزیم کے غریب عمل

ہیں سے پشت پر دو ابواب میں کچھ عجل تحریر کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن ان کا دائرہ وسیع تر ہے۔ ہم ناظرین کو ان سے روشناس کراتے ہیں تاکہ ان کے عامل سائنسی بنیادوں پر ان سے استفادہ کریں۔

بغیر چھوٹے ہاتھ باندھنا

ہم اس سے پشت پر ایک عمل بتا چکے ہیں کہ سطح عامل اپنا ہاتھ معمول کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ اور وہ عالم توہیم میں اُسے چھڑا نہیں سکتا۔ معمول مندرجہ ذیل طریق پر کیا جاتا ہے۔

۱۔ معمول کو ایک کرسی پر بٹھایا جائے۔

۲۔ عامل اُس کے بائیں جانب کرسی پر اس طرح بیٹھے کہ اُس کے گلے معمول کے گھٹنوں سے مل جائیں۔

۳۔ عامل کا سر جھک کر معمول کے سر کے پاس آجائے۔

۱. معمول کو اپنے سامنے کھڑا کرے
۲. اپنی آنکھیں اُسکی آنکھوں میں گاڑ دے اور یوں اپنی شخصیت اُس پر جاری کر دے

۳. جب معمول پر مذاثر نمایاں ہو تو یوں مشورے دے
اب تم سمجھ کر چکے ہو..... تم ہر ایک عارضی حالت طاری ہونے والی ہے۔ تم یوں بھول جاؤ گے..... تم قوت گر یا ئی سے عارضی طور پر محروم ہو جاؤ گے..... تم بھول نہ سکو گے..... تم بولنا بھول چکے ہو۔

اب معمول کو اس عمل تقسیم سے نکالیں..... اپنے ہاتھ اُسکی کانین سے شائیں۔ اور کہیں کہیں ترق تک گھومیں گا۔ اور تم میں قوت گر یا ئی عموماً کرے گی۔ تم بڑے گھومے.....
ہر شیار..... ہر شیار..... میں گستاہوں۔

ایک
دو
تین

معمول کو بخارج چڑھانا

ظاہری طور پر یہ مشکل کام محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ بخارج طرب کے معمول کے مطابق بیشتر جرائم سے پیدا شدہ زہروں یا گندے مادوں کے اثر سے

پیدا ہوتا ہے۔ لیکن پناٹزم کے اثر سے عارضی طور پر ایسا ممکن ہے۔

عالم مندرجہ ذیل طور پر عمل کرے

۱. معمول کو اُٹم کر سی رہنے عادی اور بالقابل خود بیٹھے۔

۲. معمول کی نظروں میں نظریں گاڑ دے..... اتنے کہ معمول متاثر

معلوم ہوا۔

۳. اب ایک ہاتھ اُسکی بغض پر رکھ دے..... کچھ دیر بعد یوں شروع دے..... آف..... تہاڑی بغض تیزی سے چل رہی ہے..... تیز بغض بخارج ملامت ہے..... تہاڑا جسم گرم ہو رہا ہے..... یہ تو بخارج آ رہا ہے..... تہاڑے ہاتھوں میں گری بڑھ رہی ہے۔ تہاڑا جسم تپ رہا ہے۔

اس وقت معمول اپنے ہاتھ کو جسم کے برتن حصوں پر لگائے گا۔ اور محسوس کرے گا کہ اس کا جسم تپ رہا ہے۔ اسے بخارج کی کیفیت معلوم ہوگی..... عالم محسوس کرے گا کہ بغض کی مقدار بڑھ گئی ہے۔ اب وہ اسے گھڑی رکھ کر گزرتا سکتا ہے۔

معمول کو زیادہ دیر اس حالت میں رکھنا فطری ہے۔ لہذا اسے جلد یوں تقسیم سے نکالیں۔

اپنا ہاتھ بغض سے آہستہ آہستہ شائیں اور شدہ دیں۔
ہر شیار۔ تہاڑی بغض اصلی حالت پر آ رہی ہے۔ بخارج کم ہو رہا ہے۔
تہاڑا جسم اب تپ نہیں رہا۔

معمول میں سردی احساس دلانا

- ۱۔ عامل اس طرح عمل کرے
معمول کو آرام پر بٹھائے
- ۲۔ خدا کے سامنے بیٹھ جائے۔ اور کوئی گرم چادر یاں رکھے
- ۳۔ معمول کی نظروں میں نظریں ڈال دے مگر معمول متاثر نہ ہو
- ۴۔ اب معمول کے جسم پر ہاتھ رکھے اور یوں مشورہ دے
آف۔ تمہارا ہاتھ ٹھنڈا ہے..... تمہارا باقی جسم بھی ٹھنڈا ہو
رہا ہے۔ تم سردی محسوس کر رہے ہو۔ تمہیں گرم چادر کی ضرورت
ہے۔

اس وقت معمول کی کہیں ہی محسوس کرے گا۔ اور اپنا ہاتھ گرم چادر کی طرف
بڑھائیگا۔ تاکہ اسے اپنی شکمے یا اور رکھے۔ اس وقت معمول کو اپنی اصلی حالت
پر واپس لانا لازم ہے۔ عامل یوں کہے۔
سردی عارضی تھی..... تمہارا جسم گرم ہو رہا ہے۔ بس
اب اٹھ جاؤ..... تم ٹھیک ٹھاک ہو۔

معمول کو الیت تیارہ حالت میں سلانا

آپ نے کہ کتب میں پڑھا ہو گا کہ بعض کام کرتے ہوئے اور بیٹھے ہوئے
لوگ شند کی حالت میں ہوتے ہیں۔ جب وہ از خود بیدار ہوں۔ یا جھٹکے

بیدار کیے جائیں۔ اور ان سے پوچھا جائے کہ شند کی حالت میں واضح طور پر
انہوں نے کیا کیا۔ یا کیا کیا تو انہیں کچھ یاد نہیں ہوتا۔ لیکن وہ وجد یا عمل
تخویم نہیں ہوتا۔ بلکہ شند ہوتا ہے۔ اب ہم الیت تیارہ حالت میں شند نہیں
بلکہ تخویم کی حالت طاری کرنے کا عمل بتاتے ہیں۔

- ۱۔ معمول کو اپنے سامنے کھڑا کیا جائے۔
 - ۲۔ اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں۔
 - ۳۔ اب وہی جھاکے شروع کیے جائیں۔ جن کا ذکر کر رہے ہیں۔
- جھاکے سر سے نیچے کی طرف ہوں
اب مشورے دیں.....

تم متاثر ہو رہے ہو..... تم جلد ہو جاؤ گے..... تمہیں
شند آ رہی ہے..... تم سوچکے ہو۔

معمول تخویم کی شند ہی پیدا جائے گا۔ اسے اس صورت میں رکھنا خطرناک
ہو سکتا ہے۔ وہ گر جائے تو اسے چوٹ آجائیگی۔ اس لیے تخویم کا عمل
دور کریں..... اس کے سر پر ہاتھ پھیریں..... اور برعکس جھاکے
دیئے یعنی نیچے سے اوپر

اور یوں مشورہ دیں

ہوشید..... ہوشیار..... تم بیدار ہو گئے ہو.....
کھولو..... میں تین ہنگ گستا ہوں.....
ایک دو تین

چھڑی کو سانپ بنا دینے کا عمل

آپ نے پراٹی ہندوانہ مذہبی معنی اور موجودہ جادو کی فلموں میں دیکھا ہوگا۔ کہ کسی کے ہاتھ میں چھڑی دکائی گئی۔ عامل نے کچھ منتر پڑھا اور چھڑی سانپ بن گئی۔ حضرت موسیٰ خدا کے پیارے نبی تھے۔ ان کے پاس معجزات تھے جادوگر ان کے سامنے جادو کے سانپ لاتے اور وہ خدا کے حکم سے ریتیاں بن جاتے۔

داستان ہینا شرم اور سر سیم گواس میں مذکور منتر ہے ذمہ فرم صرف عامل کی انسان کی کوششوں کو مدخل ہے۔ عامل اس طرح عمل کرے

- ۱ معمول کو اپنے سامنے کھڑا کرے
- ۲ خود سامنے کھڑے ہو کر اپنی انگلیاں اس کی پینٹوں پر رکھ دے اور اپنی نظریں اس کی نظر میں میں لگا دے
- ۳ جب معمول پلاشر ہونے لگے تو ایک چھڑی اس کے ہاتھ میں دے دے

۴ معمول ایستادہ حالت میں عالم توہیم میں چلا جائے گا

اب عامل یوں مشورہ دے

معمول..... تم جانتے ہو تمہارے ہاتھ میں کیا ہے..... یہ ایک غیر ہر سانپ ہے۔ یہ کاشتا نہیں..... اس سے تمہیں کوئی خطر نہیں

..... معمول ساجے ضرور سانپ ہی تو ہے..... تمہیں کوئی نقصان دینے والا نہ تھا۔

اب ذرا آنکھیں کھولو..... سانپ کو اپنی قہر سے دیکھو معمول حالت توہیم میں آنکھیں کھولی کر چھڑی کی طرف دیکھے گا..... اسے چھڑی سانپ معلوم ہوگی..... لیکن وہ اس سے نہیں ڈرے گا۔ اگر اسے پیدا کر لینا کوشش نہ کی گئی۔ تو جلد اس کی آنکھیں بند ہو جائے گی اب عمل توہیم دور کرتا ہے..... عامل یوں کہے گا۔

معمول..... آنکھیں کھولو..... دیکھو میں تمہارے سامنے ہوں۔ تمہارے ہاتھ میں چھڑی دکائی گئی ہے۔ کیسی اچھی چھڑی ہے تو میں تائی بجاتا ہوں اور ایک دو تین کتابوں تم آنکھیں کھول ڈالو۔

ناک پر نگاہ مرکز کر کے استغراق میں بیچنا

معمول کو اگر عامل پراقتدار ہے تو وہ کسی جسے بر عامل کی ہدایات کے مطابق نگاہ مرکز کر کے قوام سے نیند آ جائے گی۔ یعنی ہینا شرم کی نیند اور اور وہ عالم استغراق میں چلے جائے گا۔ منہ جہ ذیل سمت کی سے عامل ناک پر نگاہ ڈالو اگر معمول کو عالم استغراق میں پہنچا سکتا ہے۔

- ۱ معمول کو ایک عام کرسی پر بٹھایا جائے۔
- ۲ اسے ہدایت کی جائے کہ اپنی ناک پر نگاہیں مرکز کر دے

۳ اے اب مندرجہ ذیل شورے دیئے جائیں

میں تمہارے سامنے موجود ہوں۔ میری گفتار میں تاثر ہے۔ میرا حکم تمہیں نیند کی طرف مائل کر دے گا۔ تم مرتکب نہ کر سکتے ہو۔ تم اسی طرح ہوجاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہوجائیں گی۔ تم سونا چاہتے ہو۔ تم سو رہے ہو۔ تمہاری آنکھیں بند ہوجائیں گی۔ اب سو جاؤ۔

بہت سے افراد کو عالم استغراق میں پہچانا

یہ ایک اہم کھیل ہے۔ اور غالباً عالمانہ شخصیت۔ اپنے فن اور اپنے کلام کی تاثیر سے کئی افراد کو اکٹھا عالم استغراق میں پہنچا دیتے ہیں ایک اچھے عال کو مندرجہ ذیل عبادت میں رہنمائی ملے گی

۱۔ دس بارہ افراد کو نصف دائرہ میں کرسیوں پر بٹھا دیں

۔ سدا پر گھڑا ہو کر انہیں عبادت کرے کہ تمام آپس میں

بایں ذکریں اور غالب کی طرف نگاہ مرکوز کریں۔ وہ

خود بھی ان کی نگاہوں میں نظریں ڈال دے

۲ وہ انہیں بتائے کہ انہیں ایک خاص مقصد کے لیے تکلیف دی

گئی ہے اور مقصد کا حصول کا ذریعہ یہی ہے

۴ وہ انہیں بتائے کہ انہیں ایک خاص مقصد کے لیے تکلیف دی گئی

ہے۔ اور مقصد کا حصول کا ذریعہ یہی ہے۔

اب غالب اپنے ہاتھ میں آمینہ۔ کوئی دھات کا گیند یا چمکتا ہوا روپیہ

۵ اس وقت کچھ معمولی سمجھ ہو گئے۔ اب مشوروں کا وقت آگیا ہے۔

تمہاری آنکھیں آمینہ کو تواتر دیکھتی رہیں۔ تم سونا چاہتے

..... تمہاری آنکھیں بوجھل ہوجائیں گی۔ تم سو رہے ہو۔

اگر حضرات اس وقت عالم استغراق میں ہو گئے۔ جو عالم استغراق

میں نہ جائیں۔ آمینہ ان کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ ایسے ہر کس کے لیے

آمینہ بچنے والے ہوئے گیند یا روپیہ کا اختتام کیا جائے۔ جب وہ ٹھکلی باز ہونے لگے

دیکھیں گے تو انہیں ایسے ہی مشورے دیئے جائیں۔ وہ بھی سو جائیں گے۔

بیس منٹ سے زائد انہیں اس حالت میں نہ رکھا جائے۔ تاہم بجا کر

سروں پر ہاتھ پھیر کر۔ ناک و باکر انہیں عالم استغراق سے باہر لایا جائے

عمل مجد یا تویم کا ختم کرنا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عسل تویم کو ختم کرنے کے دوران مشکلات

پیش آتی ہیں۔ یہ کیسی حد تک درست ہے۔ بالخصوص ان عاملوں کے لیے

جو بخوبی طریق کار اختیار کرتے ہیں۔ اور صرف غلط نسخے حاصل کرتے

ہیں۔ بلکہ معمولی کو تکلیف بھی پہنچ سکتی ہے۔ مختلف طریقے اسی کتاب

میں بیان کیے گئے ہیں جن کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اگر شہنازیم بہت شدید قسم کا ہو۔ اور اس عالم سے بیدار کرنے کا کوشش

جو نڈسے انداز میں کی جائے تو وہ فرد بیدار ہونے کی بجائے نیم بے ہوشی میں ہوجاتا

ہے۔ جیسے شراب کی ہر ہوش ہوتی ہے۔

حاصل کلام ۱۔ یہ باب غسل بنا ٹرم۔ مس مریم اور اعلیٰ مقامیت کی طرف پہلا قدم ہے۔ یہ تینوں سائنس وسیع تر اعمال اور نتائج کو احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ ان اعمال کی بنیاد جو تک ایک ہی ہے۔ اس لیے ہم نے آغاز کار کے طور پر ان کے ابتدائی اندازات کو تحریر کر دیا ہے۔ دراصل یہ حالت تنزیم کو طاری کرنا۔ آخری یا انتہائی ہے۔ بلکہ ایک ذریعہ ہے۔ اس طریق کار سے کیا کیا کام لے جاسکتے ہیں۔ ان کا ذکر آئندہ ابواب میں بھی آئے گا۔ اور اب میران ہو چکے کہ ان کے علاوہ کیا عجیب و غریب کثرتیں دیکھیں گے۔

چوتھا بنی ٹرم۔ مس مریم اور مقامیت کا فرق بتا دیا گیا ہے۔ یہ تینوں انگہ انگہ نظریات کے حامل ہیں۔ ان تینوں کے چند ماہرین صرف ایک ماہی میں قدم رکھتے ہیں۔ اور دوسری سائنس کا سہارا نہیں لیتے لیکن ایسے ماہرین کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ ہم یہ کتاب ان افراد کے لیے لکھ رہے ہیں۔ جو عام لوگوں سے بنی گئے۔ اور ان تینوں فنون سے استفادہ کر کے اپنے لیے اپنی نئی راہ تیار کریں گے۔

ایک نئے حامل کو پہلے تینوں طریق کار اور نظریات سے استفادہ کرنا ہوگا۔ جب وہ محسن کی دنیا میں داخل ہوگا۔ تو اسے معلوم ہوگا کہ اس کا حد طلب معمولی ہے۔ اور متعدد اس پر دھڑکاری کرنا ہوگا۔ اب وہ اپنے تجربات کی بنیاد پر اپنی راہ متین کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک محسن بنا ٹرم سے اس کی مدد استفادہ کرے اور مس مریم میں فیصلہ فیض کرے اور مس مریم کو اس کی مدد استعمال کرے۔ اور بنا ٹرم کی جس کی مدد فیض کرے۔

ہو سکتا ہے کہ کسی عامل میں مقامیت کی قوت موجود ہو۔ اور اسے ان صفات کو چڑھ کر اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کا احساس ہو جائے۔

راہم اطروف کو مشہد کی ایک بات یاد ہے۔ راولپنڈی میں کسی فوج کا انٹرکامیونیکیشن کا کون کی انٹیکس میں ایسی قوت موجود ہے۔ کہ اگر وہ ہاتھوں کو پانی میں ڈالیں تو پانی میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اور بعض اگر یہ پانی نہیں تو شفا یاب ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ راجہ بازار راولپنڈی میں ایک شہاب پانی سے سیر دیا جاتا تھا۔ افسر معروف صبح کی قوت پانی میں ہاتھ ڈال دیتے اور بعض اسی پانی کو قوتوں میں بند کر کے لے جاتے۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی نیا عامل ایسی قوت کا حامل ہو۔ تو ابھی اسے علم نہ ہو۔

ٹرانسٹرکائیڈ

ٹرانسٹرکائیڈ کی گھر مزدور بن گئی ہے۔ معمول سے مولیٰ نقص نکالنے کا بھی کار بخیر مقول معاوضہ دیتے ہیں۔ ہر قسم کے نقصانوں کو دور کرنے کے سامان طریقے یا تصدیق دے دیتے گئے۔ ٹرانسٹرکائیڈ کے مطلق اردو میں مکمل ادکار آمد کتاب آج تک نہیں چھپی۔ قیمت تین روپے۔ علاوہ حصول ڈاکٹ

جہانگیر کتب خانہ۔ نو لکھا بازار لاہور

بارہواں باب

بنیائے زمین کی بنیاد پر عجیب و غریب

اس باب میں ایسے کشتے تحریر کیے جائیں گے جن کو پڑھ کر آپ کو حیرت ہوگی۔ آپ نے مجمع بازوں میں ایک مشہور کھیل دیکھا ہوگا۔ اور وہ یہ کہ عامل ایک جیسے سے تخت سلیمان کے بچھائے جانے، پرپوں کی آمد اور اس قسم کے واقعات کہنا آتا ہے۔

اس قسم کے عامل دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ اور اس قسم کے کمالات شاید ہی اب دیکھنے میں آتے ہیں۔ باب زندگی کے دوسرے گوشوں کی طرح اس فن میں بھی تن آسانی کی آمد ہو گئی ہے۔ اس لیے اب دکرشے نظر نہیں آتے جو پہلے دیکھنے میں آتے تھے۔

اب جو کشتے کھیلے جائیں گے۔ وہ بظاہر حیرت ناک ہیں۔ ظاہری طور پر کئی طبع شاید انہیں تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیں۔ لیکن یہ حقیقت ہیں۔ وقت اور مکان و محنت کی ضرورت ہے۔ البتہ کچھ واقعات دکرشن فیزیکی کے تحریر کیے جائیں گے۔ ان میں دکرشن فیزیکی کا معمول بہت اعلیٰ مقام کا عامل ہوتا ہے۔

دوسرے ممالک کی سیر کرنا

ایسا معمول منتخب کریں جس کے جغرافیہ کا علم کافی ہو۔ عامل کو خود وسیع معلومات کا حامل ہونا چاہئے۔

۱۔ معمول کو سیدھی کسی پر تھیں

۲۔ سامنے کسی پر تھیں اور معمول کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر دبائیں

۳۔ اب اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑ دیں

۴۔ جب معمول ذرا سا تاشا شروع کرنے لگے تو مشورہ دیں

میرے ہاتھوں میں قدرت کی طرف سے قوت دی گئی ہے۔ میں اب

تمہارے جسم میں منتقل کر رہا ہوں۔ تم وہ قوت حاصل کر لیتے

ہو۔ میں نے کئی ممالک دیکھے ہیں۔ کئی ممالک کے حالات

پڑھے ہیں۔ وہ علم تمہارے جسم سے تمہارے دماغ تک پہنچ

رہا ہے۔ تمہارے دماغ میں سلامات کا ذخیرہ پیدا ہو جائے گا۔ تم

سوجاؤ گے اور ایک ترقی یافتہ ملک کے خوبصورت شہر کو دیکھ

سکو گے

تم تاشا شروع کر رہے ہو۔ تم سونا چاہتے ہو۔ اچھا

سوجاؤ۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔

اگر زیند کا غلہ لوڑا نہ ہو تو اس کو جھانے دیں۔ جو دارانے سامنے سے

ہوتے ہوئے گھٹنوں یا پاؤں پر تھ ہوں۔ ستنے کہ معمول پوری طرح

مجمول ہو جائے اور عالم استغراق میں پہنچ جاؤ۔

اب اُسے لپکاریں

معمول

جمالی عامل

کہاں ہو۔

ایک جڑ سے خوبصورت شجر میں

اب مختصر الفاظ میں سوال پوچھتے جائیں۔ معمول جواب دے گا۔ میں

منٹ سے پہلے ہی اُسے عالم استغراق سے واپس لے آئیں۔

گاجر کو کیلا بنا کر دکھلانا۔

معمول کو عالم استغراق میں پہنچانے سے قبل ایک گاجر دکھلائیں اور

کہیں کہ میرے پاس آئی قوت ہے، مگر گاجر کو کیلا بنا سکتا ہوں۔ اور کہ تم

عالم استغراق میں گاجر کو نہ صرف کیلے میں تبدیل ہوتا ہوا۔

محسوس کر دے، بلکہ کھا دے بھی۔ اس کے بعد سندر جہ بالا طریقوں کے

مطابق معمول کو عالم استغراق میں پہنچا دیں۔ جب پوری طرح مسرور ہو جائے

تو مشورہ دیں۔

میں تمے گاجر کو کیلے میں تبدیل کر دیا ہے۔ میٹھا اور ملائم کیل۔

میں ابھی نہیں دیکھانے کے لیے دوں گا۔ دیکھو کتنا

میٹھا ہے۔ لوزر را کھاؤ۔

پہنچاؤ نہ ہو کیسے

اس کے بعد جہاں برنیز تپ کے مسل کو دو۔

مجھے گا۔ اُسے۔

معمول کیوں کیا ہے۔

بہت میٹھا اور ملائم

اب منٹے عالم استغراق سے باہر لے آئیں

معمول کو جنگ کا نظارہ کرانا۔

اُس کا طریقہ کار ترقی یافتہ ملک کے شجر کی طرح ہے۔ مال کو باہر کا

نظارہ خود مسموم کر دیا۔ اتنا تسلیم یافتہ ہو کر جھکی نظارے کی تصویر اُس کے دل میں

موجود ہو۔

وہ معمول کو معمول کرنے سے پیشتر یہ بتائے۔

آج میں جس عجیب و غریب نظارہ دکھائوں گا۔ ٹینک

معرے لگتے ہوئے ٹینک بحر کا ناٹ تھری ہندوؤں کے سبب ہشتی

ہوئی وہیں شے اچھی تو میں تم نے بن تمام کو بار بار کتابت اور

رساویں میں پڑھا ہو گا۔ میں نے جھین دیکھی ہیں۔ میں ان بولنگ مناظر کو

جاتا ہوں۔ اور اپنے دل کا علم تجارے دماغ میں منسلک کر دوں گا۔ تم

جانتے ہو مجھ میں یہ قوت موجود ہے۔

اس کے بعد معمول کو معمول کر دیا جائے۔ عالم استغراق میں پہنچانے کا

مصلوب دی ہے۔ جو محسوس کی میرا ہے۔ اب معمول سے حامل پوچھتے۔

معمول تم کہاں ہو یہ آواز کیسی ہے پینٹنگ

کہ ہر بڑھ رہے ہو۔ بسپاہی کس طرف جا رہے ہیں۔
تو یوں کا رخ کس طرف ہے۔

معمول کا جواب دے گا۔ میں منٹ سے زائد اسے عالم استغراق میں
نہ رہنے دیں۔

معمول کو ذات پاموے رشتہ داروں سے

اس ضمن میں یہ واضح ہے کہ معمول صرف اُن رشتہ داروں سے ملاقات
کر سکے گا۔ جو اس کے سن بدوقت کو پہنچنے کے بدوقت ہوئے ہیں۔ اور جن سے
اُسکی سبب و متعدد مرتبہ ملاقات رہی ہے۔ یعنی بہت ہی نزدیک رشتہ دار مثلاً
باپ، بھائی، ماں، بہن، چچا، ماموں وغیرہ۔

معمول کو آرام کر سکیں پر مٹا کر معمول کر دیں۔ جب وہ عالم استغراق
میں جانے لگے تو مندرجہ ذیل مشورے دیں۔

آپ اب سوئے والے ہیں۔ آپ کی آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔
آپ کے سامنے آپ کے ماموں بیٹے ہوں گے۔ میں نے اپنی تاثیر سے
ادکلام سے ان کو بلوایا ہے۔ آپ اُن کو دیکھ سکیں گے۔
اُن سے کلام کر سکیں گے۔ اب سو جائیے

جب معمول عالم استغراق میں پہنچ جائے۔ تو اس طرح سوال کریں
آپ کے سامنے کون بیٹھے ہیں
ذرا غور سے دیکھیے۔

یہ آپ کے ماموں ہیں

ایشیں بھائی

یہ آپ کو دیکھ رہے ہیں۔

آپ ان کو سلام کریں۔

اس وقت معمول آپ کو سلام کر دیں گا۔ ماموں کو مخاطب کرے گا۔ اور
کوئی بات کرے گا۔ دس منٹ سے بیشتر آپ ایشیں عالم استغراق سے واپس
آئیں۔

خطہ تماربقتی اور ٹیل فن کے ذریعہ معمول کو عالم استغراق میں پہنچانا یہ
بہت ہی مشکل کام ہے۔ اس کے لیے کئی بڑے پڑا تھا اور مضبوط دل گروہ

کے مالک مال کی ضرورت ہے۔ معمول ایسا ہونا چاہیے۔ جس کو آپ پڑا تھا رہو
اور اسے بخوبی احساس ہو کہ آپ ہیں یہ قوت موجود ہے کہ معمول کو ان ذرائع
کے ذریعے سنا سکے ہیں۔

خط میں یہ بات اہم ہے۔ کہ آپ کی تحریر پڑھو۔ اس میں آپ نے معمول
کو مشورے دیئے ہوں۔ معمول آپ کی تحریر پڑھیں دیکھ چکا ہو۔ تحریر میں مشورے
کچھ اس طرح دیا جائے۔

میں یہ تحریر بھیج رہا ہوں۔ اس میں ایک خاص اثر ہے۔

خط ہے ہی آپ کے ذہن پر ایک خاص اثر ہو گا۔

تحریر پڑھتے ہی آپ کی آنکھیں بوجھل ہو جائیں گی۔ آپ
سو جائیں گے۔

تحریر کرتے ہی آپ کی آنکھیں برجبل ہوجائیںگی..... آپ
سوجائیں گے۔

بعض حامل اتنے موثر ہوتے ہیں کہ تحریر میں صرف لفظ خواب کھردیا
جاتا ہے۔ اور معمول کو عالم استغراق میں سمجھنے کو کافی کہتا ہے۔
اسی طرح تاریقی میں سبب موثر الفاظ کافی ہیں۔
ٹیل فون ان دونوں ذرائع سے بہتر اور موثر ہے۔ یہاں حامل معمول
سے براہ راست مخاطب ہوتا ہے۔
حامل معمول کو ٹیلی فون پر اس طرح شرم سے

آپ کو ایک خاص پیغام دے رہا ہوں..... یہ پیغام براثر
ہے پیغام سفین..... میں جانتا ہوں۔ آپ اس وقت سوچا
..... یہ آپ کی محنت کے لیے مفید ہے۔ آپ کے اعصاب کو سکون
درکار ہے.....
ذرا سوچیں..... آپ کی آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سونے والے
ہیں سوچا ہے

روشن ضمیری

یہ بہت اونچا مقام ہے۔ بعض افراد کو یہ خوبی شاید شروع ہی سے ملتی ہے
اسلام میں ہم نے ان بزرگوں کو ولی اللہ پایا اور ان کے کلمات سے استفادہ
ہونے۔

ترقی پسند دنیا اور یورپ میں بھی کئی لوگوں سے مافوق الفطرت باتیں سرزد
ہوئیں۔ راقم الحروف یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیوں لیکن یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ سناٹرم
مس مریم اور روشن ضمیری پر جو کتب ملتی ہیں۔ ان میں ایسے حوالہ جات موجود
ہیں۔

مثلاً ایک مشہور مس مریم کا خون جنہوں نے ایک پروفیسر باہر پناٹرم
سے شادی کی تھی۔ ایک دن یہاں تک کہنے لگیں کہ اس سرکہ کی ٹھان
کونٹ کے فلاں مقام پر تانے کی کاٹیں موجود ہیں۔ ابھی تک کسی کو معلوم
نہ تھا۔ کہ زمین کے نیچے تانے کے ذخائر موجود ہیں۔ ہوتے ہوئے یہ بات
حکومت تک پہنچی۔ تیز لگا گیا۔ فی الواقع زمین میں تانہ موجود تھا۔ کان
کھنی کی گئی اور تیز کردہ ٹھوس ڈالہ کا تانہ دستیاب ہوا۔

چوروں اور چوری مال کا تہ لگانا

پاکستان کے اندر بعض لوگ یہ دعوے کرتے ہیں کہ چوروں اور چوری کے
مال کا تہ لگاتے ہیں۔ سناٹرم پر جو کتب تحریر کی گئی ہیں۔ ان میں مستند
اور قابل اطمینان کتب میں ایسے واقعات تحریر کیے گئے ہیں کہ بعض افراد چوروں
اور چوری کے مال کا تہ لگاتے ہیں۔

انہیں بروفع کا بیانی ہوتی ہے۔ یا بعض دفعہ اس کے متعلق کچھ تحریر
نہیں کیا گیا۔ راقم الحروف کی رائے میں بروفع یہ ممکن نہیں ہے۔ اگر ایسا
ہوتا تو پولیس سیدھی ان عاملوں کے پاس پہنچتی۔

ہیٹاٹرم پر کسی گئی بعض مستند کتب میں تحریر میں ہیں کہ ایسے افراد ان
 قاتلوں کا تیر لگاتے ہیں۔ جو قتل کر کے روپوش ہو جاتے تھے اور انہیں
 طبرستان کا کوئی ثبوت نہ ملتا تھا۔
 سرحد کی طرح بعض آدمی روحوں کو براہین پختہ اور تباہ کئے ہیں۔
 یہ سب واقعات مانوق الفطرت ہیں۔

یثوب و یل

زمین۔ مٹی۔ بزمگ۔ پانی۔ یثوب و یل لگانے کے خواجہ
 انجمن کی اقسام۔ ان کے پرنسپل کی نشاوت۔ انجمن کی خرابی دیکھ کر نا
 پیمپ کے تعلق سے دیکھ کر نا۔ اب پانی کے خرچ کا حساب
 دیکھو بین کیل ہے۔

جہانگیر کا ڈپ۔ نوکعباز آرا لاہور

تیسروں باب

ہیٹاٹرم طب اور جراحی

مید طب اور جراحی سے دیس طب نہیں بلکہ وہ مید لیسین ہے جو مغرب
 کی طرف سے ہمیں ملتی ہے۔ اور جراحی کا مقصد وہ عمل جراحی نہیں ہے۔ بلکہ
 وہ عظیم سرجری ہے جس کا اندازہ میساروں کو حکمت کے ہسپتالوں میں
 ہوتا ہے۔

مشہور ڈاکٹر دماغی نفسیات پر دینسٹر میلو۔ بی۔ کانیر کا قول تھا
 کہ اگر ہیٹاٹرم کو نساب طبر پر نافذ کیا جائے۔ تو وہ ڈاکٹر کے پاس ایک بڑا
 اچھا شفا بخش طرز ہوگا۔

جہاں تک سرجری کا تعلق ہے۔ ہیٹاٹرم مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر زخموں
 کو مندمل کرنے کا بڑا اچھا وسیع ہے۔

و۔ بعض پرنسپل تنزیہ کی مدد سے اسکی ذہنی اور جسمانی پریشانیوں دور ہو
 جاتی ہیں۔ وہ پرسکون ہو جاتا ہے۔ بے خوابی دور ہو جاتی ہے۔ ذہنی پرگندگی
 اور ہاتھ پاؤں ہلانے کی حالت ختم ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت افراد کے لیے
 موزوں ترین ہوتی ہے

ب۔ ہیٹاٹرم کی حالت میں حالت تنزیہ کی میساریں کے علاوہ جس مفید ناست

منچو

ہوتی ہے۔ مثلاً دق اور دل

ج. ہنپٹرم بعض مریضوں میں غلط خیالات کو ختم کر کے صحیح خیالات ان کے دماغ میں پیدا کر سکتا ہے۔ غلط خیالات اور سرنجائی کئی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ جب ان کو بجائے صحیح خیالات بجھ پاتے ہیں تو علاج آسان ہو جاتا ہے۔

د. بعض مریضوں میں جسمانی نقصان کی ذمہ دار بعض دماغی اور روحانی وجوہات ہوتی ہیں۔ ہنپٹرم کی بنیاد پر ایسی دماغی اور روحانی وجوہات کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

۳. ہنپٹرم میں قوت کم ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ بڑھ بھی جاتی ہے اگر کم ہو جائے تو بعض نظام صحیح طور پر کام نہیں کر سکتے۔ ہنپٹرم دماغ کو متاثر کرتا ہے۔ اور دماغ کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ ان نظاموں میں قوت ضرورت کے مطابق تقسیم کر سکے

و نظام ہضم

ب نظام جذب

ج نظام تنفس

د نظام خون

۴ نظام ہڈی

۵ نظام جنس

۶ اعضا جو بعض مرکبات پیدا کرتے ہیں مثلاً غدود۔

۷. اعضا جو فائدہ دے باہر پھینکتے ہیں مثلاً گردے
۸. مریض کو جراثیمات ہوتی ہیں۔ وہ تقابلی طور پر کئی ہی جسمانی کمزوریوں
۹. ان میں ذہن کا حصہ ضرور ہوتا ہے۔ بعض صورتوں میں نصاب
۱۰. فی صد تک ذمہ دار ہوتا ہے۔ ان صورتوں میں جانکام محنت ہو جائے
۱۱. تو لوگ کہتے ہیں مجبور ہو گیا۔ اس لیے ہنپٹرم بعض معجزات
۱۲. پیدا کرتا ہے۔

۱۳. بعض طباع علاج کو پسند نہیں کرتیں۔ ان میں علاج کے لیے رجحان
۱۴. نہیں ہوتا۔ علاج کی خواہش نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض میں نفرت کے جذبات
۱۵. ہوتے ہیں۔ نہ صرف علاج بلکہ طریق علاج کے متعلق غیر پسندیدگی کے
۱۶. کے جذبات ہوتے ہیں۔ مثلاً کئی لوگ دیسی طب کو پسند کرتے ہیں۔ اس
۱۷. دور میں جب ایئر ٹیکنیکل سسٹم اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ اکثر بیماریوں
۱۸. میں شفا صرف اس سسٹم سے مل سکتی ہے۔ بعض مریضوں کو مادی طبی علاج
۱۹. کی دل لگاتے ہیں۔ ایسے مریضوں میں ہنپٹرم انہیں اس قابل بنا
۲۰. دیتا ہے۔ کہ وہ اپنی رائے یا بدل دیں

۲۱. حرف سسٹم نہیں بعض مریضوں کو ایک خاص معاملہ پسند
۲۲. آتا ہے۔ مہارت کے اس دور میں جب صرف ایک بیماری کے فہر
۲۳. علوم کی خدمت کو پہنچ سکے ہیں۔ ایسے مریض کئی برائے ڈاکٹر یا قصاب
۲۴. کیے رکھتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کی لائے جانے
۲۵. ادھر ڈھری دھری دھرنے کا طریقہ ہنپٹرم کی بنیاد پر استوار ہوتا ہے

میں بعض مریض غلط طور پر زندگی سے پاکس ہو جاتے ہیں۔ وہ ذہنی طور پر ریشٹن اور بدحواس ہو کر چڑچڑھے اور بے حال ہو جاتے ہیں۔ ہینا ٹرم کی مدد سے انہیں سرور بخشا جاسکتا ہے۔ وہ خوش و خرم بننے جاسکتے ہیں۔

ط ہینا ٹرم کی مدد سے مریض کی اندرونی طاقت بحال رکھی جاسکتی ہے۔ بلکہ زیادہ کی جاسکتی ہے۔

انفرض ہینا ٹرم مریضوں کی بہت حد تک مدد اور ان کا علاج میں مفید ہو سکتا ہے۔

یہاں یہ امر اور ذکرہ ضروری ہے۔ کہ وہ حامل جو مریض پر ہینا ٹرم کا عمل کرے لائق اور مستعد ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ عمل کرنے کے دوران طریقوں کا مہیا رہ سکرے۔ مندرجہ ذیل میں مفید شورے اگر صحیح طریقے سے دیے جائیں تو بیماری کا ختم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

و مریض کو بہت بندھانا

ب کرطوی ادویات کو برداشت کرنا

ج غیر پسندیدہ خوراکوں کو برداشت کرنا

د خشک معدوں میں شورہ سے مدد کے کی طریت بحال کرنا

س ہینا ٹرم کو جاری کرنا

مں چھاتی اور دل کی درد دور کرنا۔

یہاں یہ یاد رکھیے کہ ہینا ٹرم علاج کے دوران آخری ہتھکڑی نہیں ہے یہ

علاج کا وہ طریقہ ہے جسے آغاز ہی سے اختیار کریں۔

ہینا ٹرم کا سب سے بڑا استعمال ان امراض میں ہے۔ جہاں مریض بیماری کا نام سن کر خوف کھاتا ہے۔ اور مر جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ کینسر

۲۔ دل کی بیماری

۴۔ داخلی امراض

۵۔ خطرناک اپریشن

۶۔ کینسر

۷۔ اشتعال خون

اچھے بھلے انسان میں خوف بذات خود ایک بیماری ہے بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ اور زیادہ بلکہ وجہ بن جاتی ہے۔ اور تو چوڑیے جو لوگ کسی شدید بیماری کے پھیلنے کے دوران بیماریوں سے دور رہنے خوف کھاتے رہتے ہیں۔ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً میفہ طاعون وغیرہ

ہینا ٹرم بیماریوں کے علاج میں ایک بڑا ہتھیار ہے۔ لیکن اسکی سب سے بڑی اہمیت شاید درد دور کرنا ہے۔ درد کا احساس۔ درد سے بے حالی صرف مریض ہی تباہ کرسکتا ہے۔ یہ اتنی بڑی عادات ہے کہ خود ایک بیماری بن گئی ہے۔ وہ مریض کو بد حال۔ ذہنی طور پر نا کارہ۔

خود پریشانی اپنے راجعین کے لیے پریشانی کا باعث اور ڈاکٹر کے لیے بھی مشکل کا باعث بن جاتی ہے۔

درد و ذم کے اندام میں سدا رہتی ہے۔ سرخنوں کا قول ہے کہ اگر کوئی باہر پناہ نہ لے کر اپنے ریشہ عضو سے دور دور کر دے تو اندام جلد ہو جائے گا۔ اس کے برعکس صحیح طور پر درد کی موجودگی یا بعض مریضوں میں درد کا غلط احساس بہت سی بیماریوں کا باعث بن جاتا ہے۔ اگر آپ کبھی بڑی سے بڑی کہنہ مرض کا تجربہ کرنے کا موقع ملے۔ تو آپ کو مندرجہ ذیل وجوہات میں لگی۔

۱۔ خوف

۲۔ پریشانیوں۔ مالی یا ذہنی

۳۔ درد کا احساس۔ اس ضمن میں بعض مریض جسم کے مختلف حصوں کا نام لیتے ہیں۔

۴۔ اور اکثر مختلف استخوانوں کے دوران مختلف اعضا کا نام لیتے ہیں۔

۵۔ نفیسیاتی شبکے

۶۔ سکندر اعصاب

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ پناہ نہ صرف نفسیاتی اور اعصابی امراض کے علاج میں مدد ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس کا استعمال محدود ہے مگر ایسا نہیں ہے۔ اعظالت و زعم کے ہر فعل کو کنٹرول کرنے کے لیے

رہ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر دینی کا مرض لیجیے۔ یہ درست ہے کہ پناہ نہ صرف دینی کے جراثیم کو تلف نہیں کرے گا۔ وہ مریض کے پیچھے میں پناہ نہ صرف دینی کو تشنگ کرنے سے قاصر ہے بلکہ دینی کی علامات میں دو ترمیمیں ہیں۔ ذرا مریض کے ذہن کی حالت کا اندازہ لگائیے۔ موت کا خوف۔ ذہنی پریشانی۔ طویل علاج کی وجہ سے مالی پریشانی، پوچھنا پوچھنا وغیرہ۔ دل کو کیجیے۔ دل کی تیز حرکت، دل گھبراہٹ، پیشانی پر پسینہ آنا، مدد کی طرف آئیے۔ سو کر نغمہ ہونے کا احساس، مدد کا بخاری بن۔ بعض خود سے لغت، بعض میں خود کو کی طرف پسندیدگی۔ جو مریض کی مالی حالت سے باہر ہیں۔ بول و براہ پر غور کیجیے۔ زیادہ پیشاب کی پریشانی کہ پیشاب یا پیشاب بند ہونے کے بعد خوف۔

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ مریض کی کو آپریشن کہنہ مرض میں بڑی بات مرقی ہے۔ مریض سینکڑوں قسم کے علاج کر کر کر مبرمجہ گولیاں کھا کر ادھ ٹیکوں سے اپنا جسم چھوڑ کر پریشان ہو جاتا ہے۔ وہ علاج سے تنگ آچکا ہوتا ہے۔ اس کا علاج کی انارہیت پر ایمان نہیں رہتا۔ ایسا مریض ڈاکٹر سے کو آپریشن نہیں کرتا۔ ٹیکہ نہیں لگواتا۔ گولیاں کھو چکا کر دوی کی ڈکری میں ڈال دیتا ہے۔ غلط علامات بتاتا ہے۔ ایسے وقت میں پناہ نہ صرف مریض میں ڈاکٹر سے کو آپریشن اور تعاون کا انداز پیدا کرتا ہے۔

سکون مریض کے لیے از حد ضروری ہے۔ اگر اسے خیم محنت کہا جائے تو غلط نہیں ہے۔ پناہ نہ صرف اس سکون کا سبب بڑا ذریعہ ہے۔

کہہ دینا اپنی بہت سی قوت کھو بیٹھے ہیں۔ روز بروز طاقت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ مفلحال ہو جاتے ہیں۔ بہت سی کتاب ہونا شرم کو بھی گئی ہیں۔ برقیات ہیں۔ کہ ہونا شرم کی مدد سے ایسے ریشیوں کی قوت پیدا ہوتی ہے کہ ایک شخص کو صرف کچھ ہی ہونٹوں اور لیٹان قوتوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ان پر تقسیم کر سکتا ہے۔ جہاں وہ از حد مطلوب ہوں۔ اس طرح اعضاء ریشیوں کی قوت پر منحہ جاتی ہے اور ریشی اپنے آپ کو طاقت و محسوس کرتا ہے۔ اور یہی ریشی کا مقنا بلہ کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر بڑے تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے ہونا شرم سے ریڑھ کی ہڈی کا خم دور کر دیا۔ ہر چند اس کیس کی تفصیلات ہمارے سامنے نہیں ہیں۔ لیکن یہ امر یہی ہے کہ ریڑھ کی ہڈی کے خم کے پیچھے کوئی نہی عوارض ضرور کار فرما ہوتے۔ جب ان کا علاج ہوا۔ وہ عدد ہو گئے۔ تو ریڑھ کی ہڈی بھی بہتر بہتر اصلی مقام پر آنے لگی۔

مسٹر لاس اورٹن نے تحریر کیا ہے کہ انہوں نے ہونا شرم کو قلم کا عمل کی اس مرض میں استعمال کیا۔ جس میں بے ادنی سے انگلیوں میں ٹھنک اور بے حالت بہت پیرو ہو جاتی ہے۔

آنکھوں کی امراض کا علاج بھی ہونا شرم سے ہو سکتا ہے۔ مسٹر لاس اورٹن نے یہ طریق کار ان افراد انخصوصی بچوں پر آزمایا۔ جنہوں نے شروع میں عینک استعمال کی تھی۔ اپنے مخصوص علاج سے وہ عینک اتروانے میں کامیاب ہو گئے۔

کچھ اندھے افراد کی بینائی واپس آگئی۔ ان افراد میں آنکھ کے اعصاب کا ناچ ہو گیا تھا۔ جس سے بینائی جاتی رہی۔ ہونا شرم سے اس کو دور کیا۔ بعض گونگے مسٹر لاس اورٹن کے پاس لائے گئے۔ بے ہوش کر لی گئی کہ وہ ہرے و تے بسن سکتے تھے۔ ان کا علاج ہونا شرم کی مدد سے کیا گیا۔ اور ان میں سے بعض شہابیاب ہو گئے۔

کچھ لوگوں کی قوت شناس میں فرق آگیا تھا۔ گونگے کی قوت مفقود ہو گئی تھی یا پھر خوشبو کا اندازہ کرنے کے قابل نہ رہی تھی۔ مسٹر لاس اورٹن کی مدد سے وہ محنت یاب ہو گئے۔ قوت شناس روٹ آئی۔

مسٹر لاس اورٹن نے کئی دفعہ عوام کے سامنے یہ مظاہرہ کیا۔ اور ثابت کیا کہ بعض آدمیوں کی ظاہری بینائی اور سننے کی قوت کم ہے اور حقیقی بینائی اور سننے کی قوت زیادہ۔ انہوں نے ہونا شرم کی مدد سے اس غنید قوت کو اجاڑا اور معمولی سے کہیں بہتر طور پر دیکھنے۔ پڑھنے اور سننے لگے۔

ہونا شرم ایک سائنس ہے۔ وہ غنید موجود قوتوں کو اجاڑتی ہے۔ یہ کسی معجزہ کو نام نہیں ہے۔ بعض نامور و غنید نام نہاد۔ مارن ہونا شرم ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ جن کا عملی طور پر صحیح ہونا ناممکن ہے۔ یہ لوگ ادوی یا فیلوڈی طور پر اس سائنس کو بنام کرتے ہیں۔ اور جب عامل ان کی پیروی کرنا چاہتے ہیں تو بار بار کچھ باتیں کہتے ہیں۔ اتنا۔ اور وہ بدول ہو جاتے ہیں۔ اس نام نہاد ہار سے نہیں۔ ہونا شرم کی سائنس اور فن سے حالانکہ قصور اس فروکار ہوتا ہے۔ ایک نام نہاد ماہر نے یہ دعویٰ کر دیا کہ اس کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جو

اس وجہ سے نامیانتھا کہ اس کی اعصابی جھل یا آنکھ کا اعصابی پردہ ہی موجود نہ تھا۔ وہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے ہینا ٹرم سے علاج کیا اور بیماری سے شفا پا گیا۔۔۔۔۔ یہ ناممکن ہے۔۔۔۔۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اعصابی جھل کمزور ہو اور ہینا ٹرم کے ذریعے معمول کی قوتوں کو سبوتاغی بن جائے۔ اگر جھل موجود ہی نہیں تو منظر کا عکس بن ہی نہیں سکتا۔
 مشر لاس اورٹن لکھتے ہیں کہ انہوں نے کمزور جھل والے افراد جن کی نظر میں منظر دھندلا تے تھے یا حرکت کرتے نظر آتے تھے ہینا ٹرم کی مدد سے درست کر دیا۔

ہینا ٹرم اور سرجری: ہینا ٹرم کا استعمال طب سے کہیں زیادہ سرجری میں ہے حقیقت یہ ہے کہ سرجری میں اس کا استعمال لفظ ہینا ٹرم کی تشبیہ بہت پہلے شروع ہو۔ اس وقت اس سائنس کا نام "انتھالپسٹ" اور "سٹریٹ" تھا۔ ان دونوں مافوق اور مردہ طریق کار کی بنیاد پر مندرجہ ذیل کام کیے جاتے تھے۔
 ۱۔ مقامی بے ہوشی پیدا کی جاتی تھی۔ آج کل یہ کام کہیں کمزور کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ تحمل بے ہوشی لائی جاتی تھی۔ آج کل یہ کام کمزور و فارم سے کیا جاتا ہے۔

۳۔ دانت اور دماغیں بیز تکلیف کے نکال جاتی تھیں۔

۴۔ جسم کے مافوق حصے کاٹے جاتے تھے۔

۵۔ پھوڑے چیرے جاتے تھے۔

۶۔ عورتوں میں تکلیف سے پہلے ہونے والی بچوں کی کیفیت میں مدد دی جاتی تھی۔

آج ہینا ٹرم مائل بنتی ہے اس واقعہ کا یہ کیا سکتا ہے۔

ہینا ٹرم کا ایک رخ اور دوسرا ہے۔ بشر لاس اورٹن لکھتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت یسوعی کے جسم پر خون دیکھا تو کچھ لوگوں کو صدمہ لگ گیا۔ وہ اس دنیا میں کھڑے۔ دھڑل دھڑل تھیں۔ انہیں صدمہ ہوا۔ بلکہ ان کے جسم پر دھڑل مچا۔

راقم المحدث کہتا ہے کہ ایک نام نہاد صاحبان یا دوسری ہے۔ مرزا اور صاحبان عالم غلویت میں قہر تھا۔ مصلح جناب کے جسم میں قرآن پڑھتے تھے جب باقی بچے قرآن خوانی میں مصروف ہوتے۔ تو صاحبان مرزا کو ساتھ لیکر باہر کھیلنے نکل جاتی۔ مولوی صاحب نے ایک بار ٹوکا کہ جب وہ باز نہ آئی۔ تو مولوی نے چٹری سے صاحبان کو مارا اور شرم لایا۔ جو بچی چٹری صاحبان کے جسم پر پڑتی۔ پھر دھڑل دھڑل ہوا اور اپنا جسم جڑا۔ مولوی حیران ہوا۔ اس نے مرزا کی فیض چاہی تو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ کہ آقا صاحبان کے جسم پر باری مولیٰ چھوڑ کر نشانی مرزا کے جسم پر تھے اور وہ جیسے شرم آئی تھیں۔

صاحب اور سرجری کی دنیا میں ہینا ٹرم معجزات کا جو میڈیا پیش کرتا ہے اس کا آغاز مشر لاس اورٹن اس بیان سے ہو سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں بطور ہینا ٹرم اور معالج میرا مشہور دور مدد تک پہنچ گیا۔ کہیں پرانے رئیس اس طرح شفا یاب ہوتے کہ اگر غیر الٹیمیر میں معجزہ کا تصور موجود

ہوتا تو اکثر لوگ انہیں معجزہ کہتے ہیں۔ ان دلوں ایک صاحب جو بڑے تاجر اور
لاکھوں روپے کے مالک تھے میرے پاس آئے اور کہا۔ کہ آپ کے ہاتھ میں
معجزہ نما شفا ہے آپ کے کام کرات کے ہم پائے ہیں۔ آپ آگے بڑھیے اور بھرت
کا اعلان کر دیجیے۔ ایک نیا درب جاری کیجیے۔ میں آپ کا خلیفہ بنوں گا۔۔۔
خدا کا ان کا خیال اس طرح مزید میرے کھانا تھا۔۔۔۔۔ میں نے عامی زبیری
بعض افراد کا خیال ہے کہ اگر کوئی افراد شراب کے نشہ میں آجے سے
باہر ہو جائے۔ وہی تباہی کہنے لگے۔ تو میناٹرم کے مدد سے اسے اصل حالت
پر لایا جاسکتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ البتہ کوئی فرد شرب یا کسی دوسرے ایسی عادت
پیش کرے تو اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ اور اسی حالت پر لایا جاسکتا
ہے۔ میناٹرم سے مدد مل سکتی ہے۔

میناٹرم بطور شفا بخش طریق کار

اس چھوٹی سی کتاب میں یہ ممکن نہیں کہ ان تمام مہیا رپوں کے نام
گنوائے جائیں۔ جن میں میناٹرم کی کسی طرح شفا بخش موزا ہے۔ یا شفا لانے
میں مدد دیتا ہے۔ تاہم کوشش کی گئی ہے۔ کہ اہم امراض کی ایک فہرست پیش
کی جائے۔ ان تمام امراض میں میناٹرم واحد شفا بخیز ہے۔ کچھ امراض
صرف میناٹرم سے درست ہو جاتی ہیں۔ باقی مہیا رپوں کے علاج میں یہ
مدد دیتا ہے۔

مینا رپوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نظام معضم کی مہیا ریاں:

بید خردی، بیدنی، نقض، سبک کا فقدان۔

نظام نقض کی مہیا ریاں

کھانسی، دھ

نظام دل اور خون کی مہیا ریاں

نبض کی تیزی، نبض کی کمی، دل بھرا

نظام اعصاب کی مہیا ریاں:

رشتہ، اعصابی غارش، درد، سر درد، کان کی درد

اعصاب کی راتوں پر درد۔ نیند کے دوران جھپٹنا، ڈراونے خواب
خارج، لقمہ، اور تنگ، اعصاب پیناٹرم کی دوسرے اندھان، امراض
قوت شامہ کی کمی یا فقدان، اور نکلانے کے قابل زہن، مسٹر، مرگ
اعصابی کمزوری۔ ذہنی پریشانی اور پرانگی مایو کیا۔ کنت۔ حوصلے
کی کمی۔ حوصلے کی کمی۔ حوصلے کی زیادتی یا کم پن۔

۸ نظام بول در جنس کی مہیا ریاں: جنس بے راہ وی، احتدام

بستر پر نہی کا پیشاب کرنا جیسے کے غیر متوازن ایام ہسٹریا۔ ایکوریبا۔
جلدی میں خون کو زیادہ گردش
۹ جلدی بیماریاں ۱ دھڑا اور دانے ۔

۱۰ زہریلے سانپ کثرت شراب کے اثرات و ماریفہ بنگ
چرس۔ ایل۔ ڈی۔ ایس کے اثرات ۔

۱۱ عضلات کی بیماریاں : آواز پیدا کرنے والے عضلات کی
کمزوری و قسملہ اور تار بالوں کی انگلیوں کا کھچاؤ اور درد
رومانٹرم عضلاتی

۱۲ متعدی امراض وقت برس والہین پر رحم فرما۔ امین

۱۳۔ وہ بیماریاں جن کا بذریعہ پریشین علاج کیا جاتا ہے

پیرٹس، پھیپھیاں، کانچ، سگنڈر۔ رسولیاں۔ بڑی ٹوٹنا۔ بڑی
اترنا۔ شانے اور گردوں کی پتھری وغیرہ وغیرہ۔

اس وقت طب نے نفسیاتی، علاج کو میڈیٹیشن اور سرجری کا ایک
مزوری حصہ بنایا ہے۔ ہر چند کہ بہین نفسیات اس بات کا دعوے کرتے ہیں کہ وہ
ہیپاٹرم کی مدد نہیں دیتے۔ اور وہ اپنے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن راقم
المحرف کے لئے مختلف ہے۔ نفسیاتی طرز علاج ہیپاٹرم کے متوازی نہیں ہے۔

جو سہل منسلک کیا جاسکتا ہے۔ نفسیاتی طرز علاج بحسن اور شوروں کا محتاج
ہے۔

اب اس کا کیا علاج کر اگر کوئی یہ کہے کہ بار نفسیات جس وقت مریض کو
مشورہ دے رہا تھا تو مریض عالم توبہ میں بھی تھا۔

مرچو

پہلو ہواں باب

ایلو تھیک کے علاج کے بنیاد پر قانون

بنیاد پر ہم جہاں ایک طرز علاج ہے وہاں اگر اسے ایلو تھیک سسٹم سے ملایا جائے تو بہتر نتائج دیتا ہے۔ خود ایلو تھیک سسٹم میں تجربات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ اگر دو مسلمان یا مسلمانوں کے باہم ملا دیے جائیں تو ان کے اثرات بہت زیادہ تازہ و بہتر ہوتے ہیں۔

مسلمانانہ انداز میں شرعی تلف، سپرٹان اور ضریوی میں سب سے زیادہ پسندیدہ

کین سین اس کی شایہ ہیں۔ اس لیے اگر مروجہ اور عوامی ہیں۔ ایلو تھیک ادویات اور بنیاد پر ہم متوازن پر بنی فدا کے ساتھ بنیاد پر ہم کا اشتراک کر لیا جائے تو بہترین نتائج برآں ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر چارلس نیگل نے اپنے مضمون میں لکھا کہ:-

نما ادویات کی ایجاد اور پرانی ادویات کی فرخت کرنے کے بندہ ہانگ و عادی کیے جاتے ہیں۔ لیکن ملک میں بہت سے سٹور ایسے ہیں جن میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ ادویات جوئی کی توڑ پڑی ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے۔

ڈاکٹر روبرٹ میں ہے برٹس میڈیکل کونسل کو دہزار پونڈ جرمانہ ادا کرنا پڑا۔ اس نے تحریر کیا ہے۔

آپ کی بسیار میں بہت ارتفع دے گئے ہیں۔ لیکن کوئی بسیار میں صحت مند طریقہ زندگی کا نام تبدیل نہ کیا گیا۔ اور وہی خواب خوراک اور گنہگاروں کا تعلق کر کے گیا۔ آپ جانوروں کے جسم سے لی گئی۔ سیرم انسان کے جسم میں داخل کرتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ بسیار جانوروں کی سیرم صحت مند انسانوں کے خلیوں میں کمزوری نہ پیدا کر دے اور ان کی قوت مدافعت کم نہ کر دے

ڈاکٹر روبرٹ میں نے مختلف ماہرین پر تنقید کی کہ وہ کین کے ٹیکے لگا کر انسانوں کے جسم سے تھیل دے گئے ہیں۔

لارڈ میکن کا مشہور قول ہے کہ

میڈیکل سائنس ایک ایسی سائنس ہے جس میں کوشش سے زیادہ تشہیر کو دخل ہے۔ اور کوشش بھی ایسی جو ایک دوسرے میں کی جاتی رہی ہے اور اور اکثر حالات میں دوسرے سے قدم باہر نہیں رکھا گیا۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ایلو تھیک سائنس۔ اس کی ایجادات اور

درافیس سراسر سچ نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ بسیار سے ایک کچھ اور بھی ہے۔ کوئی عوامی بھی ہے۔ بلکہ کوئی غلطی نقد کے طریقے ہیں۔ کچھ بنیاد پر ہم کی راپس بھی ہیں کہیں مس مریض کے حیران کن ظہر ہیں اور کہیں متضابطہ کی انداز ہے۔

ہم بے خوراک کریتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ امر کسی دوی طبع پر ثابت کیا جاسکتا ہے۔ کہ نظام ہضم کے اعضاء و خوراک میں زیادہ نقصان دہ عنصر کو پیسے جیتے ہیں۔ اور کم نقصان دہ عنصر کو کچھ دیر کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ باقی کچے برواقت کریتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ انسانی جسم کے لیے بے زیادہ نقصان دہ عناصرے نٹ لیا جائے۔ پھر دیکھیے کہ زہرین اور زہریلے مادے اُن اجزاء سے مرکب ہیں۔ جو قطعا غیر زہریلے ہیں۔ مثلاً، کاربن ہائیڈروجن اور آکسیجن۔

اب آپ ایک فرد کو کہیے۔ اُسے بہترین سے بہترین متوازن غذا پیش کرے۔ لیکن اُس کا رجحان اُن خوراک کی طرف نہیں ہے۔۔۔۔۔ تو نقصان خوراک کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ زہر بن جائے گی۔ اس کے برعکس غیر متوازن خوراک کو پیسے۔ ماسرین کیا کہیں گے۔ کہ اس میں فلاں جزو کی کمی ہے۔ فلاں جزو شامل نہیں ہے۔ اُن اجزاء کی کمی سے جسم کو نقصان کا اندیشہ ہے۔ لیکن کھانے والے کو دوی غذا مغرب ہے۔ وہ من پسندی سے اسے کھاتا ہے۔ تو آپ جان لیا کہ خوراک اُسے بہت فائدہ دیگی۔ لیکن نیوٹریشن کو ماسرین کو پیسے وہ اس بات پر کان نہیں دھرتے۔ وہ تو متوازن خوراک کا لاگ لاتے ہیں اور اجزاء کی راہی گھاتے ہیں۔

بعض ڈاکٹر یہ رائے رکھتے ہیں کہ خوراک ایک خاص ملکی طور پر تیار شدہ بہتر ہوتی ہے۔ یا کسی قوم اور قسید کی بہتر ہوتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن ایسے دعوے تو کئی قبائل۔ اقوام اور ملک کرتے ہیں۔ اب کس کی باتیں مالدکس

کی باتیں۔

ایک پرانے روغن ادیب کا قول ہے۔

حماری زمین کئی قسم کی چڑی بوٹیاں پیدا کرتی ہے۔ ان میں کئی زہریلی بھی ہوتی ہیں۔ لیکن زہر دوی بات ہوتی ہے۔ جو بعد زہر کھا لی جائے۔ اب آپ خوراک کی پر تجربات کو دیکھیے۔ ظاہری طور پر ان میں ہر حسنیہ کا خیال رکھا جاتا ہے۔

حیات، نٹ ستر، روغنیات، نمکیات، حیاتی اور پانی کو متوازن کیا جاتا ہے۔ لیکن کبھی ذاتی ناپسندیدگی یا ذہنی عناصر کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔۔۔۔۔ اچھی ہے اچھی قسم سے قیمتی غذا جو متوازن ہوتی ہے۔ قوت جنسی کی جاتی ہے۔ بعض طباع میں مفید نتائج پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ غلط اثرات پیدا کرتی ہے۔ وہ خوراک بے کار جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ زہر بن جاتی ہے۔

آپ نے ہستائوں میں اُن ریفرنسز کو دیکھا ہوگا۔ جو صرف پاکستانی خوراک سے آشنا ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کی زندگی کا ایک حصہ بن چکی ہوتی ہے۔ لیکن جب ہستائوں میں نہیں انگریزی کھانا دیا جاتا ہے۔ جو خود معصم اور متوازن بنا دیا جاتا ہے۔ تو اکثر مرض اُٹھاکر دیتے ہیں۔ جو کھاتے ہیں وہ ڈاکٹر کے حکم پر سر تسلیم خم کر کے باؤں خواستہ کھاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غذائے ہوجاتی ہے۔ مثلاً آئی ہے۔ یا عوراک پریش میں پڑی شرتی ہے۔ فیصہ پیدا کرتی ہے۔ اور ہسپتال کے ارباب جلی کی مشین کی درد

سے اسے نفع دے دیتے ہیں۔ بچا ہائے ہائے کہتا ہے۔

مسرلاوس اورٹن کا طریقہ علاج

ان کا طریقہ علاج سب سے جلد تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ یوں تھا
مکن تھا کہ من پسند ادویات + من پسند خوراک + من پسند
پیشہ + من پسند کام یہ تھا کہ وہ مریض کو شہر سے دے وہ تحریر کرتے
ہیں کہ ایک لیڈی جو ایک بڑے صنعت کار اور تاجر کی بیوی تھی بہت
توڑش حالت میں ان کے ہسپتال میں آئی۔ وہ کن بیسیوں میں مبتلا
تھی۔ مرث خط میں پڑھیے۔

گزشتہ تیرہ سالوں سے میں ایسے گردوں کا لفظ نہیں سنا۔ جو ایک جگہ
متعین نہیں ہیں۔ میں دہشت پریشانی کی وجہ سے بھوک نہیں کھاؤں
کاشکار رہی ہوں۔ میرے جسم میں کھلی رہی ہے۔ اور میں تقریباً سے بیمار
رہی ہوں۔ میسرینیائی آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ اور سر میں درد
ہوتا رہا۔

بطور علاج میں نے لاقصد ادویات استعمال کیں۔ جس کی گواہی بار بار
ترکی حسان میں نہائی۔ ڈاکٹر کی ٹوٹیاں باغ میں نہائی سے بھر پور پانی سے
نہائی۔ دانش کروائی، گرم پانی سے ٹھیکریں کی، آرام کیا۔ اور اعصابی
قوت بخشی۔ خوراک کھائیں۔ لیکن ان تمام نے کوئی فائدہ نہ دیا۔ اس
دوران میں ڈاکٹر کے مشوروں کے مطابق چٹنوں اور ماحلوں پر جا کر بی

نہائی گریے سو۔

میں نے تقریباً تیس مستند ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ ان میں کئی اپنے
فن میں ماہر بھی تھے۔ اس دوران میں مجھے جسمانی طور پر بعض درد
بھی کرائی گئیں۔ اور ایک لیڈ سے پاک غذا دی گئی۔ لیکن علاج
کے بد میری حالت اکثر بدتر ہو جاتی۔ من پسند کے ذریعے علاج بھی ہر
کے بس کا روگ نہیں۔ میں نے چھ ماہ تک ڈاکٹر لیڈ سے ملنے سے یہ
علاج کرایا۔ ان کا بالآخر جواب تھا کہ آپ ایک اپناج کی طرح بستر
پر لیٹ جائیں۔ اور کبھی کوئی سبز خوراک نہ کھائیں۔ تو اس کا مداوا کر لیں۔
میں نے نصیر کیا کہ ڈاکٹر سکھ کی رائے کے مطابق اپریشین کر اؤں
اپریشین کا مقصد یہ تھا کہ گردوں کو پسپوں سے لگا دیا جائے۔

ان دنوں میں نے آپ کی شہرت سن کر آپ کو لکھا کہ میں آپ کے پاس
آنے سے منع ہوں۔ آپ خود شریف رہے ہیں۔

میں ان دنوں پائیس میں بیٹھی تھی۔ آپ کی آمد پر یہ خواب سن کر میری
بیماریاں مدد کر سکتی ہیں۔ میں حیران رہ گئی۔

آپ کے علاج سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ میسرینیائی واپس آئی۔ میری قوت
عود کر آئی۔ کچھ مدت واسعتال سے میرا اتنی طاقت و مدد ہوئی ہوں۔ کہ میں
اس حالت میں باقی ہوں جتنی بیماری کے آغاز سے تیس تھی۔ مجھے کبھی سر
کا درد نہیں ہوا۔

پیشہ منہ کی اسرار سے علاج بالکل متوازن طریقہ علاج ہے۔ اس طریق

خط کی نقل دینے کا مقصد یہ ہے کہ سٹر لادس اوٹن نے کتنی مہیاں دیوں کا
ادھرتے طویل عرصہ بعد شفا بخش علاج کر دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ مہرت
دہنی یا روحانی عارضے نہ تھے۔

دوسرا مریض !

ایک جرمن بیڈی جو بریسٹر تھی نے سٹر لادس
اوٹن سے اسطو طلب کی۔ اس وقت اس کی عمر پچاس سال تھی۔ جب
وہ پندرہ سال کی تھی وہ گریں۔ اور ماؤں کی انگلیاں تھراپیسٹس۔ اس
صدر سے وہ بہت کمزور ہو گئیں۔ اور ایک خاص مرض کا شکار ہو گئیں
جسے ریناڈ کی مہیا دے کہتے ہیں۔ ڈاکٹروں سے پانچ سو گئی اور ایک
سرجن سے مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ دو انگلیاں کاٹ دی جائیں تاکہ
باقی انگلیاں ہی محفوظ رہ سکیں۔

سٹر لادس اوٹن نے مہرت نامش تجویز کی، کھانے کو سبزیوں کو شفا
تیا یا تا ریخ مقررہ پر جب وہ سرجن کے پاس گئیں تو وہ حیران رہ گیا
یہ مہیا مہم کا مرکب علاج تھا۔ جس نے اپریشن کی تاریخ سے بس مریض
کو زندہ رکھ دیا۔

تیسرا مریض !

ایک بیڈی کی انگلی کاٹنی بیڈی۔ زمر کوئی برکی انگلی میں
ریناڈ مہیا کا باعث بنا۔ ٹیسٹ ٹھنے گئیں۔ سٹر لادس اوٹن نے مہیا مہم
کامل کیا۔ مہرت سے دیکھو اور ایک کچی خوراک تجویز کی جس میں چینی نہ تھی۔ بیڈی

کو افادہ ہو گیا۔

چوتھا مریض

یہ ایک سولہ سالہ مرلیفہ تھی جسے کثرت سے حیض آتا تھا
ایک ڈاکٹر نے تواتر اسے آرگٹ دیا تھا۔ اب علامت یہ تھی اس کی ایک انگلی
کا انکلا حصہ خود بخود جھگ گیا تھا۔ میں نے اسے بعض مشورے دیے لیکن وہ نہ
مانی..... تیس سال کی عمر میں ایک بار سچر میرے پاس آئی اس کی انگلیاں
موتی اور بعد میں برکی تھیں۔ ہاتھوں کی پتھیلیاں سوزش مکی تھیں۔ وہ ہاتھوں
پر پٹیاں باندھے رکھتی۔ مصیبت یہ ہوئی کہ اسے مجھ پر اعتبار نہ تھا۔
میرے مشورے ایک بار سچر میرے کانوں پر پڑے اور دو سال بعد
مرلیفہ اس مہیا دی سے اسٹڈ کو پیاری ہو گئی۔ کسٹکس وہ میری بات مان
یتی۔

پانچواں مریض !

یہ ایک پادری تھا۔ وہ دھرم الفاسل میں مبتلا تھا۔
در اصل اسے یہ مہیا دی کہن سے لگی تھی۔ تین بار اسے سخت بخار سی ہوا
جس سے دل پر بھی اثر ہوا۔

لیکن میرے طریقہ علاج سے وہ شہادت ہو گیا۔ آخری بار جب اس کے
متعلق اطلاع ملی تو اس کی عمر نوے سال ہو چکی تھی اور وہ سچا چمکا تھا۔

یہ بیڈی میں سلطنت مہر جانے کا مریض تھا۔ اس نے بہت
مہیا مریض اسے ڈاکٹروں سے مشورہ کیا تھا۔ لیکن مریض بڑھتا گیا

پھیرے بھی مریض ہو گئے۔ مسٹر اورٹن کے علاج سے وہ شفا یاب ہوا۔

ساتواں مریض : چنانچہ کہ سوزش کا مریض تھا۔ اس کی بیانی کزور تھی۔ اس کے ایک سال نے جس کے پاس۔ ایم۔ ڈی کی ڈگری تھی۔ اس کے ایک سال نے جس کے تعلق پیش بینی کی تھی کہ اگر وہ مکمل آرام بھی کرے۔ اس کی زندگی کے آخری سال کسی ٹی۔ بی تینی ٹورم میں گزریں گے۔

مسٹر اورٹن کے علاج سے وہ تندرست ہو گیا۔ بیانی عود کر آئی۔ اور جب اس نے اپنی زندگی کا بھر کر لیا تو اسے محنت کا درجہ اول کا سرٹیفکیٹ

مسٹر اورٹن کا قول ہے کہ ان کا کوئی مریض ان کا علاج مکمل ہو کر بدل یا ہائپرستیک ہو گیا۔ نہ ہی ان کے ہاتھوں کسی مریض کی موت واقع ہوئی۔ اچھے اچھے شپیلڈ ان کے پاس مریض بھیجتے تھے۔ بلکہ خود سہل کرتے سرورہ کرتے اور سرورے لیکر جاتے بلکہ مسٹر اورٹن سے طرز علاج سیکھ جاتے۔

حاصل کلام : اس باب کو اس تفصیل سے تحریر کرنے کا مقصد ناظرین کو یہ بتانا ہے کہ ہپاٹرم مرث ذہنی اور روحانی عوارض کا علاج نہیں کرتا وہ جہانی تفصیل کو بھی اپنے دائرے کاریں سے آتا۔ لیکن اسکی شرطیں مندرجہ ذیل ہیں۔

معالج : جسم کے اعضاء کی فزولوجی اور ناٹوشی سے واقف ہو۔

وہ ایک قابل اور ذہین فرد ہو۔ اور مریضوں کو اس پر اعتماد ہو۔

علاج : ہپاٹرم۔ ایڑ تھیک کا مرکب ہوگا۔

غذا : متوازن مگر اس مریض کے من پسند ہوگی۔ اگر مریض اسے کھانے میں پسند دیش کرے گا۔ تو ہپاٹرم کے طریقے امتحان کیے جائیں گے۔

سبزیوں و ترکاریاں

معصوم نیاز محمد ایم۔ اے

یہ کتاب سبزیات کے کئے فارمول میں عملی تجربات حاصل کرنے کے بعد لکھی گئی ہے۔ اعلیٰ قسم کی بیج۔ زمین کا انتخاب۔ پانی اور کھاد کا انتظام۔ سبزیوں کے کڑے۔ بیماریاں و ویٹوں کے نام۔ بڑے ناموں کے تھے یہ کتاب معلومات کا خزانہ ہے قیمت مرث چار روپے۔ علاوہ محصول ڈھک

جہانگیر ایک ٹپو۔ نو لکھا بازار لاہور

پندرہواں باب

بزدلی اور اعصابی بیماریاں

ماہرین ہنسٹرم جو اس سائنس کو طریقہ علاج کے طور پر اختیار کریں گے ان کی رہنمائی کے لیے چند سطوح تعلیم بند کی جاتی ہیں۔

جو لوگ عصبی دلیف ہوتے ہیں۔ وہ اپنی کیفیت اور بیماری کی علامات صحیح طور پر بیان نہیں کر سکتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا انگ انگ بیماری ہے۔ اس قسم کے مریض ایک پریشان کن طبقہ ہوسکتا ہے، ارادوں میں کمی قوت، بیحد میں کمی، شب بیداری، اور ذہنی طور پر ایک بہتر مریض کے ہونے کی کئی شکایات کرتے ہیں۔ وہ مزید بتاتے ہیں کہ اس زمین میں تمام ادویات استعمال کر چکے تھیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اکثر انہوں نے صحت کے قوانین کو مانگنا بھرت ادویات کا سہارا لیا ہوتا۔

یہ بات کھلی کر بیان کی جا رہی ہے۔ کہ صرف ہنسٹرم مریضوں میں بیماریوں کا درملن نہیں ہے۔ ہنسٹرم ایک ارادی عنصر ضرور ہے۔ بعض بیماریوں میں ہنسٹرم ہی علاج آتا ہے۔

عام طور پر لوگ اپنی صحت اور صحت کے اصولوں کا دھیان نہیں رکھتے جب کوئی بیماری انہیں آنے لگتی ہے۔ تو یہ تھپتھپا ڈوال دیتے ہیں۔ اب دماغ ہرگز

کو تنہا شرم تک ہے۔ وہ قوت ہاضمہ پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ وہ نفاذ تم نفس، دل، دودھ، خون، بول، دبزداد، جنس پر بھی اثر ڈالتا ہے۔ ایک بیماری سے گھبرا ہوا فرد کو ایک بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح کمزور سے کمزور تر ہو جاتا ہے۔ دماغ سرد و سوسوں کی راج گاہ بن جاتا ہے۔ اور دلیف مانی خویا اور ضبط میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

میان مباحث کا کردار ادا کرنے سے پیشتر علامات سے مرض کا اندازہ لگانا ضروری ہے۔ اب کچھ دماغی حالتیں اور مانی کا علاج تحریر کیے جاتے ہیں۔

سرور کا علاج

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض مریض صاحبان سرور کے علاج کے طور پر کلام پڑھ دیتے ہیں۔ یا تو یہ لکھ کر بعض کی پیشانی پر لگا دیتے ہیں۔ یہ اشد کی کلام کا اثر ہے۔ میان پر کہنا مقصود ہے۔ کہ عام ادویات کے کھانے کے علاوہ بھی سرور کا علاج ہو سکتا ہے۔ ہنسٹرم ان میں سے ایک طریقہ ہے مریض کو کڑی پر بچھادیں۔ بہتر یہ کہ آرام کی پر بچھائیں تاکہ علاج آسے آرام اور سکون ہے۔ حامل مریض کو اپنے دونوں ہاتھ بند کر کے اس طرح جھانے دے۔ کہ اپنے دونوں ہاتھ سر کے اوپر آگے سے چھپے نیچے تک سے جائے۔ اس دوران میں گھوری کو چھوئے بھی اور ساتھ شورو سے دتے

یہ جھانے سر میں خون کی زیادتی کو کم کر دیں گے۔

سر میں خون کم ہو رہا ہے۔

اس طرح درد ذبح ہوگا۔

اب درد کم ہو رہا ہے۔

درد دور ہونے والا ہے۔

اب درد دور ہو گیا ہے۔

عالیٰ محسوس کرے گا کہ درد دور ہو گیا۔ مریض پرسکون ہے۔ اب وہ

مشورہ دے

اب درد نہ ہوگا۔

درد کا احساس نہ کریں

درد کا خیال دل میں نہ لائیں۔

اب آپ سکون سے واپس جاسکتے ہیں۔ اس کے بعد مریض کو عالم

استغراق سے باہر لایا جائے۔

عصبی کمزوری کا علاج

عصبی کمزوری کے مریضوں کی کیفیت اس سے قبل بیان کر دی گئی۔ یہ مریض
ذہن عصبی کمزوری کی علامات تفصیلاً بیان کرتے ہیں۔ بلکہ جسم کی ہر بیماری کو
کو کسی نہ کسی طرح کھینچ کھارچ کر عصبی علامات کا ایک حصہ بنا دیتے ہیں۔ ان
کے خیال میں ان کے مددہ میں نقص ہوتا ہے۔ دل درست نہیں ہوتا۔ پیٹ
میں درد ہوتا ہے۔ کسی کام کو دل نہیں چاہتا۔

مثالوں میں چوٹیاں سی لڑتی معلوم ہوتی ہیں۔ یا ٹانگیں برھیں معلوم ہوتی ہیں یا ہاتھوں
کام سے تھکاؤٹ طاری ہو جاتی ہے۔ رات نیند نہیں آتی۔ ضعف بصارت دل
دھڑکتا۔ دماغی کمزوری۔ کچھ باندھ رہا۔ اور معلوم کون کونسی علامات اور
عوارض کا وہ اظہار کرتے ہیں۔ اس قسم کے مریض ایک ڈاکٹر پر اعتماد نہیں کرتے
اور حوصلہ یقین ہوتے ہیں۔

مرث ان مریضوں کا علاج کیا جائے جنہں آپ پر اعتماد ہو۔ اور وہ آپ
کی شہرت اور حقیقت کے معترف ہوں۔ اگر وہ مختصر یہ بھی کر دیں گے اصول کے
مصادیق آئیں تو انہیں کسی مستند ڈاکٹر کے طرف بھیج دیں۔

علاج: مریض کو عام کر ہی پریشانیں۔

۱ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑیں غصے کہ عالم استغراق میں بیٹھ جائے
۲ اب سر کے اوپر سے پست کی جانب جھانے دیں۔ اور ساتھ ساتھ
ہی دماغ، دل، معدہ اور ان کا اعضا پر چھوئیں ہاں جن کی
کمزوری کا مریض شاکی ہے۔ ساتھ ہی یہ مشورے دیں۔

تمہارے اعصاب کمزور ہیں۔

یہ کوئی ناقابل مصلحت بیماری نہیں

تم جو صبر مند ہو۔

تمہارا دماغ قوی تر ہوتا جا رہا ہے۔

تمہاری تمام بیماریاں دور ہو جائیں گی۔

دل مضبوط ہو جائے گا۔

معدہ درست کام کرے گا۔

تم خوب کام کرو گے۔

بس اب اٹھ جاؤ۔

تم ایک مضبوط انسان ہو۔

مکنت کا علاج

بعض لوگ شروع ہی سے بھلاتے ہیں۔ اور بعض کسی لمبی بیماری مثلاً
طاہائی ٹائفر کے اثر سے بھلانا شروع کر دیتے ہیں۔ جو بچے بھلاتے ہیں انہیں
تیس دن اور دو دن میں بگڑ نہیں سکتی۔ بالخصوص کالہوں کے پرفیسروں کی
اسامیوں کے لیے وہ نامزد قرار دیئے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ ایک بڑی
خامی ہے۔

علاج مریض کو آپریشن کا اعتماد موزا جائیے۔ ایسے مریض مختلف
ڈاکٹروں اور جیکوں کے پاس چکر کاٹ کاٹ کر پائوں جو کچے ہوتے ہیں۔ ان
کے دل میں کسی ڈاکٹر یا حکیم کی پیسے سی وقت نہیں رہتی۔ مہرینا ٹرم ایک
خاص شہرت کا نام موزا ہے۔ اس کے علاج سے جو مریض شفا پانچے
ہوتے ہیں۔ وہ شفا کو معجزہ گردانتے ہیں۔ اور اپنے کسی کا سوا دل سے کر
لوگوں کو بار بار بتاتے ہیں۔ اس لیے مہرینا ٹرم کے پاس جو پڑائیاں آتا ہے
وہ اسکی شہرت سے تاشتر ہوتا ہے۔ تاہم مہرینا چاہیے کہ مدتی کام نہ لے۔
وہ مریض کی ہڈی سے زیادہ کامیابی ان بچوں میں ہوگی۔ جو کسی مرض

کے نتیجہ میں بھلانے لگے۔ فرجیوں اور عوام میں جنگ کے تباہ کن پیغام بھی دانا
پراثر انداز ہوتے ہیں۔
انہیں مشورہ دیں کہ آپ سونے کی حالت میں ان کے پاس آئیں گے اور
علاج کریں گے

۱۔ بچہ جب سو رہا ہو تو اس کے برابر لیٹ جائیں
۲۔ اس کی پیشانی کو مکا سا تھپتھپائیں۔ تاکہ مکمل طور پر بیدار نہ ہو۔ اور
ساتھ ہی پیشہ مشورہ دے۔ تم سو رہے تھے۔ میں نہیں بیدار نہیں
کروں گا۔ تم بھی سیدھے عالم استغراق میں چلے جاؤ گے۔
اب تم نیند میں نہیں ہو۔ تم عالم استغراق یا توہیم میں پھنس گئے ہو۔ تو
میری باتوں کا جواب دو گے۔
کچھ دیر بعد عامل اپنی انگلی مریض کے منہ کے پاس لے جائے اور
زبان کو چھوئے۔ اب یوں مشورہ دے

یہ میری انگلی ہے۔ اس میں ایک خاص تاثیر ہے۔
..... یہ اثر تمہاری زبان میں منتقل ہو رہا ہے۔ تمہاری زبان میں
طاقت آ رہی ہے۔ زبان کی تھوڑی دور ہو گئی۔

اس دوران میں زبان کو چھو تارہے اور جیسے جیسے بچہ نیند میں آتا رہے
لیکن اتنی مرضی سے کہ مریض عالم استغراق سے باہر آئے۔ اب عامل یہ کہے
تمہاری زبان درست ہو گئی ہے۔ تم بولو۔ تم درست
بول سکتے ہو۔ تمہارا نام کیا ہے۔ تمہارے ابا جان کا نام کیا ہے۔

مریض کی زبان میں کثرت نہ ہوگی۔ اب اسے مشورہ دیں۔
 تم سچی نیند سو جاؤ۔ تمہیں نیند آ رہی ہے۔ بسکون سے سو جاؤ۔
 جب مریض سو جائے۔ تو عامل آرام سے اٹھ کر واپس آجائے۔
 دوسرے دن مریض کو اپنی کینک میں نہ جوئیں۔ مریض کے عزیزوں سے
 معلوم کریں کہ کثرت میں کوئی فرق آیا۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ کچھ فرق آیا۔ اب
 مریض کو کھلوا بھیجیں کہ وہ پہلے سے بہتر ہے۔ میں دوبارہ رات کو تمہارے پاس
 آؤں گا۔
 یہ عمل تقریباً ایک ہفتہ تک بعض مدتوں میں اس سے زائد جاری رکھیں۔
 حتیٰ کہ کثرت ختم ہو جائے۔ عمل کثرت نہ کے جسم پر ریشمی قمیض ڈھیر
 بلکہ کپاس کے ثروت کے کپڑے ہوں۔

ضعف بصارت کا علاج

مشترک اور ادنیٰ نے بار بار تحریر کیا ہے کہ ضعف بصارت کے لیے
 میناٹرم کا طریقہ شفا بخش ثابت ہوتا ہے۔ وہ اس اصول کے حامی ہیں
 کہ ایک بنا ہوا نسل ان اپنی قوتوں کا پورا استعمال نہیں کر پاتا۔ اور
 عمل میناٹرم سے یہ ممکن ہے کہ اس کی خفیہ قوتوں کو اجاگر کر کے استعمال
 میں لایا جائے۔ مثلاً ایک فرد جو بلا ہر ضعف بصارت کا مریض ہے۔ اس کی
 بصارت نامثل ہے۔ لیکن وہ پوری بصارت کو بروئے کار لانے سے عاجز
 ہے۔ میناٹرم اسکی مدد کرتا ہے۔ اور حقیقی قوت کو بروئے کار لے آتا ہے

علامت: یہاں پھر یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ مریض کو عامل پر اعتماد ہو۔ وہ
 اسکی مشرت سے شام ہو۔ وہ علاج کو غرض سے آجائے اور علاج کے بدلے
 عامل کی باتوں پر اعتماد کرے۔ اور اپنی خفیہ قوتوں کو مرکز کر کے۔ علاج یہ ہے۔

۱۔ عامل محول کو کھانے کو کسی پر بٹھائے

۲۔ سامنے کرسی پر بیٹھے

۳۔ اپنی قوتوں کا منظر صاف پانی اسکی آنکھوں سے لگائے۔

۴۔ اب اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے تاکہ عالم استغراق یا توہیم
 پیدا ہو جائے

۵۔ اب عامل اسے چھانے دے۔ اور اس دوران میں اسکی آنکھوں

کو چھوئے اور اس پر کبھی کبھار ہلکی سی جھونک مارے۔

اور آنکھیں بند کر دے یہ مشورے دے۔

تمہاری آنکھوں میں نور کی کمی نہیں تمہاری آنکھوں میں

قوت ہے بنیائی ہے میرا عمل اس

بنیائی کو دلپس لا رہا ہے۔ تم نامثل فرد کا طرح دیکھو گے

دیکھو گے باریک سے باریک تحریر کی کتاب پڑھو گے

اس کے بعد عامل اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھرے اور کہے۔

تم اب عالم استغراق سے باہر ہو۔ میں تین ہفتہ تمہیں گاؤں۔ تم

مریض آنکھیں کھول دے گا۔ اور خود تباہیگا کہ اس کی بنیائی پہلے

سے بہتر ہے۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاص قوت سہر گئی ہے۔ وہ چنے سے بہتر دیکھ سکتا ہے۔ مریض کو یہ مشق کئی بار کرائی جائے۔
 سٹرواس اورٹن کی راتے میں صرف ماؤزاد اندھوں کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ باقی تمام لوگ کچھ دیکھ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے بتائے ہیں کہ لوگوں کا علاج کیا۔ جو لوگ بچے غنیک لگاتے تھے۔ انہوں نے عینکس اتار دیں۔ جو لوگ تھریروں کو بہت نزدیک سے پڑنے کے عادی تھے وہ مناسب فاصلے پر پڑھنے لگے۔

خوف و ڈر کرنا

بعض لوگ خوف کے مریض ہوتے ہیں۔ مثلاً دیا میں بنانے کا خوف۔ ٹینک میں تیرنے کا خوف۔ بعض ارکیاں شادی کی زندگی گزارنے سے خوف کھاتی ہیں۔ اس لیے شادی پر مدعا مند نہیں ہوتیں۔ خاندان سے تعلقات قائم کرنے سے گھبراتی ہیں۔ اور ناخوش ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگ گھڑ سواری اور شتر سواری سے خوف کھاتے ہیں۔ بعض ہوائی جہاز کے سفر سے ڈرتے ہیں۔
 سٹرواس اورٹن نے ایک ایسی عورت سٹرواس کا خوف دور کر دیا۔ وہ اپنی بچپن کی زندگی میں ہوا میں اچھا نہ جھانے سے خوف کھاتی تھی۔ جس کی ماں اور خاندان ولے پیاز سے اسے برا میں اچھلتے ہوں گے اور وہ مارے خوف کے چلتی ہوگی۔ جسکی پردہ خاندان کے کسی فرد کو نہ لگا۔ اور بچی جوان ہوئی۔ تو وہ خوف و مارش میں نچتے ہو گیا۔

سٹرواس اورٹن نے سٹرواس کا خوف دور کر دیا۔ اور وہ ہوائی اڈے کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس دوران میں اسے نسبتاً یاد کیا کہ ان کی منزل کونسی ہے۔ کبھی یہی سٹرواس اورٹن پر عمل تیزیم کیا گیا۔ جہاز تیار تھا۔ سٹرواس اورٹن نے اپنے ساتھ کاک پیٹ میں بٹھالیا۔ تھوڑی دیر بعد جہاز چار ہزار پاچ سو فٹ کی بلندی پر اڑنے لگا۔

سٹرواس اورٹن پر سکون تھیں۔ جہرے پر کوئی پریشانی نہ تھی۔ کچھ دیر بعد جہاز دس ہوائی اڈے پر اڑا۔ تو سٹرواس اورٹن پھر بھی پرسکون تھیں۔ سٹرواس اورٹن نے انہیں عالم استغراق سے نکالا۔ اس وقت کئی اخبارات کے نمائندے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ ٹیلی مر کے نمائندہ کے جواب میں سٹرواس اورٹن نے کہا۔

مجھے عالم استغراق کی باتیں یاد ہیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہوائی جہاز زمین کے اس قدر نزدیک اڑ رہا ہے۔ کہ میں زمین سے چیزیں اٹھا سکتی تھی۔

یہ سٹرواس اورٹن کا کمال ہے۔ انہوں نے شاید ہی مشورے دیے ہونگے کہ ہوائی جہاز زمین سے چند فٹ کی بلندی پر اڑے گا۔ یا جہاز میں کہا ہوگا۔ کہ جہاز اور زمین کا فاصلہ چند فٹ سے زیادہ نہیں۔ اور وہ عالم استغراق یا تیزیم میں اس فاصلہ کو جو چار ہزار پاچ سو فٹ تک جا پہنچا تھا چند فٹ سمجھتی رہیں۔

انزاتِ اذیت دور کرنا

بعض لوگوں کو زندگی میں اذیت ناک کام کرنے پڑتے ہیں جن کی وجہ سے انہیں جسمانی اور روحانی صدمات پہنچتے ہیں۔ مثلاً کوئی مرتبہ باعزت اور بے تعظیماً فراڈ کی شکاری فٹنڈوں یا پولیس گتے ہاتھوں جو جاتی ہے۔ ایک شریف آدمی کے لیے یہ جسمانی اور روحانی اذیت بڑی دردناک ہوتی ہے۔ وہ جیلنگ کی میں محنت مصطرب ہوتا ہے۔ ڈاکو ایسی حالت کو سکون بخش ادبیات سے ورت کرنے اور جسمانی اور روحانی صدمات بھلانے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ یہ سکون بخش ادبیات کا دور ہے۔ لوگ ان ادبیات کے اُسی طرح عادی ہو چکے ہیں جس طرح بعض لوگ شراب، سمجنگ اور افیون میں صدمات اور پریشانیوں کا مداوا ڈھونڈتے تھے۔

ذیرک عامل جس پر اس برکت مند کو اقدام ہو مند بہ ذیل عمل کرے۔

۱ معمول کو آدم کر ہی پڑھا دیا جائے۔ پشت پر ایک تیکر رکھ دیا جائے جو معمول کو سہلا دے سکے۔

۲ عامل معمول کو کوئی چمکی چیز دے کر کہے کہ اس پر نظریں جانے اور ادھر ادھر نہ دیکھے اور یہ مشورے دے

تمہاری نظریں اس چیز پر لگی ہیں..... اس چیز میں ایک نرالی قوت پیدا کر دی گئی ہے..... یہ تم کو سہا دیگی... تمہارے

ذہن کو سکون دے گا..... تم سو جاؤ گے
۲ جب معمول کی آنکھیں بند ہونے لگیں تو عامل یہ کہے۔

تم سو جانا چاہتے ہو۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں اب تم سو چکے ہو۔

اس کے بعد معمول کی آنکھیں بند ہو جائیں اور وہ عالم استغراق میں چلا جائے گا۔ اب عامل یوں مشورے دے

یہ واقعہ معمول تھا..... اس کی نگہ نہ کرؤ..... زندگی میں اس سے بڑے اور بڑے واقعات پیش آتے ہیں.....

اس واقعہ کی کوئی اہمیت نہیں..... اسے بھلا دو..... صرف مقصد کو سامنے رکھو۔

جب معمول کے چہرے سے پریشانی دور ہونے کے آثار معلوم ہوں تو یوں مشورہ دو۔

تم اب عالم استغراق سے باہر آنے والے ہو۔ ہر شیارہ ایک دو تین مشرکوں اور ان کے متعلق ایک واقعہ مشہور رسالہ سٹیج میں تحریر کیا گیا ہے۔ انگلستان میں سٹیج کا ایک شہور اداکار جس زندگی کھیل میں پہلے دن شرکت کرتا تو ڈرامہ کے اختتام پر ذہنی اور جسمانی گرفت سے بے جان ہو کر گر پڑتا۔ اس نے اپنے دور کے مشہور ڈاکٹروں سے اپنا سائنہ کرایا۔ لیکن وہ کسی مرض یا عارضہ کی تہذیب نہ دیکھ سکے علاج کا گز نہ ہوا..... آخر اس نے مشرکوں اور ان کی طرف رجوع کیا۔

چستہ بیان کر دی گئی ہیں۔ بہرہ نڈے عامل جنس انسان کی اناتری اور فیاضی
کا کوئی علم نہیں ہوتا ہے۔ مریضوں کا بہرہ نڈے طرح سے علاج کریں گے
اور مریضوں کو نائے کی بجائے نقصان ہوگا۔
اس لیے میں گزارش کروں گا کہ مجمع ہاں عامل شوق سے ہیناٹرم
کے عمل دکھائیں۔ لیکن ہیناٹرم کو بطور علاج استعمال نہ کریں۔

پچیدہ چیدہ غیر اعصابی امراض کا علاج

اس باب میں دانت کا درد، جوڑوں کا درد، وجع المغاسل، سرطان
کھانسی، ورم، تشنج، انخواسش اور بین پر مختصر طور پر روشنی ڈالی
جائیگی۔

دانت کا درد دور کرنا

- ۱۔ عامل معمول کو کرسی پر بٹھا دے۔ اور خود سامنے کرسی پر بیٹھ جائے۔
- ۲۔ درمیان میں ایک میز برائوں کے روشنی اور چمکدار اوزار ہوں
دانت دیکھنے کا ڈاکٹر آئینہ بہتر ہے
- ۳۔ عامل معمول کو ہایت کرے کہ وہ اپنی نگاہوں آئینہ یا کسی اوزار
پر متوجہ کر دے

۴۔ عامل معمول کے رخسار پر اس جگہ انگلی رکھے جہاں درد ہو رہا ہے
اور دوا دبائے اب شورے دے
درد دور ہو جائے گا..... میں نے یہ طریقہ کئی بار آزمایا
ہے۔ اب درد کم ہو رہا ہے
اس کے ساتھ رخسار پر پھونکیں ماری جائیں۔ اب کہے۔
درد کم ہونے کرے..... اب ہمیں درد نہیں ہوگا
تم آرام محسوس کر رہے ہو۔ پریشانی دور ہو گئی ہے۔ درد کا
نام نہیں۔

۲۔ بقیے ہو دانت ٹرنا

اسی طرح عامل معمول رضی کر استغراق کی دنیا میں سے جائے
اور یوں شورے دے۔ میں تمہارا دانت درد کے بغیر نکال دوں
گا..... درد سے خالی..... بالکل درد نہ ہوگا.....
محسوس کرو اب درد نہیں ہوتا..... تم سب سے انگلی کا
دباؤ بھی محسوس نہیں کرتے..... بھلا دباؤ کبھی ہی کہاں
اس کے ساتھ دباؤ بڑھ جائے۔ دانت جڑ سے اکھڑ جائیگا۔
فردت پڑنے پر فار سپس بھی استعمال کی جاسکتی ہے

وجع المفاصل

اس مرض کو انگریزی میں ڈیٹھیک فیور کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا مرض ہے۔ جو کسی وقت بھی دہر ہوتا ہے۔ لیکن کسی وقت بھی واپس آجاتا ہے۔ ڈاکٹر اس سرف کا علاج کرنے اور مریض اسکی درد اور مسلسل علاج کی کوفت سے تنگ آجاتے ہیں۔ ایک دن آجانک یوں معلوم ہوتا ہے کہ مرض موجود ہی نہیں۔ درد ناپید ہو جاتی ہے۔ سوزش یا سوجن ختم ہو جاتی ہے۔ مریض کا بخار اتر جاتا ہے۔ بہوک عود کر آتی ہے۔ مریض چلنے پھرنے لگتے ہیں۔

آجانک چند دن بعد دوبارہ مرض آن موجود ہوتی ہے۔ جسم کا کوئی تیز سوزج جاتا ہے۔ مریض کو بخار آتا ہے اور مریض درد کے مارے بلبلا تا ہے۔ کہتا ہے۔ اور پریشان ہو جاتا ہے

سیناٹرم کے ذریعے علاج

ڈاکٹر فریڈ کے بڑے بڑے تہمتی نسخے ناکام رہتے ہیں۔ مرض یوں معلوم ہوتا ہے۔ اپنی مرضی سے مریض کو چھوڑتا ہے۔ اور اپنی مرضی سے واپس آتا ہے۔ اس لیے اگر مرض واپس آجائے تو باہر سیناٹرم کو گھرا جائیے علاج یوں ہے

۱۔ غاصل مریض کو تیز پریشان دے اور خود پاس بیٹھ جائے۔

۲۔ منٹرس سے معلوم کرے کہ کرنے جوٹوں میں سوجن یا سوزش ہے اور وہ پردہ روئیں۔ ان پریس مریزم کا پانی لگا دے

۳۔ اب وہ مریض کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دے۔ جب مریض عالم استغراق کو پہنچے تو سوزش والے جوٹوں پر ہاتھ رکھ اس طرح جھالے دے کہ جھالوں کا رخ جوٹوں سے پاؤں یا ہاتھوں کی انگلیوں کی طرف ہو۔ اب یہ شور سے ڈنٹے، جھالے دماغ اور دل سے نکل دیں۔

سیناٹرم کا پانی تیز پاشتر ہے۔ تمہاری درد ہانگوں یا ہاتھوں کے ذریعے انگلیوں سے باہر نکال دی جائیگی۔ یہ حصے پر درد نہ رہیں گے۔ اب درد کم ہو رہا ہے۔ درد کم ہو چکا ہے۔

تمہارے چہرے پر رونق آرہی ہے۔ درد جا رہا ہے۔ اب بہت کم ہو گیا ہے اب درد نہیں ہے۔

اس کے بعد مریض پہلے سے بہتر ہوگا۔ باہر بارشٹن کرنے پر درد جاتی رہیگی۔

خارش و حلق کا علاج

۱۔ خارش و تھم کی ہوتی ہے۔ ایک تعدی خارش ہے۔ جو بعض ننھی جوڑوں کے توسط سے پھیلی ہے۔ اس کا علاج سیناٹرم کے ذریعے نہیں ہو سکتا

عام خارش اور جین کا سند جو ذیل علاج کریں۔

۱۔ عامل مریض کو کرسی پر بٹھا دے

۲۔ خود سٹے کرسی پر بیٹھ جائے

۳۔ خارش اور جین والے حصوں پر سر مرزیم کا پانی لگائے

۴۔ اب اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے اور مریض کو عالم استغفار

میں پنچا دے۔ اور جین والے حصوں سے پاؤں اور ہاتھوں

کی طرف جھکے دے

۵۔ یہ جھکے دماغ اور دل سے ہو کر زنگریں۔

اب یہ شور سے دے۔

جین درد ہو رہا ہے..... پانی پڑا تیر ہے۔ میں درد

کو آنکھوں کے ذریعے نکال دوں گا۔ اب جین باہر جا رہا ہے

گنگی۔ گنگی۔

معمول ہوشیار۔ ایک۔ دو تین

کھانسی کا علاج

کھانسی تکلیف دہ مرض ہے۔ بالخصوص رات کو مریض کھانسی

کھانسی کر رہے حال ہو جاتا ہے۔ کمزور اور نحیف ہو جاتا ہے۔

مس مرزیم کا پانی تیار کریں۔ اگر پہلے سے تیار شدہ

علاج! موجود ہے تو وہی استعمال کریں۔

۲۔ اگر موسم گرم بہتر چھاتی پر لگائیں۔ اگر موسم سرد بہتر تو اس میں

ہاتھ ڈبو کر چھاتی کے اوپر کے جو کپڑے پٹنے ہوں۔ ان پر

مل دیں۔ اس طرح کپڑے بھیگ دسکیں۔ یعنی معمولی سا

پانی لگے۔

۳۔ اب عامل مریض کو عالم استغفار میں منجائے۔

۴۔ پھر جھکے دے جائیں۔ لیکن جھانکنا تو رخ دل اور

دماغ کی طرف نہ ہو۔ یعنی جھکے پچھلے جسم سے دماغ اور

دل کی طرف نہ جائیں

۵۔ مریض کو پھر کرسی پر لگائیں اور یہ شور دے۔

اب آپ کو مس مرزیم والا پانی لگا دیا گیا ہے۔ اس میں تاثیر

ہے۔ آپ کے سینہ میں بھگم ہے..... جو اس

کے اثر سے خشک ہو جائیگی یا ناک اور منہ کے ذریعے اسے

آپ آسانی سے خارج کر دیں گے۔

اب کھانسی کا دورہ نہ پڑے گا..... آپ

کو آرام محسوس ہو رہا ہے۔ چھاتی بھی ہو رہی ہے۔ اب آپ

پرسکون ہیں۔

معمول ہوشیار۔ اب استغفار سے باہر آؤ۔ ایک۔ دو

تین۔ بار بار شش کریں

دوسرے کا علاج

دوسرے ایک طریقہ بیساری ہے۔ جو عمر کے ساتھ بنا کرتی ہے دورہ پڑتا ہے۔ تو مریض بے حال ہو جاتا ہے۔ چھاتی کی انبلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ اور اُن سے مخصوص آواز آتی ہے۔ مریض سانس لے پیتا ہے۔ لیکر ہوا باہر نہیں نکال سکتا۔

دوسرے کا علاج کم و بیش وہی ہے۔ جو کھانسی کا ہے۔ فرق یہ ہے کہ عامل کو بار بار غسل کرنا ہو گا اور بدول دھونا چاہئے۔ حال کا کمال یہ ہے کہ مریض اُس پر اعتماد کرے۔ اور بار بار اُس کے مطلب میں آئے۔ اور نہ پانچم کی مدد سے اپنی تکلیف کا مداوا کرائے۔

تشیح کا علاج

بستریوں میں تشیح کے مریض عام دیکھے جاتے ہیں۔ گرون کے بیچوں تو تشیح۔ چھاتی کے عضلات کا تشیح۔ پیٹ کے عضلات کا تشیح۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا تشیح۔ دراصل اسکی بنیاد اعضا ہیں اور جسمانی مددوں ہوتی ہے۔ انگریزی میں اسے SPAJ کہتے ہیں۔ اور جو ادویات اسے دے کرتی ہیں۔ انہیں ANTISPASMODIC کہا جاتا ہے۔

کبھی کبھی ادویات کے باوجود یہ مرض جاری رہتا ہے۔ اور مریضیں کورسپنڈنٹ کے پاس جانا پڑتا ہے

مریض لادس اورٹن کے علاوہ ڈاکٹر سیناٹرم کے ذریعے علاج: لیچمن نے اس مرض کا علاج کیا اُن دنوں کے تجربات کی روشنی میں عامل مندرجہ ذیل قدم اٹھائے۔
۱۔ معمول کو کرسی پر بٹھا دے ۲۔ اگر ممکن گلاب تو کپڑے کا پانی سفید چٹا ۳۔ ہنگامہ اگر ممکن گلاب تو اُن کپڑوں پر لگا دے۔ جو تشیح والے اعضا کے اوپر ہوں۔

۳ عامل خود سانسے والی کرسی پر بیٹھ جائے۔ اگر مریض بستر پر دراز ہے تو ساتھ بستر پر بیٹھ جائے۔

۴ مریض کو عالم استفراف میں پہنچا دے

۵ اب یوں شروع دے

یہ تشیح اور اُس کا مدد کوئی بڑی بات نہیں.....

میں نے اس پریس مریزم کا پانی مل دیکھا.....
وہ پڑتا اثر ہے..... جین صحت کے کئی مریضیں پر آزمایا ہے..... تم آرام عموماً کرو گے..... درد دور ہو رہی ہے..... عضلات کا کچھ دھکم بھکا ہے.....
اب تم نارمل فرد ہو.....
معمول..... خوشیار..... استفراف سے

باہر آؤ۔ ایک
دو
تین

سرطان کا علاج

سرطان اتنا شدید مرض ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ دنیا کے تمام سائنس دان اس مرض کا علاج اور حفظ و تقدم معلوم کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا غلط ہے کہ صرف ہینا ٹرم سرطان کا علاج کر سکتا ہے۔

البتہ ہینا ٹرم دوسرے علاج میں مدد دے سکتا ہے۔ اور اس اصول کی پیروی کر سکتا ہے جس پر ہم ایک گزشتہ باب میں بحث کر چکے تھے۔ یعنی ایلتھمک طرز علاج، من پسند خودک اور ہینا ٹرم کا اشتراک۔

سرطان تکلیف دہ مرض ہے۔ اور جسم کا سرطان زدہ حصہ دھوکہ کھائے۔ جو علاج تجویز کیا گیا ہے۔ وہی کریں۔ دوسرا طریقہ جعالوں کے ذریعے سرطان کی بیماری کو جسم سے نکالتا ہے جیسے دل اور دماغ کی طرف نہ جاتیں۔ اس دوران میں عالم استغراق میں مریض کو رہنمائی دیں۔

تبدیلی بیماری جسم سے باہر ہونی چاہتی ہے۔
یہ میسر ہی کوشش ہے۔ بیماری باہر لانی
جاری ہے۔ بار بار شق کریں۔ کچھ نہ کچھ افتاد ہو گا۔

بڈیوں کے جوڑوں کا درد

یہ مفاصل ہیں۔ لیکن یہ ایک بیماری ہے۔ انگریزی میں
اسے RHEUMATOID ARTHRITIS کہتے ہیں۔ اس مرض میں کوئی جوڑا ایسا تک سوزش زدہ نہیں ہوتا
دل پر زد نہیں ہوتا۔ تیز بخار نہیں آتا۔ بلکہ انگلیوں میں میٹھا
میٹھا درد رہتا ہے۔ اور جوڑوں پر ہڈیاں فرا بجاری اور
بہر نما ہو جاتی ہیں۔

ہینا ٹرم سے علاج

جس طرح یہ مرض فرض ہے۔ اسی طرح اس مرض کے علاج
میں فری تاج کی اسید نہیں ہے۔ مریض کو عامل برا قتاد ہونا
چاہیے۔ تاکہ وہ اس کے طویل علاج کے دوران ٹائوکس نہ ہو
اور اس کے مطب میں آتا رہے
سند جو ذیل طریقہ پر عمل کریں

- ۱ معمول کو کرسی پر بٹھائیں
 - ۲ عامل معمول کے ہاتھ جہاں میٹھی درد ہوتی ہے ۔ ۱ اپنے ہاتھوں میں لے اور ان پر مس مریض کا پانی لگا دے
 - ۳ اب وہ معمول کو عالم استغراق تک نے سبائے رقص کا عزت نہیں ۔
 - ۴ اس کے بعد یوں شروع دے
- یہ بیداری طویل ہے ۔ لیکن میرے مس مریض کے پانی میں پتھر ہے ۔ یہ بیماری کو زائل کر دیتا ہے ۔ جسم بیماری کو باہر نکال دیتا ہے ۔ یہ اپنا اثر کر رہا ہے ۔ بیماری تلف ہو جائے گی اس کے اثرات جسم سے نکل جائیں گے دیکھو تھوڑی دیر کی ہو گئی ۔
- معمول ہوشیار ۔ عالم استغراق سے باہر آئے
- ایک دو تین

اس کے بعد عامل کو کم از کم ایک ماہ تک روزانہ اس طرح عمل کرنا ہوگا ۔ جس طرح گوشتہ باب کے حامل کلام میں تحریر کیا گیا ہے ۔ ان امراض کی فہرست طویل ہے ۔ جن میں یہ مریض کی مدد سے درست کیا جاسکتا ہے ۔ یا اپنا فہم کی مدد لی جاسکتی ہے

یہ کتاب میڈیسن یا طب کی کتاب نہیں ہے کہ ہر مرض کی تفصیلات دی جائیں ۔ دوسرے اس کتاب کے صفحات بہت محدود ہیں اور زیادہ تفصیلات شامل نہیں کی جاسکتیں ۔ ان صفحات کا بڑا مقصد اصول بنائے گئے عملی اشکال بتانی ہیں ۔

زیرک عامل انہی خطوط پر باقی سب ریبوں کے علاج میں اپنی راہ متعین کر سکتا ہے ۔ صرف ایک شرط ہے ۔ کہ مریض کو عامل کے فن اور اس کی ذات پر اعتماد ہو ۔

رنگ و روغن

دارنش بنانے والوں کے یہ بہترین معاون کتاب ہے اس میں کچھ ایچوڑا ۔ پیچہ ۔ کڑی ۔ لوہا وغیرہ رنگنے اور دارنش کرنے کے طریقے برتر کے روغن اور دارنش بنانے کی شناخت ہی آسان اور سادہ ترکیب دکھائی نہیں ۔ قیمت ۳ روپے علاوہ محصول ڈاک

جہانگیر بک ڈپو ۔ نوکھا بازار لاہور

ستارہ سوال باب

اخلاقی اصلاح بذریعہ سنایشزم

یہ بات پابہ ثبوت کو ترجیح دی جاتی ہے کہ عادی مجرموں کا جب پرست
مذہم کیا گیا تو سلوم ہوا کہ اکثر کے دماغ میں رسوئیاں بنتیں۔ کچھ عادی
مجرم ایسے تھے جن کے جسم میں بدائش کے ذلت کوئی نقص تھا۔ اسکے
ساتھ ساتھ یہ بات بھی تسلیم ہو چکی ہے کہ سنایشزم سے بعض مجرموں
کا علاج ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر جو چھوٹے بچوں کا۔

اُمی کے ایک پروفیسر صاحب نے دعوے کیا کہ انہوں نے ایک
طریق کار دیانت کر لیا ہے جس کی پھر کی بدائش پر ہی تباہا جاسکتا تھا
کو کچھ عادی مجرم نے گا۔ لیکن وہ انہی دیانت کو ثابت نہ کر سکے۔
پروفیسر صاحب کا دعوے تھا کہ ایسے بچوں کے جیروں پر ایسی نشانی
ہوتی ہیں لیکن تجربہ سے تباہ یا کہ بعض خوش اطوار شخص کئی سال تک
معاشرہ کے شریف ترین افراد تصور کیے جاتے رہے۔ جنہی کو معلوم ہوا کہ
ان کے دل میں مجرموں کا کردار چھپا تھا۔ یہ تجربہ ناکام ہوا۔ لیکن اس نے
ایک نئی راہ کھول دی اور یہ معلوم کیا جائے کہ خیر چھ مجرم کیوں بن جاتے
ہیں۔ یہ بہت بڑا قدم تھا۔

سنایشزم مجرموں کی اصلاح کرنے کی طرف شایستگی ثابت ہوا۔ لیکن
یہ کہنے میں ہل نہیں کر کہ طریقہ بھی دوسرے طریقوں کی طرح آخر محدود ہے۔
جس طرح انکھوں کے باہر سیدائشی اندھے کا علاج نہیں کر سکتے۔ اسی طرح
چندنی صدمہ جرم کے دلوں میں آندھن لائے نے ہمیں شت کر دی ہیں کبھی
دست نہیں ہوں گے۔ اگر وہ سنایشزم سے متاثر نہ ہوں گے تو کوئی دوسرا
طریقہ کار بھی ہے کار جائے گا۔ ایسے لوگوں کا حال تو یوں ہے کہ:-

افریقہ میں ایک عسائی تبلیغ عیسائیت کے لیے ایک آدم خود قبیلہ میں
گئے جس دور میں وہ تبلیغ لپٹا گئے۔ اور کہا میں تمہیں کھاؤں گا پھر اسے
تبلیغ نے اس پر غلط کرنا شروع کر دیا گیا۔ دیکھو سردار یہ اچھی بات نہیں۔ یہ ظلم
ہے۔ کمینڈین ہے۔ جرم ہے۔ لیکن سردار نے کہا۔ سنو تبلیغ میں نے کل ہی
انہی ماں کو دیکھا تھا وہ ایک تبلیغ کی لاش کھا رہی تھی۔

یہ کہہ کر وہ باور کی صاحب کو کھا گیا
پروفیسر گت نول کا خیال ہے کہ وہ عادات جو کوئی فرد دوسرے
سے حاصل کرتا ہے۔ وہ سنایشزم کے ذریعے دست کی جاسکتی ہیں۔ ان
میں خاص طور پر بد عادتیں قابل ذکر ہیں۔

۱۔ شراب خوردی

ب۔ نشہ آور چیزوں یا ادویات کا استعمال

بعض مجرموں نے ایسی ادویات بنائی ہیں۔ اور دعوے کیا ہے ان
کے کھانے یا سیکر گوانے سے مندرجہ بالا دونوں بد عادتوں سے چھٹکارا پایا

جاسکتا ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی تحریر کیلئے ہے کہ ان ادویات پر ایک خاص
اقتصاد اور ان کی شفا بخش خوبیوں کے لیے خاص ذہن ہونا ضروری ہے
اگر ذہن اور اقتصاد مقدم ہے تو اپنی پلا دیجئے اور اس کا سیکہ لگا دیجئے
لیکن مریض کو نہ بتائیے سچ بھی شفا ہو جائے گی۔ واصل یہ لوگ
ارادی یا غیر ارادی طور پر اپنا شرم کا سدھار لینا چاہیے۔ میں خواہ
وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اور اسے اعتقاد ارادہ۔ قوت ارادی
اور مضبوط ذہن کے الفاظ میں۔

دوسری چیز جو عالمین ہندیہ اپنا شرم کو شکست دیتی ہے یہ ہے کہ عام
لوگ اپنا شرم کو علاج کا آخری ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے اور مشکلات
پیدا کرتا ہے۔ اور شفا کے مواقع کم آتا ہے۔

اس لیے لازم ہے کہ اپنا شرم کو شرم سے آزاد کیا جائے۔ تاکہ اصلاح
جلد ہو۔ اس کا مناسب زیادہ ہو اور بہت سے اچھے ایسے جرم کی دنیا میں
نہ پہنچ جائیں۔ اب اصلاح کرنے کے چند طریقے تحریر کیے جاتے ہیں۔
۱۔ مریض کو آرام کر ہی بیٹھا یا جاوے۔

۲۔ اسے یہ ماثور دیا جائے کہ اس مجرم کو کم تر اور بدکار سمجھا جا
رہا ہے۔

۳۔ اس کے ہاتھ میں عامل کوئی چمکی چیز دے دے اور ہدایت
کرنے کہ اس پر انہیں گناہ دے

۴۔ اس کے بعد عامل یہ شورہ دے

یہ چیز بتو بار سے ہاتھوں میں دی گئی ہے۔ ایک خاص اثر کی حامل
ہے۔ اس پر نظر ڈالنے والے سوچتے ہیں۔۔۔۔۔ تم بھی اس طرح سو
جاؤ گے۔ اب تم انہیں جو عین ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔ تم سوچا رہے
ہو۔۔۔۔۔ تم انہیں شہید کرنا چاہتے ہو۔ اچھا سو جاؤ۔ پرسکون
نمید سو جاؤ۔ ہمارے تمام غم دور ہو جائیگے۔

مجرم استغراق میں پڑ جاتے۔ تو اس کے جرم کے متعلق چچ
تے الفاظ میں مگر چھوٹے چھوٹے فقروں میں بات کر دے۔۔۔۔۔

تم نے دوبار چوری کی ہے۔۔۔۔۔ اب تم چوری نہ کرو گے
۔۔۔۔۔ تم میں یہ عادت ہی نہ رہے گی۔۔۔۔۔ تم چوری
کر نہ سکو گے۔۔۔۔۔ چوری کی عادت ہی نہ رہے گی۔۔۔۔۔

اب یہ عادت چھوٹ جائے گی۔۔۔۔۔ تم ماثور کے قابل
حزت فروتن بناؤ گے۔

چوری دوسرے کی ہوتی ہے۔

حقیقی چوری۔ اس سے چور کو مالی منفعت ہوتی ہے

غیر ارادی۔ یہ چوری اول تو چور غیر ارادی طور پر کرتا ہے

مثلاً میز سے چائے کا چمچ جیب میں ڈال لیا۔ کوئی کا پٹی اٹھا

سر جیب میں رکھ لی۔ اس میں دوسرا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ جانی

فشار کی وجہ سے کام نہ لے۔ بار بار کی مشق معمول کی اصلاح کرنے
کی ہے۔

نشہ آور چیزوں کو ترک کرنا

اس ضمن میں کاسیانی اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب معمول کی طرح ہم اس نے کچھ نشہ آور چیز کا استعمال جلد شروع کر دیا ہو۔ عملی طور پر ان خطوں پر کام کریں۔

۱۔ معمول کو آرام کر کے پریشان کر دیا جائے۔

۲۔ عامل سامنے بیٹھئے۔

۳۔ معمول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دی جائیں

۴۔ جب کچھ اثر معلوم ہو تو مندرجہ ذیل شدہ دیں

تم سمجھ معلوم ہوتے ہیں۔ تمہاری آنکھیں بند ہو رہی ہیں۔ تم تیند کی

دنیا میں جا رہے ہو۔۔۔۔۔ تم سوچنا چاہتے ہو۔ تم سوچ رہے ہو۔

جب وہ استغراق کی دنیا میں چلا جائے تو عامل یوں کہے۔

تم ایل۔ ایس۔ ڈی کا نشہ استعمال کرتے ہو۔۔۔۔۔ اس سے

تمہاری دماغی خوبیوں کو رنگ رنگ رہا ہے۔ تم ایک بند راوہ

نوجوان ہو۔۔۔۔۔ تم نے دنیا میں بہت کچھ سنا ہے۔ تم نے اپنے

دماغ سے کئی کئی سچیاں سمجھ لی ہیں۔۔۔۔۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کر لی

ہے۔ دنیا میں بڑا نام پیدا کرنا ہے۔

۔۔۔۔۔ تم چھوڑ دو۔۔۔۔۔ یہ نشہ اب تم چھوڑ دو۔ اس

سے تمہاری دماغی خوبیاں واپس آجائیں گی۔ تم اعلیٰ انسان بن جاؤ گے

مسٹر لاؤس اورٹن کا طریق کار

مسٹر لاؤس اورٹن کا طریق کار نرالا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ دو برعادتوں کو ایک ہی دفعہ تھکتے تھے اور جو عادت چھوڑانی مقصود ہوتی معمول سے اس کا ذکر نہ کرتے۔ بلکہ دوسری کس متعلق مشورہ دیتے وہ اپنے دو تقریبات کا اس طرح ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ میرے پاس ایک ریفن آیا۔ اُسے میٹھی چیزوں کی بسیار خوری

کی عادت تھی۔ اور ساتھ ہی ساتھ وہ بے تحاشا کھڑے پٹا تھا ایک

سگریٹ بجھاتا اور دھواں لگاتا۔ میں نے اُسے مشورہ دیا کہ میٹھی چیزوں کی بسیار

خوری نے اس کے دانت جھڑ جائیں گے۔ وہ اپنی بہت گنوا بیٹھے گا۔ اور

کئی بسیار یوں میں مبتلا ہو جائے گا۔ میں نے ویدہ وائٹ سگریٹ ترک

کرنے کا مشورہ دینا اور کن اس کے متعلق بات نہ کر دی۔

اُس نے سگریٹ نوشی ترک کر دی

پھر وہ میرے پاس آیا۔ ابھی وہ میٹھی چیزوں کا بسیار تھا اور

بسیار خوری کا عادی۔ میں نے اس کا منہ اندر سے بڑی مٹکے ملا کر دیا

اور کہا کہ اُس کے منہ کے اندر بعض تھیلیاں پیلا ہو چکی ہیں۔ ان کا اپنا

اثر ہو گا۔ اب اگر وہی چیزیں تمہیں میٹھی لگیں گی۔ اور میٹھی چیزیں اگر وہی

معلوم ہو جائیں گی۔

اُس نے یہ عادت بھی ترک کر دی

ب۔ میرے مطلب میں ایک خاتون آئی۔ اس نے دو بدعات کا ذکر کیا۔

۱۔ بسیار خوری

۲۔ ناخن کاٹنا

میری رائے میں وہ بسیار خوری کی مریض نہ تھی۔ وہ ایک محنت مند نوجوان خاتون تھی اور اسے اسی قدر خودک کی ضرورت تھی۔ یہ رائے میں نے اپنے دل میں رکھی۔ اور عالم استغراق میں اس سے

پیکہاں دیکھو بسیار خوری بڑی چیز ہے۔ یہ سوسائٹی میں انسان کو گرا دیتی ہے جسم قریب ہوجاتا ہے۔ ذہن باطن کا خطرہ ہوسکتا ہے۔ تم بسیار خوری چھوڑ دو

اس نے دانت کاٹنے کی بدعات ترک کر دی

ایک ماہر شائرم نے لکھا ہے پاکیزگی کے مریض ۱۔ نبی اکابر کا ایک لفظ اس چیز کا صبر دار ہے کہ جب بچے جوان ہونے لگیں۔ تو انہیں دنیا سے الگ تھلک رکھا جائے انہیں عام زندگی کی بجائے تقدس کی زندگی میں گھیر لیا جائے اور صرف ایسا بچہ بچا جائے۔ خواتین میں پاکیزہ خیالات پیدا کرے میں ان خیالات کی تدریس کرتا ہوں۔ لیکن میرے پاس سو برس میں سال کے ایسے رستے اور روکیاں آئیں جو ظاہری طور پر نیک۔ پاکیزہ اور مذہبی

ماڈل تھیں۔ لیکن ان سے غیر ارادی طور پر ایسے عمل سرزد ہوئے تھے۔ جن کے متعلق تین موتیں تھیں۔
و ایک حصہ کو معلوم ہی نہ تھا یا وہی نہ تھا کہ ان سے کوئی بُری حرکت سرزد ہوئی

ب۔ دوسرے اپنے آپ کو مطعون کرتے تھے۔ لیکن جب بھی موقع ملتا وہی کچھ کر گزرتے۔

ج۔ تیسرا طبقہ اس فرضی زندگی کو خیر باد کہنا چاہتا تھا۔ میں نے بچوں کے اکابر کو تیسرے طبقہ کی افہامی منتظر کرنے کو کہا اور انہیں عالمانہ زندگی کے درمیان ایک جزیرہ فرضی پاکیزگی سے باہر نکال لیا۔ انہیں مزید کسی علاج کی ضرورت نہ تھی۔ میں نے چار سال بعد معلوم کیا تو وہ عام افان تھے۔ نذر پادہ نہ کم پہلے حصے کو سنا تھرم کے ذریعے ان کو یاد دلایا پس دلائی گئی۔ انہوں نے استغراق کے عالم میں برسے ماضی کو تسلیم کیا۔
شوق کے بعد استغراق سے باہر پس وہ تسلیم کرنے لگے۔ اس طبقہ میں جن بچوں نے تعاون کیا کہ انہیں عایدہ زندگی گزارنے کا موقع دیا جائے انہیں فرضی زندگی نکال لیا گیا اور وہ عایدہ زندگی گزارنے لگے۔ بہت کم ایسا طبقہ متاثر ہوا جن میں اور لوگ کے باوجود تھے۔ واپس آگئے۔ روکیاں فن بن۔
دوسرا طبقہ برائے آپ کو مطعون کرتے تھے اور ذہن نے پرسب کچھ کر گزرتے تھے۔ ان کا بند بیدار شائرم علاج کیا گیا۔

مرچو

ایک بت بڑے طبقہ نے اس عادت سے رہائی پائی اور عیاز زندگی میں داخل ہو گئے۔ چند فی صد کی اصلاح نہ ہو سکی۔ میں برابر ان کے متعلق معلومات حاصل کرتا رہا۔ وہ مجرم بن گئے۔

حاصل کلام؛

ہیٹلزم اخلاقی اصلاح کا بڑا ذریعہ ہے۔ لیکن بد قسمتی سے اسے آخری تجربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ حادثہ ناکامی کا ذمہ وار دہیٹے ہیں۔
۱۔ جبر ہیٹلزم پر یقین نہیں رکھتے۔
۲۔ جو بچے دوسرے طبقے کے گھر سے استفادہ کرتے ہیں

علم قیافہ :- اس کتاب کی مدد سے آپ سر سے سہ کر پاؤں تک ہر انسان کو دیکھتے ہیں۔ اس کی مدد سے زندگی

کے ہر دور کے راز معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ پر کیا ناگزیر ہے گا کہ کیا نامور اور نقصان ہوئے والا ہے۔ قدرت نے آپ کے اعصاب میں کیا کیوں بنایا عطا فرمائی ہے قیمت تین روپے۔

جہانگیر باب ڈپلو۔ نو لکھا باناسر لاھور

ٹھارواں باب

ہیٹلزم کا تعلیمی و سماجی استعمال

اس کتاب میں شہر تحریر کیا گیا ہے۔ کہ ہیٹلزم ایک سائنس ہے ایک فن ہے۔ جو ماضی و میں کسی دوسرے فن سے کم تر نہیں ہے۔ اگر یہ سائنس اور فن کی جگہ پیشہ دار دہریوں اور مجبازوں کے ہاتھ میں آگیا۔ تو تصور سائنس اور فن کا نہیں ہے۔ شہر جس سے ایک مشہور ترین اثر بن کر رہا ہے۔ کسی جگہ کے ہاتھ میں پڑ جائے اور وہ اس سے قتل کر دے تو تصور شہر کا نہیں رہتا۔

ہیٹلزم کو تعلیمی میدان میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اسلام میں یہ ضروری ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے کان میں اذان دی جائے۔ یہ ثابت کرنا مشکل ہے کہ اذان سے بچے کو کیا تعلیم حاصل ہوئی۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اذان ذریعہ تعلیم ہی۔ ماہرین کی رائے ہے کہ شہر سے بچے کے دماغ پر اثر ہوتا شہر سے ہو جاتا ہے۔

مرحبان کاک برائی لکھا ہے۔

ہر بچے میں ذہانت کی ایک چمک لاری موجود ہوتی ہے۔ والدین کو

پایسے کو اسے دیا نہیں۔ اس نے ہر سکول پنشن تک پورے غیبی بن چکا
ہو۔ مجھے کئی دماغی تشویشات تو اس وقت شروع ہو جاتی تھیں جب
وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ فدا کی اہمیت میں کلام نہیں ہے
کیونکہ اگر ماں کو اس کی شخصیت - اعلیٰ کردار بطور ماں اور اس احترام
کا احساس دلایا جائے۔ جو بطور ماں اُسے حاصل ہوا ہے۔ تو سچہ کا
دماغ ترس رہے ہوا۔

ماں باپ کو یہ بات تسلیم کر لینی چاہیے کہ ان کے اپنے کردار کا اثر بچوں کے دماغ پر ہوتا رہتا ہے۔ اس لیے بچوں کو سزا دیا کر دیتے سے بیشتر وہ اپنے گریبان میں جھانک کر کیڑا پیر۔ جہاں تک منجس تسلیم کا تعلق ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ

جب پھر اس موضوع پر سوال کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ تو اس کو سوال کا جواب بھی ملتا ہے۔
بچے کو شعور اس طرح ملتا چاہیے کہ وہ اس کے جذبات کی صحیح راہ نمائی کرے۔ لیکن ان کو دباؤ نہ دے۔

بچہ اور سکول : سکول میں پچہ کو اساتذہ کی امداد کی ضرورت محسوس ہوتی ہے ۔ یہ امداد ڈیڑے کے بل بوتے پر موصولی رہے ۔ بلکہ اساتذہ کو بچے کا مشیر بن کر اس کی راہ نمائی کرنی چاہیے ۔

اوسط اور مخفی ،

سکول میں بچہ کو اساتذہ کی امداد کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ میں نے اس پر لکھا ہے کہ بچے کے ذہان کی چنگاری موجود ہوتی ہے۔ بعض بچی اور ادراست بچے اپنی نفسی زندگی میں بڑے مسائل کا سامنا کرتے ہیں اور کمسن میں ثابت ہوئے۔

مشہور سائنس دان نیوٹن۔ اپنی سکول کے زندگی میں ان بچوں میں تھا جن میں ادراست بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مشہور شیخین مرفوفین میں چرچا اپنی سکول کی زندگی میں سب سے ناواقف رہے تھے۔

ڈیوڈ ہوم، ریپر، شہر ہیڈن اور شہر شاہ عرصہ ستر سال کے متعلق
 اُن کی ماؤں کی دس تھی۔ کبھی نہیں۔ جارج ایبٹ کو بڑی مشکل سے چھوٹی
 شروعات کرنی پڑی۔ مولہ چودہ سال کی عمر میں بڑی مشکل سے کھد پھر سکتا
 تھا۔ ویلنگٹن، میکریج اور کچر سکول کننگھم میں بھی تباہے جاتے تھے
 مدینہ یزید اور دیگر سخت بے وقوف گردانتے جاتے تھے۔ مڈن سرفٹ
 گھوٹے اور مالٹائی ونے دسویں میں نہیں ہوئے۔ اور انیس دگریاں نہ
 دی گئیں۔ غور و دستہ کو بھی لڑکا بتایا جاتا تھا، تصویف پارکر کی یاد
 معوی تائی کافی تھی۔ لیکن وہ چونتیس زبانوں کا ماہر بنا۔

عام طور پر ان بچوں کی زندگی میں کوئی معمولی سا واقعہ ہوتا ہے۔ جو ان کے دماغوں کے پیروے آمار دیتا ہے۔ اور وہ اپنے اصلی روپ

ظاہر ہو جاتے ہیں۔ مثنیٰ کو شہر انقلابی کرام دہلی نے بطور سیکرٹری
برخواستہ کر دیا۔ لیکن اس واقعہ کے افسانے لاندالی کتاب "بجٹ کھو گئی"
کھلی شکیبہ اپنے گاؤں سے کچھ غلطیوں کی بنا پر بھاگا۔ شہر آیا تو
ایکڑ بن گیا۔ اور پھر اس ڈرامہ نگار نے ہمارے دینا آج تک پیدا نہیں کر سکی
یہ چیز ثابت کرتی ہیں۔ کہ غیر معمولی ذہانت بچپن میں پروردگار کے
بچے جیسی رہتی ہے۔

اگر کوئی طالب علم اپنے آپ پر اعتماد نہ کرے تو وہ کتاب ہی نہیں
کیوں نہ ہو۔ بے کار ہو جائے گا۔ اگر وہ اپنی قوتوں کو ترغیز نہ کر سکے تو
نا کام ہو گا۔ اور اگر وہ محنت نہ کر سکے تو ذہانت بے کار ہے۔

اصلی چیز صلاحیتوں کو ترغیز کرنا ہے۔ اور یہ ہینا ٹرم کا دوسرا
نام ہے۔ ایک شہر ہینا ٹرم کا قول ہے کہ ہینا ٹرم
فرو کی زندگی زنجیر کی حرکت ایک کڑی کو توڑی نہیں پاتی۔ بلکہ تمام کڑیوں
کو مضبوط کرتی ہے۔ اور اس طرح تمام زنجیر مضبوط ہو جاتی ہے

غیر معمولی ذہانت کے انسان میں قہار تو ہوتا ہے۔ لیکن وہ بہت
دنیا دار بن جاتا ہے۔ ہینا ٹرم ایک عام بلکہ نجی فرو کی خفیہ ذہنوں کو
اجاگر کر کے ایک جگہ ترغیز کرتا ہے۔

ہینا ٹرم ایک طالب علم کو متعدد ذیل طریقوں سے ناطہ ہم نچاتا
ہے۔
۱۔ وہ آموختہ کو یاد رکھ سکتا ہے۔

۲۔ وہ آموختہ کو آگے بڑھانے پر قادر ہو جاتا ہے

۳۔ وہ آموختہ کا فوری استعمال کر سکتا ہے۔

۴۔ وہ آموختہ کا بہتر استعمال کر سکتا ہے۔

۵۔ وہ تمام بھری ہوئی صلاحیتوں کو ترغیز کرتا ہے

۶۔ وہ طالب علم کو مسرت اور شادمانی دیتا ہے

مشرکوں اور مثنیٰ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شہر ناول نگار

آئے اور کہا کہ ان کے پاس خیالات کی کمی نہیں ہے۔ لیکن وہ خیالات

تباہرات کو ایک جگہ ترغیز کرنے سے قاصر ہیں۔ اور ایک مضبوط کہانی

نہیں بن سکتے۔ میں نے انہیں ہینا ٹرم سے منزل پیدالا۔ اور انہوں نے

مجھے مطلع کیا کہ آپ کے علاج نے نہ صرف خیالات میں مسرت پیدا ہوئی بلکہ

وہ ایک مرکز پر اس طرح اکٹھے ہوئے کہ ناول گویا خود بخود بن گیا۔

ہینا ٹرم نہ صرف بھلی ہوئے سبق کو یاد لاتا ہے۔ بلکہ انہیں پریشان

اور بھرتے ہوئے نہیں رہنا دیتا۔ مشرکوں اور مثنیٰ کہتے ہیں کہ ایک ٹیڈیکل

کالج کی طالبہ کا انتقال تھا۔ وہ ایک روز ہینا ٹرم سے پاس آئی۔ اور صدر پریشان

تھی۔ اس نے کہا کہ اتنا کچھ یاد کیا تھا۔ کہ اگر یاد رہتا تو میں امتحان میں اقل

آتی۔ لیکن سب بھل چکی ہوں۔ اب نیل ہوئے کے علاوہ کوئی صورت

نہیں۔ میں نے اس پر ہینا ٹرم کیا۔ دوسرے دن اسے پالیس مارک

پونچے گئے۔ نوے فی صد کے جوابات گویا ذہن سے اچھل پڑے اور

وہ اقل آئی۔

برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن نے ایک دفعہ ان طلباء کا تجزیہ کیا جنہوں نے امتحان میں بہت کم نمبر لیے معلوم ہوا ان میں سے پچانوے فی صد پیناٹرم کا عمل کیا گیا تھا۔ انہیں عالمی استعداد میں پیشہ ور دیالیا تھا کہ امتحان میں وہ تجربے بہتر جواب دے سکیں گے۔ اور فوری پیناٹرم صرف معمولی ہوئی تھیں یا وہی نہیں دلاتا۔ بلکہ پریشان کن باتوں کو بخوبی دیتا ہے۔

مسرت اور شادمانی پیناٹرم کا سب سے بڑا عطیہ ہے کہ اس عمل کے بعد طالب علم کو مسرت اور شادمانی سے فائدہ پہنچتا ہے وہ تعلیم کی مشکلات کو اپنے آپ پر وجہ تصور نہیں کرتا۔ بلکہ اُسے پڑھائی کے دوران ایک گز مسرت اور شادمانی حاصل ہوتی ہے۔ یہ خوشی صرف اسے اطمینان میں ایک اچھے طالب علم کی صورت میں پیش کرتی ہے۔ وہ نہ صرف بہت اچھے نمبروں سے پاس ہوتا ہے۔ بلکہ مسرت اور شادمانی اس کی محنت میں اضافہ کرتی ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

پیناٹرم کے شوق کی کتب میں تحریر کیا گیا ہے کہ جن لوگوں پر پیناٹرم کیا جائے وہ انہیں مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
۱۔ ان کا دل بار بار چمک اٹھتا ہے اور غریب سے امیر اور امیر سے امیر

ترجہ جاتے ہیں۔

۲۔ وہ غنی باتوں کا تجربہ لگاتے ہیں۔

۳۔ سٹارٹس اور ٹن بکتے ہیں کہ کاروبار کی ترقی ان خود نہیں ہوتی انفرادی طور پر نہیں ہوتے۔ بلکہ جس فرد پر پیناٹرم کا عمل کیا جائے وہ ایک بہتر فرد بن جاتا ہے۔ اُسے اپنے آپ پر اطمینان ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے کاروبار کو زیادہ اطمینان سے چلاتا ہے۔ ان کے ساتھ ایک نئے انداز سے پیش آتا ہے۔ اور وہ کامیاب انسان بن جاتا ہے۔

۴۔ اب ہم کچھ عملی طریقے بیان کریں گے جن سے پیناٹرم بطور ایک تعلیمی ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے۔

پیناٹرم کے ذریعے تعلیم دینا

- ۱۔ عامل معمولی کو آرام کر کے ریٹھا دے
- ۲۔ عامل کا کمرہ قیسی ماحول کا منظر مقرر اس میں چارٹ بگرامز اور کتابیں موجود ہوں۔
- ۳۔ معمول کو عامل پر اطمینان دینا کہ عامل کا تعلیمی بسیار مفید ہے۔
- ۴۔ عامل معمول کے سامنے کوئی حکایت ہوئی چیز رکھے اور معمول کو ہدایت کرے کہ وہ اپنی نگاہیں اس پر مرکوز کر دے جب معمول کچھ سمجھ ہوتا شروع ہو تو مندرجہ ذیل شور سے دے

اس چکنی چیز میں ایک سحر ہے۔ تم اس سے محروم رہو۔
تم جلد سو جاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔ تم
سونا چاہتے ہو۔ اچھا سو جاؤ۔

جب معمول عالم استغراق میں بیٹھ جاتے۔ تو وہ سبق
جو وہ عالم بیداری میں سمجھنے سے قاصر تھا

شلا کوئی فارمولا۔ کوئی میٹری۔ چوں کہ یہ کوئی
سوال پیش کرے۔ اب یوں شورہ دو۔

میں تمہارے سامنے ایک فارمولا پیش کرنے والا ہوں
..... یہ کوئی مشکل نہیں ہے.....

یہ فارمولا تم بخوبی سمجھ جاؤ گے..... اب سمجھو۔
اس کے بعد وہ فارمولا پیش کرے۔

میں منٹ سے پندرہ منٹ عالم استغراق کے باہر آؤ۔

امید ہے کہ وہ عالم بیداری میں بھی وہ فارمولا مل کر دے
گا۔ اگر ذکر کے تو کئی روز تک یا اسی روز کئی بار مشق
کرائیں۔

ہیٹلرزم کے ذریعے عالم کی بھڑکی قوتوں کو

مترکز کرنا

بعض طالب علم ایک وقت ہی کئی کام کرتے ہیں۔ اس سے ان کا
ذہن منتشر رہتا ہے۔ سکول میں اکثر غیر حاضر بھیسوں میں موجود
سینیا میں موجود بھیسوں سے خوش گپیاں۔ اس طرح تعلیم
کا اثر لگا نہیں پڑتا۔ ایسے بچے کا علاج یوں کریں۔

مندرجہ بالا طریقے سے بچے کو عالم استغراق میں لے جائیں
اور یوں شورے دے

تم میں بڑی صلاحیتیں ہیں..... تم اپنی
صلاحیتوں کا استعمال نہیں کر رہے..... تم اپنی

کوششوں کو نہ سمجھو..... فضول کوششیں

چھوڑ دو..... اب تم انہیں چھوڑ دو گے.....

تم جو میں گفتگو میں سولہ گھنٹے تعلیم کے لیے وقف کر دو

گئے..... تمہارے سامنے ترقی کا بڑا وسیع میدان

ہے۔ تم نے کسی فن میں مہارت نہیں ہے

تم ان غلط کام کر رہے۔

میں منٹ سے پیش ہی طالب علم کو عالم استغراق سے باہر
لے آئیں۔ تواتر کوششیں طالب علم کی بھری ہوئی کوششوں
کو ایک جگہ ترخ کر دیں گی۔

بھولے ہو سابق یاد کرنا

اس باب میں میڈیکل کالج ایک طالبہ کی مثال دی گئی
تھے کہ اس نے بہت کچھ پڑھا۔ لیکن امتحان کی آمد
پر یوں معلوم ہوا جیسے بہت کچھ بھول گیا ہو۔ ایسے طالب
علم کو عمل پینا سٹرم سے بہت کچھ یاد کرایا جاسکتا ہے
بعض ماہرین پینا سٹرم کا خیال ہے کہ ایک سال کی عمر
میں بچہ جن چیزوں کو دماغ میں رکھ لیا ہے۔ وہ بھی
یاد کرائی جاسکتی ہے۔ ہر حال بھولے ہوئے طالب
علم کو اسباق یاد کرنے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے
مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق طالب علم کو عالم استغراق
میں لے جائیں۔ اب یوں شروع دے

تم نے مت کچھ یاد کیا ہے۔ ہر چیز تمہارے دماغ کے
ایک ایک گوشوں میں موجود ہے۔ تم انہیں اکٹھا کر سکو گے
یہ خود بخود یاد آجائیں گی۔

ان ترقوں کو بیدار کرو۔۔۔۔۔ یاد کرو تم نے آن
صبح ہی کیا پڑھا تھا۔ ہاں کتاب کا آخری باب۔۔۔۔۔ تم
اس سبق کو بخوبی یاد کر چکے ہو۔ ان تمام کو اکٹھا کرو۔
اب تم اس قابل ہو کہ سب کچھ یاد کرو۔ تم کیوں تڑپ رہی
ہو۔ تم سب کچھ بیان کر دے گے۔ آخر تمہیں باب یاد آ ہی گئے

غبی بچے کو متربسانا

غبی بچے کی سب سے پہلے خوراک کا امتحان کریں۔ جن چیزوں کی
خوراک میں طبیات بالخصوص، حیواناتی طبیات کا کمی ہو۔ وہ
دماغ ترقی نہیں کر سکتا۔ ایسے بچوں کو غسل پینا سٹرم
سے کوئی نامہ نہیں پہنچ سکتا۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے اسے
ہدایت کرو کہ اس کے والدین اسے

حیواناتی طبیات ۴۴ گرام

دایں ۴۴ گرام

روزانہ کے علاوہ باقی نامہ دوسری خوراک کے کھانے
دودھ دہی۔ اٹھا، گوشت، جھیلی۔ دایں۔ ۴۴ گرام
کی خوراکوں کا جزد بنائیں۔ اگر اس کے بعد بھی بچہ غبی
ہے۔ تو اس پر غسل پینا سٹرم کریں۔

عالم استغراق میں مندرجہ ذیل مشورے دے
 تم بہت ذہن پیچے ہو۔ تمہاری ذہانت پیچے جاگ نہیں ہوئی
 تھی۔
 اب تمہارا ذہن صاف ہو رہا ہے۔ تم سب کچھ یاد کر سکو
 گے
 تم بہت قابل پیچے بن جاؤ گے
 میں منٹ سے بیشتر پیچے کو عالم استغراق سے نکال لو۔

موجو

انیسواں باب

ہینا ٹرم بذریعہ موسیقی

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض قوال جب قوال کرتے ہیں۔ تو بعض لوگ
 دھند میں آ جاتے ہیں۔ اہل تصوف میں یہ بھی ایک منزل ہے۔
 جہاں تک ہینا ٹرم بذریعہ موسیقی کا تعلق ہے۔ اس باب میں
 روشنی ڈالی جاتی ہے۔

مشہور زمانہ پیانو نواز ریچناؤف کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ کہ
 ایک دفعہ اس نے کسی کنسرٹ کی خاطر نئی دھنیں تیار کرنی تھیں۔ لیکن
 وہ اپنے آپ کو اس قابل نہ پاتا تھا۔ وہ ساڑن ایک صوفی
 پر پڑا اپنے کتے سے کہیں رہتا۔ کنسرٹ کے دن قریب آ رہے
 تھے۔ ریچناؤف کے دوستوں کو نوکر ہوئی۔ مگر وہ اپنے گھر کے ایک
 گوشے میں پڑا کتے کو بار کرتا رہتا۔

آخر دوستوں نے ایک مشورہ دیا کہ وہ ڈاکٹر ڈائل سے
 مشورہ کرے۔ اور ان کا جادو کا علاج آزما دیکھے۔ ریچناؤف
 ڈاکٹر کے پاس گیا۔ ڈاکٹر موصوف نے اسے کرسی پر بٹھایا۔ اپنے
 خلوص کا حوالہ دیا۔ اور مندرجہ ذیل مشورے دیئے۔

عالم استغراق میں پانی نوار کے کانوں میں ڈاکٹر ڈال کی آوازیں
ہیں۔

یہ حالت بہت جلد اصلاح پذیر ہو جائیگی۔۔۔۔۔ تم کنسرٹ
کے لیے نئی دھنیں تحریر کرو گے۔ یہ دھنیں بہت اچھی
دھنیں بناتے تھے۔ تمہارے دماغ میں بڑی صلاحیت ہے
تم بہت جلد دھنیں تیار کرو گے۔

ریچنارڈ اس علاج کے بعد ایک نیا انسان تھا۔ اب
وہ نہ صرف نئی دھنیں بنانے پر قادر تھا۔ بلکہ اتنی دھنیں بن گئی
کہ کنسرٹ کے بعد جو مواقع پیش آئے وہ ان سے استفادہ کرتا رہا
کنسرٹ بہت کامیابی ہوئی اور اس کے سپر ڈاکٹر ڈال کے سبب نہایت
جب یہ دائرہ تحریر میں لائی گئیں تو ان سبب ڈال کے نام تھا۔
آرٹسٹ اور فن کار حساس لوگ ہوتے ہیں۔ یہ وصف بھی ہے اور بالائی بھی وصف
اس لیے کہ جب عام افراد سارے کوئی واقعہ سے متاثر نہیں ہوتے وہاں آرٹسٹ اور
فن کار متاثر ہو جاتے ہیں اور ان کی ہر چیز تخلیق ہو جاتی ہے۔ لیکن بلوائے بے کار اگر
آرٹسٹ عوام کے سامنے اعلیٰ طرز شکت کھائے یا اثر پذیر ہو جائے تو نہ
صرف سانس دیاں پر اس کی انگلیاں غلط چلیں گی اس کا گلا سنبھل دے گا۔ اس کو سپینہ
آجائے گا۔ ہسکی گھوڑوں کے ساتھ تیلیڈن نامی گی۔ بکودہ اپنی تحریر بھی بھل جائے گا
ان حالات میں بیٹا ظرم با اہتمام دوست بڑھائے۔

اس کی وجہ سے نہ صرف موسیقار اپنے آپ پر اعتماد کرتا ہے
بلکہ عام حاضرین اس کے سنا اور اس کی آواز سے مسحور ہو
جاتے ہیں۔ اور وہ تمام حاضرین کی توجہ اپنی طرف کھینچ
لیتا ہے۔

بیٹا ظرم کے فوائد!

اگر کسی نیم فن کار پر یہ عمل کر دیا جائے۔ تو وہ محض اور
حاضرین میں ایسا سہل بانہ نہ سکتا ہے۔ جیسا کہ تجربہ کار موسیقار
یا کوئی دوسرا فن کار۔ بیٹا ظرم اسے اعتماد سے آشنا کرتا
ہے۔ وہ اعلیٰ طور پر پریشان فرد نہیں رہتا اور ایک
ایمان کار بن جاتا ہے۔ جو دوسروں پر جھکا جائے۔
ہر سکتا ہے حاضرین میں سے بعض اس کے فن اور موسیقی کے
سامان مثلاً ملوث۔ پانیو وغیرہ سے بھی اس قدر مسحور ہو جائیں کہ
بھری محفل میں ان کو بعد طاری ہو جائے
ڈاکٹر برٹھنے نے ایک نیکو طری میں ملازمہ کی پر بیٹا ظرم کر دیا
اس نے اسی حالت میں جسمی لینڈ کے سامنے ایسی آوازیں نکالی ہیں
جو بڑے موسیقاروں کی آوازوں سے مشابہتیں۔ ڈاکٹر برٹھ کا خیال
تھا کہ صرف بیٹا ظرم یعنی عالم استغراق میں موسیقاروں کی آوازیں
کی نقل کر سکے گی۔

لیکن چند دن کی مشق کے بعد وہ ان آوازوں کو عالم بیداری میں نکالنے پر کامیاب ہو گئی۔ لوگ حیران تھے کہ ایک معمولی روکی کس طرح بڑے بڑے موسیقاروں کی فعل کر سکتی تھی۔
جہاں یہ مثال ہے۔ وہیں ظاہری طور پر اس کے برعکس جاتی ہوئی مثال دیتے۔

ایک موسیقار نے ایک جٹا کے لیے میں اچھی آوازوں کا انتخاب کیا۔ انہیں تین چار ماہ تک تربیت بھی دی۔ لیکن ایک روکا بھی معیار کو نہ پہنچ سکا۔ موسیقار کی اتھار تمام روکوں پر عمل پناہ نہ ہو سکی۔ مگر کوئی بہتری نہیں ہوئی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عمل پناہ نہ ہو بلکہ میں فرق تھا۔ یا غلط طور پر کیا گیا۔

اصل بات یہ تھی کہ ان میں وہ فن ہی نہ تھا۔ جو موسیقار نے اپنا طبعی نظر بنا رکھا تھا۔ پناہ نہ ملنے کا کام یہ ہے کہ دنیاوی فن کو جلد بھینچیں۔ اسے ایک اعلیٰ معیار پر لے جائے۔ لیکن جب حوض میں مانی ہی نہ ہو تو میٹھا پانی کہاں سے آئے۔ پانی کو میٹھا کیا جاسکتا ہے۔

آواز کو نکھارنا۔

موسیقی اور فن کہتے ہیں کہ انہوں نے اور نہیں سکول نے نہ فن نو آموز روکوں بلکہ مشہور موسیقاروں کو اپنے سکولوں میں داخل کیا اور پناہ نہ ملنے کے ذریعے ان کی آوازوں میں نکھار پیدا کیا۔ وہ ان درس نگاہوں سے بڑے اچھے موسیقار بن کر نکلے۔ ان کی آواز میں روح آگیا۔ وہ عوام سے ڈرنے اور فن کو کھانے کی بجائے اپنے آپ اختیار کرنے لگے۔ اور وہ نو آموز موسیقار جو عوام کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے محض میں اس طرح سمجھ کر بھیجے گئے کہ لوگ حیران نہ ہوتے تھے۔

یہاں دو مسئلہ دیے جاتے ہیں۔

نو آموز موسیقاروں کو اعلیٰ معیار پر مضبوط بنانا۔

وہ نو آموز موسیقار بطور معمول میں جو بھی محض میں اپنے فن کا مظاہرہ کرنے سے کتراتے ہوں یا جنہیں ایک دو بار تھیں تجربہ ہوا ہو۔ لیکن یہ شرط ہے کہ انہیں آپ پر کھلی افتاد ہو۔ کہ آپ میں اتنی صلاحیتیں ہیں کہ انہیں نیا انسان بنا سکتے ہیں۔

ایسے معمول کرنا کہ اس کی پرستش کریں۔

۲۔ اُس کی نگاہوں کے سامنے کوئی چمکتی ہوئی چیز نہیں۔

۳۔ اُسے حیات کریں کہ اپنی نگاہیں اُس پر متوجہ نہ کر سکے

۴۔ جب وہ سکھ رہے تھے تو اُسے شورہ دیں۔

تم جانتے ہو۔ میں نے تمہیں کیوں تکلیف دی ہے۔ میں اپنی سکھ کر شخصیت سے تمہارا اضطراب اور رشتہ فی دور کر دوں گا۔ تم سونا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں۔ تم سونے کو ہو۔ اچھا کبے عالم استفراق میں تمہیں مناسب تین دوں گا۔۔۔۔۔ اچھا تم سو جاؤ۔

جب معمول عالم استفراق میں پڑ جاتے تو یوں شورہ دوں تم ایک بڑے فن کار ہو۔۔۔۔۔ عوام تمہارا فن سننے کو بے قرار رہیں۔ مجمع پر نظر ڈالو۔۔۔۔۔ اپنے ہتھیار اور اپنے فن پر توجہ دو۔۔۔۔۔ تمہاری آواز مجمع پر جاوے گا۔۔۔۔۔ وہ سکھ ہو جائیگے۔ اور تمہیں اُس وقت تر پلے گا۔

جب فن کے اختتام پر دوبارہ دوبارہ کی آوازیں عوام سے آئیں گی۔۔۔۔۔ پھر تم عوام کے سامنے صبح کران کا شکریہ ادا کرنا۔ اور ایک بار بھر دھن چھیڑ دینا۔ میں منٹ سے پیشتر موسیقار کو عالم استفراق سے باہر لے آئیں۔

سجدی آواز میں نکھار پیدا کرتا ہے

۱۔ معمول کو آرام کرسی پر بٹھائیں

۲۔ اُسے بتائیں کہ آپ کا مقصد کیا ہے اور آپ اپنی سکھ کر

شخصیت اور فن سے اس کی سجدی آواز میں فرق پیدا کر سکتے

۳۔ اُس میں توجہ آسکتا ہے۔

۴۔ اب اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

۵۔ جب وہ تماشہ معلوم ہو تو مندرجہ ذیل شورے دیں۔

۶۔ تم سونا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھیں بوجھل ہو

رہی ہیں۔ تم سو جاؤ گے۔ اچھا سو جاؤ۔

جب معمول عالم استفراق میں پڑ جاتے تو یوں شورے

دو۔ تم ایک ہندو موسیقار ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آواز

دن بدن نکھرے گی۔ اس میں ایک توجہ پیدا ہوگا۔۔۔۔۔

۷۔ تمہارا اور شہرہ پیدا ہوگی۔۔۔۔۔ ہم اپنی سکھ کر شخصیت

سے اس میں تبدیلی پیدا کریں گے۔

اس کے بعد معمول کو عالم استفراق سے باہر لے آؤ۔

میکسوال باب ۲۰ مضطرب مقررین اور سناٹرم

سکوں، کالوں اور نئے لیڈوں کے پیٹ فارموں پر بڑے بڑے دلچسپ مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ تیسکوں کے طلباء کو جب سیٹج پر لایا جاتا ہے تو ایک حصہ سرے سے سیٹج پر آتا ہے۔ دوسرا حصہ شکل ایک آدمہ لفظ بکر کہہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور باقی ماندہ سے ایک بڑا حصہ بھی حق کو گھٹکتا تا ہے کبھی کثمت بھرے فقرات کہتا ہے اور کبھی پانی طلب کرتا ہے یا کبھی سرجول جاتا ہے۔

کالوں کے طلباء میں تقریر سے زیادہ مجلس مذاکرہ میں ایسی حالتیں دیکھی جاتی ہیں، بعض وہ لڑکے جنہوں نے مجلس مذاکرہ کے عنوان پر بہت سے دلائل یاد کر رکھے ہوتے ہیں۔ جب سیٹج پر آتے ہیں۔ قرآن کی یادیں جواب دے جاتی ہیں اور کچھ کہہ نہ پاتے۔

نیائیڈر ان سے کم نہیں ہوتا۔ وہ عوامی سیٹج پر جو۔ اس میں ہویا پارلی منٹ میں تقریر کے دوران میں وہ عجیب حرکات کرتا ہے۔ برطانوی پارلی منٹ میں بہت سے ایسے نقشے ریکارڈ میں ہیں۔

ان سب کی وجہ شخصیت کی کمزوری اور اپنے ادب پر اعتماد کا فقدان ہوتا ہے۔ پارلی منٹ کے بڑے بڑے لیڈروں کے متعلق یہ تحریر ہے کہ وہ شروع میں بارغ میں نکل جاتے اور کبھی درخت کو سانے رکھ کر تقریر کرتے، شکر کے متعلق مشہور ہے کہ وہ سانے آئینہ رکھ کر تقریر کی مشق کیا کرتا ہے۔ اس طرح بڑی مدت میں ان لیڈوں نے اپنے آپ میں اعتماد پیدا کیا۔

سناٹرم میں وہی کام بہت تھوڑے عرصہ میں کر سکتا ہے۔ یہ شخصیت کمزور اجازت ہے۔ خفیہ قوتوں کو اجاگر کرتا ہے۔ اور طاقتوں کو کم کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی لڑکا یا نیائیڈر کثمت کا مریض ہو تو پہلے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ کثمت کسی مامول یا اعضاء حادثہ کا وجہ سے پیدا ہوئی یا پیدائش کے وقت موجود تھی۔ آخر اندر کا کوئی علاج نہیں ہے۔

اعصابی حادثہ والی کثمت عام طور پر آن فوجیوں میں ممتی ہے جو برس کے حادثہ سے بچ کر نکلے ہوں۔ ہوائی جہازوں کی گویوں

کی بوجھ سے زندہ نکل آئے ہوں۔ اور توہوں کے گروں سے
انہیں زندہ رہنے کا موقع ملا ہو۔ ایسی کمیت کا علاج اس
کتاب کے اور باب میں دیا گیا ہے۔

نئے مقررین کا دوسرا نقص دلائل اور براہین کو قبول
جانا ہے۔ وہ خیالات اکٹھے نہیں کراتے۔ حالانکہ انہوں
نے اپنی تقریر کی تیاری پر وقت صرف کیا تھا۔ اس قسم کا نقص
اضطراب میں آتا ہے۔

نئے مقررین کی ایک قسم وہ ہے جس میں بیڈ سیج پر جانے
سے قبل فیصلہ بدل دیتا ہے۔ ہر چند یہ خوف کی حد میں آتا
ہے۔ تاہم اسے ہم اضطراب کی حدود میں بھی شامل کر سکتے
ہیں۔

ان مقررین کا علاج مندرجہ ذیل طریقے سے ہو سکتا ہے

- ۱۔ عامل عالم فاضل ہو۔ اور معمول کو اسکی صلاحیتوں پر
اقتدار ہو۔
- ۲۔ معمول از خود علاج کے لیے آئے یا کسی مستند اور متبر فرد
نے اسے امادہ کیا ہو۔

۳۔ یہ تجرباتی کام ہو۔

۴۔ اب معمول کو آرام کرسی پر بٹھائیں۔ ۱۰ دھاس کی نظردن میں
نظرین گاڑ دیں۔ جب معمول تاشہ جہنے لگے۔ تو اسے یوں

شور سے دیں۔

تم سونا چاہتے ہو..... تمہاری آنکھیں بند سے جوصل ہو
رہی ہیں۔ تم ابھی سو جاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں بند ہو جائیں گی
..... تم خینکد کو دنیا میں پرخ جاؤ گے۔

جب معمول عالم استغراق میں پرخ جائے۔ تو یوں شور
دو۔

تم پیدائشی لیڈر ہو..... تمہاری زبان میں اثر ہے
..... تم جادو بیان ہو..... تمہارے پاس جذبات
اور دلائل کی بھرمار ہے..... تمہارا طریق تقریر لوگوں
کو جاتا ہے..... لوگ تمہیں سننے کو بے قرار ہیں۔
تم اپنی خفیہ قوتوں کو اکٹھا کر..... اپنے

خیالات کو اکٹھا کر ڈالو۔

اب تم بے لکان سیج پر پرخ جاؤ..... عوام کے
جذبات کے مطابق تقریر کا آغاز کر دو..... آرام
اور سلامت کے ساتھ..... آہستہ آہستہ..... عوام
دلوں میں جھانک کر کچھ کہو۔

تم بہت جلد بڑے مقرر بننے والے ہو۔

اس کے بعد معمول کو عالم استغراق سے باہر لا جائے۔
بار بار کی شق سے مضطرب اور پریشان بیڈروں جادو

بیان مقرر بن جائیگے۔ یہ طریقہ اکثر فراموش میزدوں پر آزمایا گیا اور ہر دفعہ کامیابی ہوئی۔

تمام شد

جہانگیر بک ڈپو۔
اردو بازار لاہور

ورزش، یوگا، صحت و آرائش حسن

اپنا جسم خوبصورت اور سڈول بنائیں
موٹاپے کا آسان علاج
ورزشوں غذاؤں سے بیماریوں کا علاج
شوگر، ذیابیطس کا علاج خود کریں
دل کی بیماریاں اور رن کا علاج
موٹاپے کا آسان علاج
قالج کا علاج
کینسر، سرطان کا مکمل علاج
پھلوں سبزیوں سے علاج
پاکستان، دہندوستان کی
جڑی بوٹیاں اور ان کے خواص
جنگلی بوٹیاں
حکمت کے راز
اعصابی تناؤ دور کریں
سرور دور اس کا علاج
یادداشت بہتر بنائیں

کمل ہڈی بلڈنگ کورس
ہڈی بلڈنگ کا انسائیکلو پیڈیا
ہڈی بلڈنگ گائیڈ
ہڈی بلڈنگ اور رن ہڈی بلڈنگ
کمل کرائے
آسان کرائے
کرائے کیجئے
جوڑو سیکھئے
یوگا ہم سب کے لیے
جدید یوگا
یوگا حسن صحت
فزیکل فٹنس خوبصورت نظر آئے
خوبصورت اور سمارٹ بنئے
میک اپ، حسن اور فٹنس
کتابچہ حسن
مختص جوانی

جہانگیر بک ڈپو، اردو بازار، لاہور۔

بچوں کی کتب

رسول اللہ کے حالات زندگی
حضرت ابو بکر کے حالات زندگی
حضرت عمر کے حالات زندگی
حضرت عثمان غنی کے حالات زندگی
حضرت علی کے حالات زندگی
پیارے رسول کی پیاری باتیں
پیارے رسول کی پیاری کہانیاں
پیارے انبیاء کرام کی پیاری کہانیاں
پیارے خلفائے راشدین کی پیاری کہانیاں
پیارے صحابہ کرام کی پیاری کہانیاں
پیارے بزرگان دین کی پیاری کہانیاں
پیارے قائد اعظم کی پیاری کہانیاں
پیارے علامہ اقبال کی پیاری کہانیاں
پادشاہوں کی کہانیاں
جانوروں اور پرندوں کی کہانیاں
اقوال ذریں (میلی)
اقوال ذریں (حورو)
دلچسپ باتیں
حیرت انگیز باتیں
حکایات بوستان سعدی
حکایات گلستان سعدی

حکایات روی
اقوال سعدی
اسلامی معلومات
سیرت النبی
معلومات قرآن
نیلام کھر
سائنسی معلومات
معلومات تحریک پاکستان
اہم مقالات پاکستان
اہم واقعات پاکستان
اہم شخصیات پاکستان
معلومات قائد اعظم
معلومات علامہ اقبال
پیاری نعتیں
مختجب نعتیں
100 مشہور نعتیں
مدینے والے (نعتیں)
الف لیلیٰ
حاتم طائی
پانچ دیہار
طوطا پتا

عجیب و غریب مخفی علوم

شعبہ بازی
عجیب و غریب شعبہ
چتر کھینچنے خاصیت اور اسرار
سچا خوابندہ یو سنی تیغبری
فالنامہ یو سنی جہانگیری (نہ زہجہ)
خوابندہ حضرت یوسف (نہ زہجہ)
خوابندہ حضرت یوسف علیہ السلام
خواب اور ان کی تعبیر
عورتوں کی نفیات
ازدواجی نفیات
کیڑوں کی پاستری
کیڑوں دست شناسی
ہم اور ہمارے ہاتھ
قسمت ہاتھ کے آئینے میں
ہاتھ کی زبان
عورت کی نفیات
چٹانوں میں کیئے

میلی بیجی
شع بنی کیئے
مقتنا بیست کاغذ
آتش بازی
نفیاتی خوف اور ان کا علاج
رہبر روزگار
جدید درزی خانہ
آتش بازی
صد سالہ جنیزی
کرکٹ کوچنگ کورس
سارہ کے ٹوٹکے
زارا کے ٹوٹکے
بچوں کے خوبصورت نام
مسلمان بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام
پریشان زندگی کو خوشگوار بنائیں
ہارمونیم گائیڈ
سرگرم ہانسی اور ہارمونیم بجانا سیکھیں

جہانگیر بک ڈپو ○ اردو بازار ○ لاہور

جہانگیر بک ڈپو ○ اردو بازار ○ لاہور

ہماری مفید اور کار آمد کتب

خوبصورت روپانی غزلیں	آسان عربی اردو بول چال
منتخب روپانی غزلیں	فارسی اردو بول چال
سافری منتخب غزلیں	انگریزی اردو بول چال
چوب پائش (پاک سہ)	پریکٹ انگلش پیپر (چھوٹا)
چوب پائش	پریکٹ انگلش پیپر (بڑا)
نمبر کیکو لکٹر	اردو خط و کتابت
رہبر روزگار	جمائیکہ اردو خط و کتابت
جدید درزی خانہ	وامنی اردو خط و کتابت
آتش بازی	روپانی خطوط
صد سلاہ جنتری	عظیم انگلش سپیکنگ کورس
کرکٹ کوچنگ کورس	پشتوبول چال
سارہ کے ٹوٹے	تفنیں
زارا کے ٹوٹے	تفنیں
بچوں کے خوبصورت نام	بیت بازی
مسلمان بچوں اور بچوں کے اسلامی نام	والقرب اشعار
پریشان زندگی کو خوشگوار بنائیں	خوبصورت اشعار
ہار مونیم گائیڈ	متھے تے پتکن وال (شدی مادے کے کیت)
سرگم بانسری اور ہار مونیم بھاننا سیکیں	چرائو کو - نیوے تے (شدی مادے کے کیت)
فردوس بریں	مٹھے ہی مٹھے
نفسیاتی خوف اور انکا علاج	مٹھے ہی مٹھے
ورزشوں غذاؤں سے بیماریوں کا علاج	

لوح سیلانی :- یہ کتاب اپنی شکل سے ہے۔
 ڈالنا اور صحت کو مفید کرنا پیدائش سے پہلے دوسرا
 کر تیز کرنے کے لیے ضروری ہے۔ ہمارے کوشش اور دعا
 میں ترقی اور بہ فائدہ تعویذات و عملیات صحت میں قیمت
 ۸/-

تعویذات محبت :- اعلیٰ دستاویز کی مدد سے
 ہمارے دلوں کو اس کے نفرتوں اور کدورتوں کو دور
 کرنے پیدائش سے پہلے ہمارے دماغ کو صحت کے تعویذات
 دینے کے لیے ہیں۔ تعویذات و عملیات کی بہترین کتاب
 ۸/-

کشتہ جات جہانگیری :- اس کتاب میں ہر قسم
 کے ہتھیاروں اور ایک وصال کے کشتہ جات ہتھیار
 کے مفصل طریقے، صحیح پہچان اور ان کے اوصاف کے
 کن کن میدان میں کون کون سا کشتہ استعمال کیا جائے
 قیمت کتاب ۹/-

تعویذات و عملیات ربانی :- اس میں مرنے
 والا اور صحت کے لیے آیت الکرسی کے فضائل اس کے
 تعویذات و عملیات برائے صحت و امن و دلگرمی
 اضافہ، شفا کے برائے مرنے۔ قیمت ۸/-

جنگلی بوٹیاں سنیا سیاں :- اس کتاب میں
 ہر قسم کی بوٹیوں کے نام خواہ شناخت، رنگ، فائدہ
 استعمال کے طریقے صحت میں اور ہتھیار تعویذات و
 میں: یہ میدان کا علاج اور کشتہ جات کا طریقہ صحت
 قیمت ۹/-

جہانگیر صابن ملائی :- اس میں نئے کے شواہد
 سے اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے نئے اور پر
 اضافہ ہر قسم کا صابن کا طریقہ اور نسخہ جات و
 کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸/-

گنجینہ حسن :- سیاہ اور بھرت چہرے کو خوب
 بنانے والے نسخوں کا مجموعہ اس کتاب میں سیاہ
 رنگت کے چہرے کو خوبصورت بنانے، ہلکا کرنا
 ہالوں کو سیاہ دانتوں کو مہربانی کی طرح بنانے کے
 طریقے درج ہیں۔ کتاب نگار اگر آرائش کیلئے قیمت
 ۹/-

جہانگیری فوٹو گرافی :- اس کتاب میں کیمے
 کے ہر ایک نقص کو درست کرنے کے طریقے تصویر کی
 دھواں، پرزہ، ۱۲۰ ریگ اور ٹننگ دیا ہیں۔
 اس کتاب کو طرح کر آپ بہترین فوٹو گرافی کئے
 ہیں۔ قیمت ۸/-

لے ناچہ :- جہانگیرنگ ڈپو۔ اردو بازار لاہور